مُحدِّث

(244)

مدیر اعلیٰ

حافظ عبدالرحمن مدنی

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL
LAHORE - PAKISTAN

مجلس التحقیق الاسلامی

ماہنامہ 'محدث' لاہور

ماہنامہ 'محدث' لاہور کا اجمالی تعارُف

مُدیر اَعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی   مُدیر: ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

ماہنامہ 'محدث' لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ایک رسالے کی ہی ارتقائی شکل ہے۔ جامعہ رحمانیہ دہلی سے نکلنے والے رسالے - جس کا نام محدث تھا - کو پروان چڑھاتے ہوئے تقسیمِ ہند کے بعد دوبارہ ماہنامہ 'محدث' لاہور کے نام سے پاکستان میں معروف عالم دین ودانشور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے اس کا اِجراء کیا۔ یہ تحقیقی رسالہ ۱۹۷۰ء سے اب تک کامیابی وکامرانی سے شائع ہو رہا ہے، وللہ الحمد!

محدث کی علمی پہچان کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہر صاحبِ علم وفضل کی ضرورت بن چکا ہے کیونکہ اس کے مضامین جدید فکر کے حامل اور ملحدانہ افکار کیلئے شمشیر بے نیام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گھر بیٹھے 'محدث' وصول کیجئے!

قارئین کرام! گھر بیٹھے محدث حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں!

فی شمارہ: ۲۰ روپے   زرِ سالانہ: ۲۰۰ روپے بیرون ملک: ۲۰ ڈالر

بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ ۲۰۰ روپے بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے محدث وصول کریں اور علمی وتحقیقی مضامین سے استفادہ کریں۔

ایڈریس: ماہنامہ محدث، ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰

فون نمبر: 042 - 3586639 / 35866476   موبائل: 0305 - 4600861

انٹرنیٹ پر محدث پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھئے!

www.mohaddis.com   __ www.kitabosunnat.com

مزید تفصیلات کیلئے: webmaster@kitabosunnat.com

اجرائے مُحدث کے مقاصد

☜ عناد اور تعصّب قوم کیلئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں!

لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر افہام و تفہیم اُمت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔

☜ علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں!

لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

☜ غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے!

لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

☜ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے!

لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین و مسائل اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

☜ آئین و سیاست سے بیگانہ ہو کر عبادت کیلئے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے!

لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔

☜ جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے!

لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ محدث لاہور

کا مطالعہ فرمائیے، آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے، ان شاء اللہ!

کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

خصوصی اشاعت بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

ملت اسلامیہ کا علمی و اصلاحی مجلہ

ماہنامہ محدّث لاہور

حافظ عبدالرحمن مدنی
مدیر اعلیٰ

حافظ حسن مدنی
مدیر معاون

فہرست مضامین

فکر و نظر

رمضان المبارک اور تین قسم کے لوگ — مولانا ابوالکلام آزادؒ — ۲

احکام و مسائل

رمضان المبارک کے احکام و مسائل — مولانا حفیظ الرحمن لکھوی — ۱۴

عید الفطر ...... فلسفہ اور احکام — مولانا محمد اسمٰعیل السلفیؒ — ۳۵

دار الافتاء

نمازِ جنازہ کے فوراً بعد دعا، نکاح میں زبان سے قبول — حافظ ثناء اللہ مدنی — ۴۱

مقالات

عدل وانصاف کے پیکر...... نبی اکرم ﷺ — ڈاکٹر محمد صالح طاہر — ۴۶

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس

اُمتِ مسلمہ ...... مسائل اور لائحہ عمل — صدر محمد رفیق تارڑ — ۵۶

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس ۲۰۰۰ء، مختصر روداد — محمد عطاء اللہ صدیقی — ۶۴

اسلامی کانفرنس ۲۰۰۰ء کی قراردادیں [انگریزی] — اِدارہ محدث — ۸۳

پاکستان میں عیسائی اقلیتیں ...... ایک نظر میں — محمد اسلم رانا — ۸۵

رفتارِ کار (رپورٹیں)

جامعہ لاہور الاسلامیہ میں ختم بخاری، محفل قراءات — محمد اسلم صدیق — ۱۰۱

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی سرگرمیاں [رمضان المبارک] — صدف ریاض — ۱۰۹

☆ اشاریہ مضامین ماہنامہ محدث، سال ۲۰۰۰ء — محمد شفیق کوکب — ۱۱۶

جلد ۳۲/۳۳ ...... شمارہ ۱۲/۱
رمضان / شوال ۱۴۲۱ھ
دسمبر ۲۰۰۰ / جنوری ۲۰۰۱ء

زر سالانہ	۲۰۰ روپے
فی شمارہ	۲۰ روپے

بیرون ممالک

زر سالانہ	۱۵ ڈالر
فی شمارہ	۲ ڈالر

Monthly MUHADDIS A/c No: 984
UBL - Model Town Crossing, Lahore

دفتر کا پتہ
۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن
لاہور 54700
Ph: 5866476, 5866396, 5[illegible]04
Email: hhasan@wol.net.pk

محدث کتاب و سنت کی روشنی میں آزادانہ بحث و تحقیق کا علمبردار ہے ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

Publisher: Hafiz Abdul Rahman Madani
Printer: Shirkat Printing Press, Lahore

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

رمضان المبارک اور تین قسم کے لوگ

رمضانُ المبارک کا بابرکت مہینہ ایک بار پھر اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہے۔ لیکن افسوس اس بابرکت مہینہ سے فیض اُٹھانے اور اس مقدس ماہ میں اَحکامِ الٰہی کے مطابق چلنے والے مسلمان خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ ایک اسلامی معاشرے میں رمضان پر عمل کس طور سے کیا جاتا ہے، اس کی ایک تصویر کشی مولانا ابوالکلام آزادؒ نے آج سے ۸۶ برس قبل کی تھی۔ عشرے بیت جانے، آزادی حاصل ہوجانے اور بہت سے سبق آموز واقعات گزر جانے کے باوجود بھی آج کے مسلمان کا طرزِ عمل اسی کی تصدیق کرتا ہے۔ اگر ہم معمولی سے غور سے بھی کام لیں تو ان مثالوں میں ہمیں اپنے چہرے پہچاننا مشکل نہ ہوگا !!...... امتِ مسلمہ کے دورِ زوال کے یہ رویے ہماری آنکھیں کھول دینے کو کافی ہیں، لیکن ان سے عبرت پکڑنے کے لئے، اللہ سے ڈرنے والے دل اور دیدۂ بینا کی ضرورت ہے! (حسن مدنی)

قرآن کریم نے اِعتقاد واعمال اور تعلق الٰہی کے لحاظ سے انسانوں کو تین جماعتوں میں تقسیم کیا ہے:

﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ، وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ﴾ (۳۲:۳۵) ”پس ان میں سے ایک گروہ تو احکامِ الٰہی سے سرتابی کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ ایک گروہ درمیانی حالت میں ہے، اور ایک ایسا بھی ہے کہ اللہ کے حکم سے نیکیوں کے کرنے میں آگے بڑھا ہوا ہے“

سو یہ آخری حالت اللہ کا بہت ہی بڑا افضل ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے!

فی الحقیقت انسان کے اَعمال واخلاق کی یہ ایک ایسی جامع اور قدرتی تقسیم ہے جس کی صداقت ہر حیثیت اور ہر پہلو سے دیکھی جاسکتی ہے اور نیکی کے کاروبار کا کوئی میدان ایسا نہیں ہے جہاں یہ تین گروہ نظر نہ آتے ہوں۔ ماہِ رمضان المبارک کے احترام وتعظیم اور حکم صیام کی تعمیل کے لحاظ سے بھی غور کریں تو آج بھی ہم میں یہ تینوں گروہ موجود ہیں۔ ایک گروہ تارکین صیام کا ہے جو روزہ رکھتا ہی نہیں۔ دوسرا صائمین کا ہے جو روزہ تو رکھتا ہے، پر افسوس کہ اس کی حقیقت اپنے اوپر طاری نہیں کرتا۔ تیسرا گروہ اِن مؤمنین صالحین کا ہے جنہوں نے روزہ کی اصلی حقیقت کو سمجھا ہے اور وہ احتساب اور تقویٰ کے ساتھ ماہِ مقدس بسر کرتا ہے...... وهم قليل:

ذیل میں ہم ان تین گروہوں کے متعلق بیان کرتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارکین اَحکام وطاعات

ان میں سب سے پہلا گروہ ظالم لنفسه کا ہے۔ یہ اپنے نفس کے لئے اس لئے ظالم ہیں کہ انہوں نے اللہ کو اور اس کے ذکر کو بھلانا چاہا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے نفس ہی کو بھول گئے :

﴿اَلَّذِيْنَ نَسُوْا اللّٰهَ فَاَنْسَاهُمْ اَنْفُسَهُمْ، اُوْلٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ﴾ (۱۹:۵۹)

''وہ لوگ کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے نفس ہی کی طرف سے غافل ہوگئے۔ یہی لوگ ہیں کہ دونوں جہان کے گھاٹے میں ہیں''

یہ ظالم لنفسه اس لیے ہیں کہ انہوں نے عدالتِ حقہ کا رستہ چھوڑ کر اِسراف وتبذیر کا رستہ اختیار کیا۔ ظلم کہتے ہیں زیادتی کو، اور عدالتِ حقہ صرف اسی راہ میں ہے جسے صراطِ مستقیم، میزان الموازین اور قسطاس مستقیم کہا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرمایا: ﴿اَلَّذِيْنَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ﴾ (۵۲:۳۹)

''وہ لوگ کہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی''

ہوائے نفس کی لذتوں نے انہیں پاگل کردیا ہے: ﴿كَمَا يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ ان کی زندگی کی غایت صرف غذا اور روٹی ہے۔ اللہ نے انہیں انسان بنایا تھا تاکہ وہ اعلیٰ قوائے انسانیت سے کام لیں، پر وہ مثل چارپایوں کے بن گئے جو صرف اپنا چارا ڈھونڈھتا ہے اور صرف اپنی غذا کے لئے دن بھر دوڑتا اور لڑتا رہتا ہے: ﴿اُوْلٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ﴾ (۱۷۸:۸)

''یہ لوگ مثل چارپایوں کے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر اور یہی ہیں کہ غفلت میں پڑ گئے ہیں''

سو ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کی حکومت سے باغی ہیں، اس کے قوانین سے انہوں نے علانیہ سرکشی کی، اس کے پاک حدود و مواثیق کو انہوں نے یکسر توڑ ڈالا۔ وہ انسانوں کے آگے جھکتے ہیں، مگر فاطر الارض والسماوات کے آگے جھکنے سے اُنہیں شرم آتی ہے۔ وہ دنیاوی حاکموں سے ڈرتے ہیں، پر اَحکم الحاکمین کا ان کے دلوں میں خوف نہیں۔ انسانی بادشاہت کا اگر ایک چھوٹے سے چھوٹا قانون بھی ہو تو اس سے سرتابی کرنے کی انہیں ہمت نہیں پڑتی، کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو عدالت سزا دے گی اور حاکم وقت باز پرس کرے گا۔ پر شہنشاہِ ارض وسماء کے بڑے سے بڑے قانون کو بھی ٹھکرا دینے اور ذلیل وحقیر کرنے سے وہ نہیں ڈرتے، کیونکہ اللہ پر انہیں یقین نہیں رہا اور اس کی سزاؤں کو وہ نہیں مانتے۔ وہ اپنی نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے کا اختیار اگر کسی انسان کے ہاتھ میں دیکھتے ہیں، تو جانوروں کی طرح اس کے پاؤں پر لوٹتے ہیں، گدھے کی طرح اس کا مرکب (سواری) بن جاتے ہیں، اور غلاموں اور چاکروں کی طرح اس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے ہیں، تاکہ وہ انہیں کچھ عرصہ کے لئے روٹی دے یا تانبے اور چاندی کے چند سکے حوالے کردے۔ پر وہ جس نے انہیں پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، جس کی ربوبیت ان کے جسم کے ایک ایک ذرے اور خون کے ایک ایک قطرہ کو پالتی اور ہلاکت سے بچاتی ہے، جو ان کی فریادوں اور دکھ درد کے وقت سنتا او رجب وہ ہر طرف سے مایوس ہوجاتے ہیں تو انہیں اُمید اور مراد بخشتا ہے، سو اس ربّ الارباب کے لئے ان مغروران کے پاس عاجزی کا ایک سجدہ، بندگی کی ایک پیشانی، بے قراری محبت کی ایک پکار، تقویٰ اور احتساب کا ایک روزہ، اور خلوص وصداقت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا ایک کھوٹا پیسہ بھی نہیں ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ﴾ (۶۲:۳۷)

''پس صد افسوس اور صد حسرت ان دلوں پر جو ذکر الٰہی کی طرف سے بالکل سخت ہوگئے ہیں اور یہی لوگ ہیں کہ جو بڑے ہی پرلے سرے کی گمراہی میں مبتلا ہیں''

ایمان باللہ

انسان کے تمام کاموں میں جو یقین کا رسوخ اور اعتماد کا استحکام ہے، اسی کو شریعت 'ایمان' کے لفظ سے تعبیر کرتی ہے۔ لیکن ان کے دل میں ایمان کا درخت مرجھا گیا ہے، اس لئے اعمالِ صالحہ کے پھل نہیں لگتے۔ اللہ کا تصور یا تو محبت کی شکل میں انسان کو اپنی طرف کھینچتا ہے یا خوف کی عظمت وہیبت دکھلا کر اپنے آگے جھکاتا ہے۔ اس کے دیکھنے والوں نے ہمیشہ انہی دو نقابوں میں سے اسے دیکھا ہے۔ پر نہ تو ان کے دلوں میں محبت ہے کہ اپنے محبوب کے لئے دکھ اُٹھائیں اور نہ خوف ہے کہ ڈر کر اور ہیبت میں آکر اس کے آگے جھک جائیں۔ اللہ کے رشتے کی کوئی زنجیر ان کے پاؤں میں نہیں رہی کیونکہ نفس وشیطان کی غلامی کے طوق ان کے گلوں پر پڑ گئے:

﴿إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ﴾ (۸:۳۸)

''ہم نے گمراہی اور شیطان کی غلامی کے طوق ان کی گردنوں میں ڈال دیئے جو ان کی ٹھوڑیوں تک آگئے ہیں اور ان کے سر پھنس کے رہ گئے ہیں''

پس ان کی فطرت کو عبودیتِ الٰہی سے کچھ اس طرح کی اجنبیت ہوگئی ہے کہ اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ بھی اس کی عبادت وذکر میں بسر کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، تو انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے، گویا کسی بڑی ہی سخت مصیبت اور بڑے ہی جانکاہ عذاب میں پڑ گئے ہیں۔ حالانکہ اصلی عذاب کی انہیں خبر نہیں جس میں واقعی پڑنے والے ہیں اور جو واقعی سخت وجانکاہ ہے:

﴿قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾

''اے پیغمبر! ان سے کہہ دے کہ تمہیں ذکر الٰہی سے بڑی ہی تکلیف ہوتی ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایک مصیبت کی تمہیں خبر دوں جو آنے والی ہے: آتش دوزخ ...... جس کا اللہ نے منکروں سے وعدہ کیا ہے اور جو بڑا ہی برا ٹھکانا ہے'' (۷۰:۲۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی فطرت پر شدتِ عصیان اور استغراقِ ضلالت وفساد سے ایک ایسی تاریکی چھا گئی ہے جو نورِ ایمان سے کلیۃً مغائر ہے اور اس کے ساتھ عبودیتِ الٰہی کا نور جمع نہیں ہوسکتا۔ پس نماز سے بھی اسے انکار ہے اور روزہ کی بھی اسے توفیق نہیں۔ شریعت کے تمام حکموں کو اس نے چھوڑ دیا ہے اور اس کی زندگی یکسر ابلیسی ہوگئی ہے جس میں خدا پرستی کے لیے چند گھڑیاں اور چند منٹ بھی نہیں ہیں:

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں، ان کے کانوں، اور ان کی آنکھوں پر مہر لگا دی ہے اور یہ وہ ہیں کہ غفلت میں گم ہوگئے ہیں" (۱۰۹:۱۶)

امراء فساق اور روساء فجار

پس رمضان المبارک میں ایک گروہ تو تارکین صیام کا ہے جن کے لئے ماہِ مقدس کی برکتوں میں کوئی حصہ نہیں رکھا گیا، اور جن کی نفس پرستی پر روزہ رکھنا بہت ہی شاق گذرتا ہے۔ ان میں ایک جماعت اُمراء و روساء کی ہے جو فسق و فجور کی تاریکی میں ایسے گھر گئے ہیں کہ تقویٰ اور احتساب کی ایک ہلکی سی شعاع بھی ان کے سیاہ خانۂ عمل پر نہیں پڑتی اور استغراقِ لہو ولعب اور انہماکِ شہوات ولذات نے انہیں بالکل اپنی طرف مشغوف (مشغول) کرلیا ہے۔

روزہ کی اصل صبر اور تقویٰ ہے۔ صبر کی حقیقت یہ ہے کہ خواہشات اور تکالیف برداشت کی جائیں۔ پس اس کے لیے ضبط وتحمل کی، ایثار واحتساب کی، اتقائے روح اور طہارتِ نفس کی ضرورت ہے۔ مگر ان کا نفس شریر اپنی بہیمی خواہشوں میں اس درجہ بے قابو ہوگیا ہے کہ وہ تکلیف اور ایثار کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ ان کی طبیعت خواہشوں کی غلام اور نفس پرستیوں کی عادی ہوگئی ہے۔ پس وہ ایک گھنٹہ بھی ضبطِ جذبات وتحمل نفس کے ساتھ بسر نہیں کرسکتے۔

وہ ماہِ مقدس جو نزولِ سعادت کی یادگار تھا، جو مؤمنوں کے لئے نیکیوں اور خدا پرستیوں کا سرچشمہ تھا، جو ہمیں تحمل مصائب اور مرضیاتِ الٰہیہ کی راہ میں ایثارِ نفس کی تعلیم دیتا تھا، آتا ہے اور گذر جاتا ہے، پر ان کے اعمالِ شیطانیہ اور افعالِ خبیثہ میں رائی برابر بھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پھر ان میں کتنے ہی ہیں جو عین رمضانُ المبارک کے اندر شربِ خمر اور زِنا وفسق میں چارپایوں اور حیوانوں کی طرح ڈوبے رہتے ہیں اور ماہِ مقدس کی برکتوں کی جگہ آسمانی لعنتوں کی ان پر بارش ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں تو آیا ہے کہ

"اِذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب الجنة وأغلقت أبواب النار وصفدت الشياطين" (رواہ البخاری)

"جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو نیکیوں کے بہشتی دروازے کھل جاتے ہیں، برائیوں کے جہنمی دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور ارواحِ شریرہ وشیطانیہ کا عمل باطل ہوجاتا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے، ان کے لئے جہنمی دروازے اور زیادہ وسعت کے ساتھ کھل جاتے ہیں، اور ارواحِ شریرہ کا تسلط ان پر اور زیادہ سخت ہوجاتا ہے

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ﴾ (۴۳:۳۶)

''اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے''

حلقہ شیاطین و مجمع 'اَبالسہ' [جمع ابلیس]

ان کے وہ مصاحب اور ندیم جو ہر وقت ذریتِ شیطانی کی طرح ان کے اردگرد رہتے ہیں، اور ان کے وہ اَعمال و حکام جو اللہ کی طرح انہیں پوجتے اور مشرکوں کی طرح ان کے آگے زمین بوس ہوتے ہیں، یہ سب کچھ دیکھتے ہیں، مگر شیطان نے ان کی زبانوں پر مہر لگا دی ہے اور انسان کی بندگی کی خباثت نے اللہ کا خوف ان کے دلوں سے محو کردیا ہے۔ پس ان میں سے کسی کی بھی زبان نہیں کھلتی کہ حق و معروف کی صدا بلند کرے، اور گونگا شیطان نہ بنے جو ایمان کی موت اور اللہ پرستی کا خاتمہ ہے۔

فتنۂ علماءِ سوء

پھر اس سے بھی بڑھ کر ماتم انگیز منظر یہ ہے کہ ان امراء فاسقین و روساء فاجرین کے حاشیہ نشینوں اور وابستگانِ دولت کی فہرست میں بہت سے علماء وصوفیا کے نام بھی نظر آتے ہیں، جو اپنے تئیں مسندِ نبوت کا جانشین اور فضائل رسالت کا وارث حقیقی سمجھتے ہیں، اور اپنے اتقا و تقدس کے دامنوں کو ہزاروں انسانوں سے سنگِ اسود کی طرح بوسہ دلاتے، اور اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عہدِ مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرورِ فضیلت و کبرِ تقدس سے حرکت دیتے ہیں۔

ان کو اپنی فضیلت و پیشوائی کا بڑا ہی گھمنڈ ہے۔ وہ جب اپنے مریدوں اور معتقدوں کے جمگھٹے میں تسبیح مکر و سجادۂ زُور کے ساز و سامانِ فریب کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو کسی طرح اللہ کی الوہیت اور رسولوں کی قدوسیت سے اپنے تقدس و کبریائی کو کمتر نہیں سمجھتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا وجود شریعت کی توہین اور دین الٰہی کی سب سے بڑی تذلیل ہے۔ قوم کا بدتر سے بدتر اور جاہل سے جاہل گروہ بھی ان خلفاءِ شیاطین و نائبین ابلیس لعین سے زیادہ نیک اور زیادہ راست باز ہے۔ کیونکہ یہ علماءِ سوء ہیں اور ان کے فتنہ سے بڑھ کر قوم کے لئے کوئی فتنہ نہیں۔ ہواءِ نفس ان کی شریعت ہے، درہم و دنانیر ان کا قبلہ ہے، نفس و شیطان ان کا معبود ہے، اور طلبِ جاہ و مال ان کا ذکر و فکر ہے۔ چونکہ ان کو امراء فساق اور روساء فجار کے دربار سے بڑے بڑے وظائف و مناصب ملتے ہیں اور نذر و نیاز کی فتوحات کا پیہم سلسلہ جاری رہتا ہے، اس لئے ان کی زبانیں گونگی ہوگئی ہیں اور اپنے منصوبوں، تنخواہوں اور نذر و نیاز کی لعنت کے بند ہوجانے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خوف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتے۔

وہ اپنی آنکھوں سے رمضانُ المبارک کی توہین کا تماشہ دیکھتے ہیں اور چپ رہتے ہیں۔ان سامنے ماہِ مقدس کے اندر حکم الٰہی کو ٹھکرایا جاتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں، نہ تو کسی شیطانِ اَخرس (گونگے) کی زبان معروف کے لئے کھلتی ہے، نہ کسی خلیفہ ابلیس کو شریعت کی علانیہ توہین پر غیرت آتی ہے۔ امر بالمعروف کو انہوں نے یکسر بھلا دیا ہے اور نہی عن المنکر کو اپنے مقاصدِ نفسانیہ کے خلاف دیکھ کر نسیاً منسیاً کردیا ہے۔اگر وجودِ مقدس حضرت صادق مصدوق ﷺ کا حکم باطل نہیں تو میں کہتا ہوں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ایسے ہی علماءِ سوء کو ہوگا۔" وقال رسول الله ﷺ: إن أشد الناس عذابا يوم القيامة، عالم لم ينفعه الله بعلمه" (رواه ابن عساكر عن ابى هريره والبيهقى فى شعب الايمان و الطبرانى فى الصغير والحاكم فى المستدرك)

فتنۂ اِلحاد و مُتفرنجین [انگریز سے متاثر]

پھر تارکین صیام کے گروہ میں اس سے بھی بڑھ کر ایک فتنے نے سر اٹھایا ہے، جس کا اثر بہت شدید اور جس کی آفات سخت متعدی ہیں اور جس کے اندر شریعت کا استخفاف و استہزا پہلے سے کہیں زیادہ اور حدود اللہ کے خلاف نفسانی جسارت پہلوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔نہایت درد اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا فتنۂ اِلحاد و اِباحہ ہے جنھیں افسوس کہ الحاد سے بھی جہل کے سوا اور کچھ نہیں ملا۔ حالانکہ اِلحاد نے اکثر غرورِ علم کے ساتھ ظہور کیا ہے۔ یہ لوگ نشأۃ مدنیہ حدیثہ (جدید تہذیبی ارتقا) کی مہذب و متمدن مخلوق ہیں جو نئی درسگاہوں کی کائناتِ جہل و غرور میں پیدا ہوئی ہیں، اور جو فی الحقیقت غرورِ ادّعا اور جہل افساد کے سوا اور کچھ نہیں ہیں۔

پہلی جماعت کی اگر غفلت شدید تھی اور معصیت جرأت و جسارت تک پہنچ گئی تھی، تو افسوس کہ اس گروہ کے اندر غفلت کی جگہ جسارت اور اعتراف کی جگہ انکار و سرکشی اور کھلم کھلا استخفافِ شریعت و استہزاءِ حدود اللہ پایا جاتا ہے۔ان میں سے اکثروں کے نزدیک روزہ عرب جاہلیت کے فقر و فاقہ کی ایک وحشیانہ یادگار ہے جو یا تو اس لئے قائم کی گئی تھی کہ غذا میسر نہیں آتی تھی، یا من جملہ ان عالمگیر غلط فہمیوں کے ایک توہم پرستی تھی جو اہل مذاہب میں ابتدا سے پھیلی ہوئی ہیں اور انہوں نے ترکِ لذائذ اور تعذیبِ جسم کو وسیلہ مُنجات سمجھ لیا ہے، فأعاذنا الله سبحانه مما يعتقد الزنادقة

اِن میں بہت سے لوگ اپنے اِلحاد کو شریعت کی نسبت سے انجام دینے کے شائق ہیں۔ وہ تطبیق بين العقل والنقل العلوم الجديدة والاسلام اور الاسلام هو الفطرة والفطرة هي الاسلام کا راستہ اختیار کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اگر فرض ہوا بھی تھا تو ﴿وَالَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامٌ﴾ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کردیا کہ ایک مسکین کو کھانا کھلا کر ہم روزے کے پنجۂ عذاب سے نجات پاسکتے ہیں۔ پس یہ ہمارے لیے کفایت کرتا ہے۔ فأولئك هم المتفرنجون، الذين يفسدون فى الأرض ولا يصلحون

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَاتُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ، أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُونَ﴾ (۲:۱۱)

''اور عجب تو یہ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو قوم کے مصلح ہیں، یقین کرو کہ یہی لوگ ہیں جو دنیا کے لئے مفسد ہیں مگر اپنے فساد سے واقف نہیں''

پھر آہ! ان لوگوں کی حالت آپ کو کیا کہیں کہ میرے سامنے بڑے ہی دردانگیز صدہا نمونے موجود ہیں۔ جس ملحدانہ جسارت، جس مارقانہ جرأت، اور جس مرتدانہ شوخی کے ساتھ میں نے انہیں عین رمضان المبارک کے ایام میں (باوجود صحت و عافیت، قوت وتوانائی وبغیر سفر و عذراتِ شرعیہ) اپنے دوزخِ شکم کی ایندھن جمع کرتے دیکھا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسے کیونکر بیان کروں؟ وہ اس بے پروائی کے ساتھ ماہِ مقدس میں کھاتے پیتے ہیں، گویا انہیں اس گروہ سے کوئی تعلق ہی نہیں جس کے لئے رمضان کا وُرود صبر و اِتقا کا پیام تھا۔

جرم اور بغاوت

ایک چیز غفلت وتساہل ہے اور ایک انکار و تمرد ہے۔ بلاشبہ پرانے لوگوں میں بھی ہزاروں اشخاص ایسے موجود ہیں جن میں تسلطِ نفس و شیطان سے معاصی وذنوب کی نہایت کثرت ہوگئی ہے اور ان پر غفلت وتساہل نے ایک دینی موت طاری کردی ہے۔ علی الخصوص امراو رؤسا مسلمین کہ ان میں سے اکثر اَحکام و اَوامر شریعہ سے بے پروا و غافل ہیں۔ تاہم ان میں ایک فرد بھی ایسا بمشکل ملے گا جو احکامِ الٰہی کا صریح استہزا کرتا ہو، اور اللہ کے شعائر کی بے باکانہ ہنسی اُڑاتا ہو۔ مگر میں نے 'اس متمدن و روشن خیال' طبقہ میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو علانیہ اَحکام اسلامیہ کی ہنسی اُڑاتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ لوگ کیسے احمق اور نادان ہیں جو مفت میں بھوکے رہتے ہیں اور اپنے نفس کو تکلیف ومشقت میں ڈالتے ہیں:

﴿وَقَالُوا: مَاهِيَ إِلَّاحَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ﴾ (۴۵:۲۴)

''وہ کہتے ہیں: یہ تو صرف کی دنیا کی ہی زندگی ہے، ہم مریں گے اور زندہ رہیں گے اور نہیں ہلاک کرتی ہمیں مگر زمانہ (کی گردش)''

﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ﴾ (۹:۶۵)

''ان ملحدوں سے کہو کہ آیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ ہنسی کرتے ہو''

آغازِ اسلام میں یہود ونصاریٰ اَحکامِ شریعت کی ہنسی اڑاتے تھے، جن کا حال سورہ مائدہ میں نے فرمایا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا﴾ (۶۲:۵)

"اے مسلمانو! ان لوگوں کا رشتہ نہ پکڑو جنہوں نے تمہاری شریعت کو ہنسی ٹھٹھا اور ایک طرح کا کھیل بنالیا ہے" ان کا حال یہ تھا کہ:

﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ﴾

"جب تم نماز کے لئے صدا بلند کرتے ہو تو یہ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان کی عقلیں کھوگئی ہیں" (۶۳:۵) سورۂ بقرہ میں انہیں کی نسبت فرمایا ہے:

﴿زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (۲:۱۰۸)

"کافروں کی نظروں میں صرف دنیا کی زندگی ہی سما گئی ہے، وہ ان لوگوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں"

سو آج یہ حالت خود مسلمانوں کا یہ نیا متمدن فرقہ ہمیں دکھلا رہا ہے، اور ضمناً خبر دیتا ہے کہ اس کا شجرۂ نسبِ ضلالت کن لوگوں سے ملتا ہے؟ نماز سے بڑھ کر اس گروہ کے لئے کوئی مبغوض و مکروہ حکم نہیں، کیونکہ علاوہ ایک وحشیانہ حرکت کرنے کے اس کے اکثر اجزاء ایسے ہیں جو متمدن زندگی کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتے۔ وضو سے شرٹ کی آستینوں کا کلف خراب ہوجاتا ہے، اور سجدہ میں جانے سے پتلون پر گھٹنوں کے پاس شکنیں پڑ جاتی ہیں: ﴿إِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ﴾ (۷۷:۴۸)

"جب ان سے رکوع کرنے کو کہا جاتا ہے تو رکوع بجا نہیں لاتے"

جب نماز کے ساتھ یہ سلوک ہے تو روزہ کی نسبت پوچھنا ہی عبث ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ متمدن زندگی نے دن میں پانچ مرتبہ اقلاً غذا کا حکم دیا ہے، کوئی وجہ نہیں کہ ایک مہینے تک کے لئے انسان بالکل غذا ترک کردے ﴿قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ﴾ (۹:۳۰)

المصلحون الدجّالون

پھر عجیب تو یہ کہ اس گروہ میں ایک جماعت مصلحین ملت وائمہ اُمت کی بھی ہے جو اپنے تئیں تمام قوم کا پیشوا اور ہادیٔ حقیقی سمجھتی ہے اور چونکہ اسے یقین ہے کہ ابھی مسلمان اَحکامِ شریعت سے متنفر نہیں ہوئے ہیں، گو غافل ہیں، اس لئے جب کبھی مجلسوں اور کانفرنسوں کے اسٹیجوں پر ان کے سامنے آتی ہے تو یکسر پیکر اسلام و ایمان و مجسمہ شریعتِ اسلامیہ بن جاتی ہے، اور جس شریعت کے اوّلین ارکان وعبادات تک سے اسے عملاً انکار ہے، اس کے ماننے والوں کے اِدبار و غفلت پر نبیوں کی طرح روتی اور رسولوں کی طرح فغاں سنج ہوتی ہے۔ پھر نماز کا فلسفہ اس کی زبان پر ہوتا ہے۔ روزہ کی فلاسفی پر ان سے بہتر کوئی لیکچر نہیں دے سکتا۔ اسلامی عبادات کے مصالح و حکم کے اعلان کا اس سے بڑھ کر کوئی واعظ نہیں، حالانکہ خود اس کے نفس کا یہ حال ہے کہ احکامِ شریعت کی تذلیل وتحقیر میں اس سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہے اور اس کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود الحاد و زندقہ کے سوا اور کچھ نہیں:

﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (۱۰:۲)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کو اور مسلمانوں کو اپنے نفاق سے دھوکا دینا چاہتے ہیں، مگر نہیں جانتے کہ درحقیقت وہ اپنے نفس ہی کو دھوکا دے رہے ہیں''

ایک بشارتِ عظمیٰ

البتہ دو تین سال سے تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک مبارک تغیر و انقلاب کے آثار ضرور نظر آ رہے ہیں، اور میں بہت سے ایسے اربابِ انابت و رجوع الی اللہ کو جانتا ہوں جن کے دلوں پر پچھلے مصائبِ اسلامی سے تنبہ و اعتبار کی ایک کاری چوٹ لگی ہے اور ان کے اندر مذہبی اعمال کی طرف یکا یک میلان و رجوع پیدا ہو چلا ہے۔ سو فی الحقیقت ایسے مبارک نفوس اس گروہ کی عام حالت سے بالکل مستثنیٰ ہیں، اور اگر ان کو استقامت و ثبات نصیب ہو تو کچھ شک نہیں کہ ہم سب کو چاہیئے کہ انکے ہاتھوں کو جوشِ عقیدت سے بوسہ دیں اور مقدس عباؤں کے دامنوں کی جگہ ان کے فرنگی کوٹوں کے دامنوں کو آنکھوں سے لگائیں۔ کیونکہ موجودہ عہد میں اسلام و ملت کی خدمت کے لیے اس گروہ سے بڑھ کر اور کوئی جماعت مفید تر نہیں ہو سکتی اور اس کی اصلاح سے بڑھ کر عالمی اسلامی کیلئے کوئی بشارت نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذلک أمراً

عاملین اَحکام و صائمین رمضان

یہ حال تو تارکین صیام کا تھا۔ اب انہیں دیکھیں جو عاملین و صائمین میں داخل ہیں۔ یہ سرگزشت ان کی تھی جنھوں نے شریعت کو چھوڑ دیا، لیکن آؤ اب ان کی سراغ میں نکلیں جو اب تک دامن شریعت سے وابستہ ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو پانی سے دور ہو گئے۔ اب آؤ ان کو دیکھیں جو دریا کے کنارے خیمہ زن ہیں...... پھر کیا وہ سیراب ہیں؟ کیا وہ پہلوں کی طرح پیاسے نہیں!!

افسوس کہ حقیقت کی آنکھیں اب تک خونبار ہیں اور عشق مقصود کا قدم یہاں تک پہنچ کر بھی کامیاب نہیں۔ یہ سچ ہے کہ پہلوں نے دریا کی راہ چھوڑ دی اور دوسرے نے اس کے کنارے اپنا خیمہ لگایا اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ اس کا اجر انہیں ملنا چاہیئے، لیکن اگر دریا کا قرب دریا کے لئے نہیں بلکہ دریا کے پانی کے لئے تھا تو پہلا گروہ پانی سے دور رہ کر پیاسا رہا، اور دوسرے اس تک پہنچ کر پیاسے ہیں!

انہیں کشتی نہیں ملتی، انہیں ساحل نہیں ملتا......!!

یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے شریعت کے حکموں کو تو لے لیا ہے، مگر اس کی حقیقت چھوڑ دی ہے۔ یہ وہ ہیں کہ انہوں نے چھلکے پر قناعت کی اور اس کے مغز کو ان لوگوں کی طرح چھوڑ دیا جنہوں نے چھلکا اور مغز دونوں چھوڑ دیا ہے۔ یہ جسم کو انسان سمجھتے ہیں حالانکہ جسم بغیر روح کے ایک سڑ جانے والی لاش ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نقاب کو چہرۂ محبوب سمجھے ہیں، حالانکہ عیش نظارہ اس نے پایا، جس نے نقاب کی جگہ صورت سے عشق کیا۔ کاشت کار پھل کے لئے بیج بوتا ہے اور پھولوں کی ساری محبوبیت اس میں ہے کہ اس کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ پس اگر بیج پھل نہ لایا اور پھولوں نے خوشبو نہ دی تو کاشتکار کے لئے ہل جوتنے کی جگہ بہتر تھا کہ وہ گھر میں آرام سے سوتا، اور بے خوشبو کے پھولوں سے وہ خشک ٹہنی زیادہ قیمتی ہے جو چولہے میں جلائی جا سکے ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ (۱۰۷:۲)

نماز ہو یا روزہ، شریعت کے جتنے اَحکام اور جتنی طاعات ہیں، سب کا حال یہ ہے کہ ایک شے تو ان میں مقصود بالذات ہوتی ہے اور ایک اس مقصود کے حاصل کرنے کا وسیلہ......!

نماز میں اصلی شے عبودیتِ الٰہی، انکسار و تذلل، خضوع و خشوع، ابتہال و توجہ الی اللہ وانقطاع و تبتل ہے، اور نتیجہ اس کا تمام فواحش و منکرات اور رذائل و خبائث سے اجتناب و تحفظ ہے۔ حج کا مقصود دعوتِ اسلامی کی نشأۃ اولیٰ کی یادگار، اسوۂ ابراہیم کی تجدید، مرکزِ توحید پر تمام شعوب و قبائل موحدین کا اجتماع، اور وحدتِ اسلامی و اتحادِ ممالک و اُمم کا ظہور و قیام ہے اور نتیجہ اس کا تعلق الٰہی کی تقویت، احکامِ شریعت کا انقیاد اور رفع انشقاق و اختلاف، وانسدادِ تفریق و تشتت کلمہ اسلام ہے۔

اسی طرح روزہ بھی صرف بھوک پیاس کا نام نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد ہوتا اور ہر فاقہ کش مؤمن کامل، حالانکہ بہت سے بے نصیب مسکین ہیں جن کی فاقہ کشی انہیں وہ شے نہیں دے سکتی جو ایک اللہ پرست بادشاہ، لذائذ و نعائم کے خوان ہائے پرتکلف کے سامنے بیٹھ کر پالیتا ہے۔ اصل شے روح کا تقویٰ، نفس کی طہارت، خواہشوں کا حبس، قوتوں کا احتساب اور جذبات کا ایثار ہے، اور چونکہ مخلوقات کے لئے غذا کی خواہش سب سے بڑی مجبور کن خواہش ہے، اس لئے درسِ صبر، تعلیم تحمل، تولید فضائل اور نفوذِ اتقاء و ایثارِ نفس کے لئے اسی خواہش کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا اور اس کو تمام روحانی فضائل کے کسب اور تمام اَخلاقی رذائل سے اجتناب کا وسیلہ قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ کا حکم دینے کے بعد اس کی علت ایک نہایت ہی جامع و مانع اصطلاح شریعت میں واضح کردی گئی کہ:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ یہ اس لئے ہے تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو! 'تقویٰ' بچنے اور پرہیز کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کی اصطلاح میں اس سے مقصود تمام برائیوں اور رذالتوں سے بچنا اور پرہیز کرنا ہے۔

پس روزہ وہ ہے جو ہمیں پرہیزگاری کا سبق دے، روزہ وہ ہے جو ہمارے اندر تقویٰ اور طہارت پیدا کرے۔ روزہ وہ ہے جو ہمیں صبر اور تحمل شدائد و تکالیف کا عادی بنائے۔ روزہ وہ ہے جو ہماری تمام بہیمی قوتوں اور غضبی خواہشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے، روزہ وہ ہے جس سے ہمارے اندر نیکیوں کا جوش، صداقتوں کا عشق، راست بازی کی شیفتگی، اور برائیوں سے اجتناب کی قوت پیدا ہو۔ یہی چیز روزہ کا اصل مقصود ہے اور باقی سب کچھ بمنزلہ رسائل و ذرائع کے ہے۔ اگر یہ فضیلتیں ہمارے اندر پیدا نہ ہوئیں تو پھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ روزہ نہیں ہے بلکہ محض بھوک کا عذاب اور پیاس کا دکھ ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ احادیثِ نبویہ میں روزہ کی برکتوں کے لئے 'احتساب' کی بھی شرط قرار دی گئی۔

من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه (رواہ البخاری)

"جس شخص نے رمضان کے روزے احتسابِ نفس کے ساتھ رکھے سو اللہ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کردے گا"

پھر کتنے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور ساتھ ہی ایک سچے صائم کی پاک اور ستھری زندگی بھی انہیں نصیب ہے۔ آہ، میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو ایک طرف تو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ دوسری طرف لوگوں کا مال کھاتے، بندوں کے حقوق غصب کرتے، ان کو دکھ اور تکلیف پہنچاتے، طرح طرح کے مکروفریب کو کام میں لاتے، اور جبکہ ان کے جسم کا پیٹ بھوکا ہوتا ہے تو اپنے دل کے شکم کو گناہوں کی کثافت سے آسودہ اور سیر رکھتے ہیں۔ کیا یہی وہ روزہ دار نہیں جن کی نسبت فرمایا کہ :

كم من صائم ليس له من صومه إلا الجوع والعطش (رواہ النسائی وابن ماجہ)

"کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوا بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا"

وہ راتوں کو تراویح میں قرآن سنتے ہیں اور صبح کو اس کی منزلیں ختم کرتے ہیں، لیکن اس کی نہ تو ہدایتیں ان کے سامعہ سے آگے جاتی ہیں اور نہ اس کی صدائیں حلق سے نیچے اترتی ہیں :

وربّ قائم ليس له من قيامه إلا السهر (رواہ ابن ماجہ)

"اور کتنے راتوں کو ذکر وتلاوت کا قیام کرنے والے ہیں کہ انہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ فائدہ نہیں"

نیز فرمایا کہ ربّ تال للقرآن والقرآن يلعنه بہت سے قرآن تلاوت کرنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت بھیجتا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی بدکرداریوں اور بے عملیوں سے قرآن کی تلاوت وسماعت کو لہو ولعب بنا رکھا ہے۔

پھر کتنے ہی روزہ دار ہیں جن کا روزہ برکت ورحمت ہونے کی جگہ بندگانِ الٰہی کے لئے ایک آفت ومصیبت ہے، اور بہتر تھا کہ وہ روزہ نہ رکھتے۔ دن بھر بھوکا رہ کر اور رات کو تراویح پڑھ کر وہ ایسے مغرور و بدنفس ہوجاتے ہیں گویا انہوں نے اللہ پر، اس کے تمام ملائکہ پر، اور اس کے تمام بندوں پر ایک احسانِ عظیم کردیا ہے۔ اور اس کے معاوضہ میں انہیں کبریائی اور خود پرستی کی دائمی سند مل گئی ہے۔ اب اگر وہ انسانوں کو قتل بھی کرڈالیں، جب بھی ان سے کوئی پرسش نہیں۔ وہ تمام دن درندوں اور بھیڑیوں کی طرح لوگوں کو چیرتے پھاڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم روزہ دار ہیں۔ سو ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ زمین اور آسمان کا خداوند ان کے فاقہ کرنے کا محتاج نہیں ہے۔ اور ان کے اس روزہ رکھنے سے اس عاجز و درماندہ اور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنے والے گناہگار کا روزہ نہ رکھنا ہزار درجہ افضل ہے جو گو اللہ کا روزہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھتا مگر اس کے بندوں کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔

روزہ کا مقصود نفس کا انکسار اور دل کی شکستگی تھی۔ پھر اے شریر انسان! تو روٹی اور پانی کا روزہ رکھ کر خون اور گوشت کو کھانا کیوں پسند کرتا ہے: ﴿اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ﴾ ''آیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے''

من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في أن يدع طعامه وشرابه

''جس شخص نے مکروفریب نہ چھوڑا اور اتقائے صیام پر عمل نہ کیا سو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ اس کے کھانے اور پینے کو چھڑا دے اور اسے بھوکا رکھے'' (رواہ البخاری) اللہ فرماتا ہے کہ

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ ''اللہ تک تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون، لیکن تمہارا تقویٰ اور تمہاری نیت پہنچتی ہے''

اگر قربانی کا گوشت اللہ تک نہیں پہنچتا، تو اے مغرورِ عبادت اور مردم آزار صائم! تیری بھوک اور پیاس بھی اللہ تک نہیں پہنچتی، بلکہ وہ چیز پہنچتی ہے جو تیرے دل اور تیری نیت میں ہے۔ اگر تجھے وہ نعمت حاصل نہیں تو تجھے معلوم ہو کہ تیری ساری ریاضت اکارت اور تیری ساری مشقت بیکار ہے۔

پس وہ لوگ جنہوں نے روزہ نہ رکھا اور اللہ کا حکم توڑا، اور وہ جنہوں نے رکھا، پر اس کی حقیقت حاصل نہ کی، ان دونوں کی مثال ان دو لڑکوں کی سی ہے جن میں سے ایک تو مدرسہ جانے کی جگہ گھر میں پڑا رہتا ہے، اور دوسرا مدرسہ میں تو حاضر ہوتا ہے لیکن پڑھنے کی جگہ دن بھر کھیلتا ہے۔ پہلا لڑکا مدرسہ نہ گیا اور علم سے محروم رہا۔ دوسرا گیا اور پھر بھی محروم رہا۔ البتہ جانے والے کو نہ جانے والے پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے، لیکن اگر وہ مدرسے جا کر لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے تو بہتر تھا کہ وہ نہ جاتا۔

پھر خدارا غور کرو کہ ہمارا ماتم کیسا شدید اور ہماری بربادی کیسی المناک ہے؟ کس طرح حقیقت ناپید اور صحیح عمل مفقود ہوگیا ہے۔ اس سے بڑھ کر شریعت کی غربت اور احکامِ الٰہیہ کی بے کسی کیا ہوگی کہ مسلمانوں نے یا تو اسے چھوڑ دیا ہے یا لباس لے لیا ہے، اصل صورت چھوڑ دی ہے! آہ، یہ کیسی رُلا دینے والی بدبختی اور دیوانہ بنا دینے والا ماتم ہے کہ یا تو تم اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے یا کرتے ہو تو اس طرح کرتے ہو گویا اللہ سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہو۔ ''فوا أسفا، واحسرتا وامصيبتا'' جب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے تو تنزل کا شکوہ کیوں اور تباہیٔ ملت کی شکایت کیا؟ **فهل من مدكر؟؟**

[تحریر: مولانا ابوالکلام آزاد..... ہفت روزہ 'الہلال' کلکتہ ۱۲؍اگست ۱۹۱۴ء بمطابق ۱۹؍رمضان ۱۳۳۲ھ]

محدث رُشد و ہدایت کا پیامبر ہے، رمضان المبارک میں اس کے پیغام کو عام کیجئے، دوستوں کو تحفۃً سال بھر کے لئے لگوا دیجئے یا دوسروں کو اس کا نمونہ کا پرچہ دیجئے، اپنی تقریبات میں محدث کو تقسیم کیجئے!

یہ ایک نیکی ہے جس کا اجر رمضان میں ستر گنا تک بھی ہوسکتا ہے۔ یہ ایک دینی ادارے کے ساتھ تعاون بھی ہے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حفیظ الرحمن لکھوی
مدیر جامعہ ابن تیمیہ، لاہور

اَحکام ومسائل

رمضانُ المبارک کے اَحکام ومسائل

صیام، قیام اللیل، احکام وتر، لیلۃ القدر، اعتکاف، صدقۃ الفطر

صوم کا لغوی اور شرعی معنی: صَوم جسے اُردو زبان میں روزہ سے تعبیر کرتے ہیں، کا لغوی معنی رک جانا ہے اور اس کا شرعی معنی طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک تمام مُفطرات (روزہ توڑنے والی چیزوں) سے بحالتِ ایمان اجر وثواب کی نیت سے رُک جانا ہے۔

روزہ کا مقام: اسلام کی عمارت جن پانچ ستونوں پر استوار کی گئی ہے، ان میں ایک روزہ ہے جو مرتبہ کے اعتبار سے چوتھے درجہ پر ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اسلام کی بنا ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (۱) کلمہ توحید کا اقرار (۲) نماز کی پابندی (۳) زکوٰۃ کی ادائیگی (۴) رمضان کا روزہ (۵) بیت اللہ کا حج" (صحیح مسلم)

فضائل روزہ

(۱) تمام اعمالِ صالحہ میں صرف روزہ ایسا مبارک عمل ہے جس کی جزا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بنفس نفیس عطا فرمائیں گے (احمد، مسلم، نسائی از ابوہریرہ مرفوعاً)

(۲) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۳) روزہ دار کو دو وجہ سے دو فرحتیں حاصل ہوتی ہے: ایک تو افطار کے وقت روزہ، چھوڑنے سے اور دوسرے ربّ سے ملاقات کے وقت جزاءِ روزہ کی وجہ سے (احمد، مسلم، نسائی از ابوہریرہؓ مرفوعاً)

روزہ کی مشروعیت کا فلسفہ

روزہ جن بہترین مقاصد کے تحت مشروع قرار دیا گیا ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱) گناہوں سے اجتناب (۲) شہواتِ نفسانی سے تحفظ (۳) آتش دوزخ سے نجات

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر تھا تاکہ تم (معصیتِ خداوندی، شہواتِ نفسانی اور جہنم کی آگ سے) بچ جاؤ" (البقرہ:۱۸۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آنحضرت ﷺ کے درج ذیل فرامین ہیں:

الصیام جُنَّة "روزہ ڈھال ہے" (مسلم، احمد، نسائی از ابو ہریرہؓ)

الصیام جنة من النار "روزہ جہنم سے ڈھال ہے" (ترمذی، از ابو ہریرہ بسند حسن غریب)

"جو شخص عدمِ استطاعت کی وجہ سے شادی نہ کر پائے تو اسے روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ یہ اس کی نفسانی خواہشات کو توڑ دے گا"۔ (بخاری ومسلم از عبداللہ بن مسعودؓ)

(۴) صبر وضبط کی تمرین اور مشق (۵) باہمی ہمدردی اور جذبہ ایثار کا پیدا کرنا

روزہ کے فوائد وثمرات

۱۔ صحتِ بدن: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا "روزہ رکھو، صحت مند رہو گے" (طبرانی از ابو ہریرہ بسند قوی)

۲۔ قوتِ حافظہ کی افزائش

۳۔ روح کی بالیدگی

روزہ کی اقسام

روزہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مشروع: جس کے رکھنے سے شرعاً ممانعت نہ ہو

(۲) غیر مشروع: جس کے رکھنے سے شرعاً ممانعت ہو

پھر **مشروع** مزید دو قسم پر ہے: (۱) واجب (۲) نفل ...... پھر واجب بھی دو طرح پر ہے:

(۱) واجب بالشرع: جسے اللہ نے انسان پر فرض قرار دیا ہے جیسے رمضان اور کفارات کے روزے

(۲) واجب بالنفس: جسے انسان نے خود اپنے اوپر لازم کرلیا ہو جیسے نذر کا روزہ۔

واجب کی طرح نفل بھی دو طرح پر ہے: (۱) مرغب فیه: جس کے رکھنے پر شرعاً ترغیب موجود ہو جیسے شوال کے چھ روزے، عرفہ اور عاشورہ (دسویں محرم) کا روزہ

(۲) غیر مرغب فیه: جس کا رکھنا جائز ہو مگر اس کے بارے میں کوئی شرعی ترغیب نہ ہو۔

غیر مشروع بھی دو قسم پر ہے: حرام، جیسے یومِ عید کا روزہ اور ایامِ تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ کا روزہ۔ اور **مکروہ** جیسے صرف جمعہ کے دن کا یا رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ رکھنا۔

روزہ کے اَرکان

روزہ کے دو اہم اَرکان یہ ہیں: (۱) نیت (۲) مفطرات سے اجتناب

نیت کا حکم: روزہ ایک بہترین عمل ہے اور ہر عمل کی صحت کے لئے نیت کا ہونا ضروری ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے: إنما الأعمال بالنیات اعمال کا دارومدار نیت یعنی دل کے ارادوں پر ہے۔ (بخاری ومسلم از عمر بن خطاب)

نیت کے مسائل

نیت کا تعلق دل سے ہے، اس لئے زبان سے بولنا شرط نہیں بلکہ علما نے اسے بدعت قرار دیا ہے لہٰذا ہمارے ہاں جو بالفاظ نویت بصوم غد کہہ کر نیت کی جاتی ہے، یہ خلافِ سنت ہے۔

۱۔ فرض روزہ کی نیت رات کو ضروری ہے (ابن خزیمہ، ابن حبان از حفصہؓ مرفوعاً بسند صحیح)

۲۔ فرض روزہ کی نیت غروبِ آفتاب سے لے کر طلوعِ فجر تک رات کے کسی حصہ میں کی جاسکتی ہے۔

۳۔ رات کو نیت اسی شخص پر ضروری ہے جو اس پر بوقتِ شب قادر ہو لہٰذا اگر کوئی بچہ ماہِ رمضان کے دن بالغ ہوجائے یا دیوانہ صحت یاب ہوجائے یا کافر اسلام لے آئے یا دن کو پتہ چلے کہ آج رمضان کا روزہ ہے تو ان صورتوں میں دن کو ہی نیت کافی ہوگی۔

۴۔ نفلی روزہ کی نیت اگر رات کو نہ ہوسکے تو دن میں کسی حصہ میں بھی کفایت کرے گی بشرطیکہ نیت سے پہلے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جائے۔ (مسلم وابوداود از عائشہ مرفوعاً)

مفطراتِ صوم (روزہ توڑنے والی چیزیں)

مفطرات دو قسم کی ہیں: (۱) جن سے روزہ کا بطلان اور قضا لازم ہو۔

(۲) جن سے روزہ کا بطلان اور قضا کے علاوہ کفارہ بھی لازم آئے۔

قسم اوّل کی انواع درج ذیل ہیں:

۱۔ عمداً کھانا پینا...... (متفق علیہ)

۲۔ عمداً قے کرنا (احمد، ابوداود، ترمذی، وغیرہم از ابوہریرہ بسند صحیح)

۳۔ حیض ونفاس اگرچہ غروبِ آفتاب سے ایک لحظہ پہلے آئے۔

۴۔ استمنا، یعنی مادہ منویہ کا عمداً نکالنا۔

۵۔ ٹیکہ جو غذائیت کے کام آئے۔

۶۔ سعوط، یعنی ناک میں دوائی وغیرہ ڈالنا۔

☆ حجامت یعنی سنگی لگانے یا لگوانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے مگر راجح بات یہی ہے کہ کمزور آدمی حجامت سے پرہیز کرے۔[1]

☆ اگر کوئی شخص یہ گمان کرکے کہ سورج غروب ہوگیا ہے، روزہ چھوڑ دے یا ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتا پیتا رہے مگر بعد ازاں پتہ چلا کہ گمان غلط تھا، اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے مگر محققین [۲] کا مذہب یہی ہے کہ روزہ صحیح ہے اور اس کی کوئی قضا نہیں۔

قسم دوم: جس کی وجہ سے روزہ کا بطلان اور قضا کے علاوہ کفارہ بھی لازم آئے، وہ صرف عمداً جماع ہے۔ یاد رہے کہ اگر کوئی شخص قضاءِ رمضان یا کفاروں کے روزوں میں عمداً جماع کرے یا رمضان ہی میں بصورتِ اِکراہ یا نسیان جماع کرے تو اس پر کفارہ کوئی نہیں۔

شرائطِ روزہ

۱۔ غیبت نہ کرنا
۲۔ جہالت اور حماقت نہ کرنا
۳۔ جھوٹ اور بہتان نہ باندھنا
۴۔ بے ہودہ بات نہ کرنا (متفق علیہ از ابوہریرہ)

مباحاتِ روزہ

۱۔ نہانا یا سر پر پانی ڈالنا (صحیحین از عائشہ، احمد، مالک، ابوداود، نسائی)

۲۔ آنکھ میں سرمہ یا دوائی ڈالنا۔ [۳] (انسؓ موقوفاً بسندٍ جید)

۳۔ بوسہ بشرطیکہ شہوت نہ بھڑکائے (احمد و مسلم از عائشہ)

۴۔ حجامت (سنگی لگانا یا لگوانا) بشرطیکہ آدمی طاقتور ہو (بخاری از انس، نسائی، ابن خزیمہ، دارقطنی)

۵۔ فصد: جسم کے کسی حصہ سے خون نکلوانا، اس کا حکم بھی حجامت کا سا ہے۔ (از سعید خدری بسند صحیح)

۶۔ حقنۃ: وہ دوائی جسے بیمار کے مقعد سے فضلہ نکالنے کے لئے چڑھایا جائے۔

۷۔ مضمضہ اور استنشاق یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بشرطیکہ دونوں میں مبالغہ نہ کرے [۴] (ابوداود، ترمذی، از لقیط بن صبرہ مرفوعاً بسند صحیح)

۸۔ مکھی، مچھر و دیگر حشرات الارض اور ذرّات کا حلق سے اُترنا۔

۹۔ خوشبو سونگھنا

۱۔ یہی امام مالکؒ، شوکانیؒ وغیرہ کی رائے ہے۔

۲۔ مثلاً ابن حزم، داود، حسن بصری اور ابن تیمیہ وغیرہ۔

۳۔ نبی کریم ﷺ سے سرمہ ڈالنے کی بابت کوئی مرفوع حدیث مروی نہیں البتہ ابوداود نے حضرت انسؓ کا فعل ذکر کیا ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو درست قرار دیا ہے۔

۴۔ یاد رہے کہ روزہ دار کے لئے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور اگر غلطی سے پانی پیٹ میں چلا جائے تو امام مالکؒ اور شافعیؒ کے ایک قول کے مطابق روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر امام احمدؒ اور اوزاعیؒ وغیرہ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا اور یہی راجح ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ دہنیات وروغنیات مثلاً گھی اور تیل کا بدن پر ملنا۔

۱۱۔ جنبی ہونے کی حالت میں صبح کرنا (احمد، مسلم، ابوداؤد از عائشہؓ)

۱۲۔ اِحتلام ہونا

۱۳۔ خونِ حیض اور نفاس رک جانے کے باوجود صبح تک غسل نہ کرنا

۱۴۔ طلوعِ فجر میں شک کی صورت میں کھاتے پیتے رہنا

۱۵۔ مسواک کرنا

۱۶۔ مامومہ: وہ زخم جو دماغ تک سرایت کرے۔

۱۷۔ جائفہ: وہ زخم جو پیٹ تک پہنچ جائے۔

مامومہ اور جائفہ دونوں میں شرط ہے کہ ان میں وہ دوائی نہ استعمال کی جائے جو غذائیت رکھتی ہو۔

۱۸۔ کھانا وغیرہ کا ذائقہ معلوم کرنا، بشرطیکہ اِسے نگلا نہ جائے۔

آدابِ روزہ

سحری

۱۔ سحری کا حکم: سحری کھانا مستحب ہے اور اگر کسی وجہ سے نہ کھا سکے تو کوئی حرج نہیں۔ (متفق علیہ از انس مرفوعاً)

۲۔ سحری کی مقدار: سحری کی کم از کم مقدار ایک گھونٹ پانی ہے۔ (احمد از ابی سعید الخدری بسند صحیح)

۳۔ سحری کی فضیلت: اللہ کے رسول ﷺ نے اسے برکت[۵] قرار دیا ہے (متفق علیہ از انس مرفوعاً)

۴۔ سحری کی اہمیت: مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے روزہ کے درمیان سحری حدِ فاصل ہے۔ (مسلم وغیرہ از عمرو بن العاص مرفوعاً)

۵۔ سحری کا وقت نصف رات سے لے کر طلوعِ فجر تک ہے۔

۶۔ سحری کا مستحب وقت طلوعِ فجر سے کچھ پہلے ہے (متفق علیہ از زید بن ثابت، احمد عن ابی ذر بسند صحیح)

افطار

۱۔ تعجیل فطر: روزہ کے افطار کرنے میں جلدی کرنا افضل ہے اور اس میں تاخیر یہود ونصاریٰ کا شیوہ ہے۔ (متفق علیہ از ابن عمر و سہل بن سعد مرفوعاً...... ابوداود، نسائی، ابن ماجہ از ابوہریرہ مرفوعاً بسند صحیح)

۲۔ افطاری کا طریقہ: طاق اور تر کھجور سے افطاری مستحب ہے اور اگر یہ میسر نہ آئے تو پانی کے چند گھونٹ سے کرے۔ (احمد، ابوداود، ترمذی، حاکم بسند صحیح اَوحسن)[۶]

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔دعائے افطار: اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداود از معاذ بن زہرہ مرسلاً)[۷]
مگر حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت میں دعاءِ مذکور کے بعد یہ زیادتی بھی موجود ہے: ذهب الظمأ وابتلّت العروق وثبت الأجر إن شاء الله (ابوداود، نسائی، حاکم، دارقطنی وغیرہ)[۸]

رمضان کے روزہ کا حکم

رمضان کا روزہ فرض ہے، چنانچہ قرآنِ کریم اور حدیث نبوی میں ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرہ:)
''تم میں سے جو شخص رمضان کا مہینہ پالے تو وہ اس کے روزے رکھے''

۲۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جعل الله صيامه فريضة (بیہقی، شعب الایمان از سلمان فارسی مرفوعاً)
''اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔''

رمضان کے روزے بروز سوموار ۲؍شعبان المعظم ۲ھ کو فرض ہوئے۔

رمضان کے فضائل و برکات اور خصائص

۱۔ رمضان کے مبارک مہینہ میں جملہ شیاطین اور سرکش جن پابند سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ از ابوہریرہ مرفوعاً)

۲۔ جہنم کے دروازے بند اور جنت کے تمام دَر کھول دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ از ابوہریرہؓ مرفوعاً)

۳۔ رمضان کے مہینہ میں ایک نفل، فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ (بیہقی، شعب الایمان از سلمان فارسی مرفوعاً)

۴۔ اس مہینہ میں کسی روزہ دار کی افطاری[۹] کروانا گناہوں کی مغفرت، جہنم سے نجات اور افطاری کرنے والے کے برابر ثواب کا موجب ہے۔ (ایضاً)

۵۔ جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلا دے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے محبوب کے حوض سے ایک ایسا گھونٹ نصیب فرمائیں گے کہ جس سے جنت میں داخلہ تک پیاس محسوس تک نہ ہوگی۔ (ایضاً)

رمضان کی فضیلت: جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے اجر وثواب کی طلب کی بنیاد پر رمضان کا روزہ رکھے، اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (متفق علیہ از ابوہریرہ مرفوعاً)

رمضان کے روزہ کے ترک پر وعید: رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: تین چیزیں اسلام کی بنیاد

۵۔ برکت کا معنی: اجر وثواب یا قوت ونشاط ہے۔
۶۔ امام ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔
۷۔ مرسل وہ حدیث جسے تابعی آنحضرتؐ سے روایت کرے۔
۸۔ امام دارقطنیؒ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔
۹۔ افطاری خواہ ایک گھونٹ دودھ یا لسی یا پانی یا کھجور سے کروائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جوشخص ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دے تو اس کا خون مباح اور حلال ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) کلمہ توحید کا اقرار (۲) فریضہ نماز (۳) روزۂ رمضان (ابویعلی، دیلمی از ابن عباس مرفوعاً بسند صحیح) (۱۰)

رمضان کے متفرق مسائل

۱۔ رمضان میں عمداً جماع کا کفارہ تین چیزوں میں سے ایک ہے۔

(i) عتق رقبۃ (گردن کا آزاد کرنا)

(ii) دو ماہ کے متواتر روزے

(iii) ساٹھ مسکینوں کا کھانا (متفق علیہ از ابوہریرہؓ)

۲۔ جمہور علماء کے نزدیک مذکورہ کفارہ میں ترتیب واجب ہے لہٰذا اگر گردن آزاد نہ کرسکے تو پھر روزے رکھے اور بصورتِ عجز ساٹھ مساکین کو کھانا دے۔

۳۔ جمہور کے نزدیک (رقبہ) غلام سے مراد مسلمان غلام (رقبہ مؤمنہ) ہے۔

۴۔ جمہور کے نزدیک ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے گویا کہ ساٹھ کا عدد معتبر ہے اور یہی صحیح ہے

۵۔ جمہور کے نزدیک ہر مسکین کے کھانے کی مقدار ایک مد (۵۳) ہے۔

۶۔ جمہور کے نزدیک صرف عمداً جماع کی صورت میں کفارہ واجب ہے۔

۷۔ جمہور کے نزدیک کفارہ عورت پر بھی واجب ہے بشرطیکہ وہ روزہ کی حالت میں مجامعت پر رضامند ہو

۸۔ جمہور کے نزدیک صرف جماع کی صورت میں کفارہ مذکورہ لازم ہوگا۔

۹۔ جمہور کے نزدیک کفارہ ہر صورت واجب ہے۔

۱۰۔ اگر کوئی شخص رمضان میں عمداً جماع کرے اور اس کا کفارہ نہ دے پھر دوسرے دن دوبارہ عمداً جماع کرے تو جمہور کے نزدیک دو کفارے لازم ہوں گے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص عمداً جماع کرے اور کفارہ دے دے۔ پھر دوسرے دن دوبارہ عمداً کرے تو بالاتفاق ایک کفارہ لازم آئے گا۔

۱۲۔ اگر کوئی شخص ایک دن میں دو دفعہ جماع کرے اور پہلے جماع کا کفارہ دے دے تو جمہور کے نزدیک دوسرے کا کفارہ نہیں ہوگا۔

۱۳۔ عمداً جماع میں کفارہ کے ساتھ قضا (۵۴) بھی لازم ہے۔

۱۴۔ جو رمضان کا ایک روزہ عمداً چھوڑ دے، عمر بھر روزہ رکھنے سے اسکی قضا نہ ہوگی (ابوداود از ابوہریرہؓ)

۱۰۔ ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔ ۵۳۔ مد کی مقدار تقریباً گیارہ چھٹانک ہے۔ (سبل السلام)

۵۴۔ کیونکہ ابوداود میں صم یوما مكانه اور موطا میں وصم یوما مكان ما أصبت کے الفاظ موجود ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ جمہور علماءِ سلف وخلف اور ائمہ اربعہ کے نزدیک رمضان کے روزوں کی قضا، شعبان سے مؤخر نہیں ہوسکتی۔ (سنن ابوداود از عائشہ)...... اگر شعبان کے گزرنے سے پہلے فوت ہوجائے اور اس کی قضا پر قادر تھا تو بالاتفاق اس کے ترکہ سے ہر دن ایک مد کھانا دیا جائے گا۔

۱۶۔ اگر کوئی شخص رمضان کے روزے عذر کی وجہ سے چھوڑے، پھر عاجز ہوگیا اور کوئی روزہ نہ رکھ سکا اور مرگیا تو اس پر کوئی روزہ نہیں اور نہ قضا ہوگی اور نہ ہی کھانا کھلانا (عون المعبود)

۱۷۔ جو شخص رمضان کی قضا دینا چاہے تو علی الترتیب پے در پے روزے رکھنا مندوب ہے اور متفرق رکھنا بھی جمہور کے نزدیک جائز ہے۔ (۵۵) (فتح الباری)

۱۸۔ اگر کوئی شخص رمضان مؤخر کرے حتیٰ کہ دوسرا رمضان داخل ہوجائے اور اسے طاقت بھی ہو تو وہ دوسرے رمضان کے روزے رکھے اور پہلے رمضان کے بدلے کھانا کھلائے اور بعد میں روزے رکھے (۵۶) یہی مذہب جمہور کا ہے۔ (بخاری، ابوہریرہ مرسلا رفتح الباری ابوہریرہ وابن عباس موصولاً)

۱۹۔ اگر کسی شخص پر رمضان کے فرضی روزے ہوں اور وہ کوئی نفلی روزہ رکھنا چاہے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے فرضی روزے رکھے۔ (۵۷)

۲۰۔ حیض ونفاس والی عورت رمضان کے روزے چھوڑ دے اور بعد میں قضا دے (متفق علیہ از عائشہؓ)

۲۱۔ جو شخص مرگیا اور اسکے ذمہ روزہ تھا تو اسکا ولی اسکی طرف سے روزہ رکھے (۵۸) (متفق علیہ از عائشہؓ)

۲۲۔ جمہور کے نزدیک بچہ پر بلوغت سے پہلے روزہ واجب نہیں بعض ائمہ سلف (۵۹) نے مستحب قرار دیا ہے، ماں باپ یا دیگر اولیاء کو چاہئے کہ وہ بچوں کو روزہ رکھوائیں۔ (بخاری از الربیع بنت معوذ)

۲۳۔ بوڑھا مرد اور عورت یا دائم المرض روزہ افطار کریں اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیں اور ان پر کوئی قضا نہیں۔ (دارقطنی وحاکم از ابن عباس موقوفاً)

۲۴۔ حاملہ اور مرضعہ (بچے کو دودھ پلانے والی عورت) اگر خود اپنے یا بچہ کے بارے میں خطرہ محسوس

۵۵۔ دارقطنی از بن عمر مرفوعاً...... بخاری از ابن عباس موقوفاً

۵۶۔ البتہ ابراہیم نخعیؒ اور امام ابوحنیفہ صرف قضا کے قائل ہیں اور ان کی دلیل ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَر﴾ ہے، مگر احادیث میں قضا و اطعام کا بھی ذکر ہے۔

۵۷۔ مسند عبدالرزاق میں ابوہریرہؓ کا قول ہے کہ پہلے فرض رکھے، حضرت عائشہؓ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن ابی شیبہ میں سند صحیح سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ اسے مستحب سمجھتے تھے۔ (فتح الباری)

۵۸۔ جمہور کے نزدیک روزہ رکھنا واجب نہیں بلکہ کفارہ ہے یعنی ہر روز ایک مسکین کا کھانا، البتہ اہل ظاہر کے نزدیک روزہ رکھنا ضروری ہے۔

۵۹۔ ابن سیرین، زہری، شافعی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں تو روزہ چھوڑ دیں۔ [60]

۲۵۔ مسافر روزہ چھوڑ سکتا ہے مگر بعد میں قضا دے گا۔ (جماعۃ از عمرۃ ابن عمرو الاسلمی مرفوعاً)

نوٹ: سبل السلام میں کھانا کھلانے کی مقدار نصف صاع گندم مذکور ہے مگر شوکانی کا دعویٰ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے مقدار کے بارہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ البتہ حضرت ابوہریرہ سے عطاء کی روایت میں ایک مد کا ذکر ہے اور مجاہد کی روایت میں نصف صاع گندم کا ذکر ہے۔ (فتح الباری)

(۲) قیام اللیل کا لغوی اور شرعی معنی

قیام اللیل کا لغوی معنی رات کے وقت کھڑا ہونا ہے اور شرعی معنی نمازِ عشا کے بعد سے لیکر طلوعِ فجر کے دوران نفلی نماز کا ادا کرنا۔ قیام اللیل کو کتابِ سنت اور کتبِ فقہ میں ان ناموں سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے:

۱۔ تراویح: جو کہ رمضان میں نمازِ تہجد کا دوسرا نام ہے۔

۲۔ تہجد: جو رمضان یا غیر رمضان میں بوقتِ شب سات تا گیارہ یا تیرہ رکعت تک پڑھی جاتی ہے۔

۳۔ وتر: نمازِ وتر کا اطلاق کبھی قیام اللیل کے علاوہ اس نماز پر بھی ہوتا ہے جو ایک یا تین یا پانچ رکعتوں کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔

قیام اللیل کی مشروعیت وفضیلت

رمضان میں قیام اللیل یعنی رات کا قیام مستحب ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رمضان کے دن کے روزے فرض اور اس کی راتوں کا قیام نفل ٹھہرایا ہے'' (بیہقی شعب الایمان از سلمان فارسیؓ مرفوعاً) ......اور اس کی فضیلت میں امام الانبیاء ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کی راتوں کا قیام کرے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ از ابوہریرہ)

باجماعت قیام کی مشروعیت

رمضان کی راتوں میں قیام باجماعت سنت ہے اور فرداً فرداً قیام سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں رمضان کی ۲۳ ویں، ۲۵ ویں اور ۲۷ ویں رات باجماعت قیام [11] فرمایا اور اسے صرف اس لئے چھوڑا کہ کہیں فرض [12] نہ ہو جائے۔ اور جب بوجہ وفات نزولِ وحی کی بندش کی وجہ سے فرضیت کا خطرہ ٹل گیا تو پھر قیام باجماعت کا دوبارہ احیاء واجراء [13] عین منشا رسول تھا۔

۶۰۔ ائمہ کا حاملہ اور مرضعہ کے اِطعام وقضا کے بارے میں شدید اختلاف ہے کیونکہ احادیث میں اِطعام اور قضا کا ذکر نہیں اوزاعی، زہری اور امام شافعی (ایک قول میں) صرف قضا کے قائل ہیں (نیل الاوطار) مگر بعض صحیح روایات میں قضا کی بجائے اِطعام (فدیہ) کا حکم ہے۔ (بزار، دارقطنی از ابن عباس موقوفاً)

[حواشی ۱۱، ۱۲، ۱۳ اگلے صفحہ پر]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے لئے قیام باجماعت

حضرت ابوذرؓ کی طویل روایت میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ستائیسویں شب عورتوں کا قیام بھی ثابت ہے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ عورتوں کے لئے کوئی الگ امام بھی مقرر کردیا جائے جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے صرف عورتوں کے لئے سلیمان بن ابی حثمہ اور حضرت علیؓ [14] نے عرفجہ ثقفی کو مقرر فرمایا تھا۔

نوٹ: عورتوں کے لئے جدا امام کا تقرر تب ہوسکتا ہے جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور نہ ہی دونوں اماموں کی آواز باہم ٹکرائے۔

<u>رکعاتِ قیام کی مسنون تعداد</u>: رمضان میں قیام اللیل یعنی نمازِ تراویح کی رکعات کی مسنون تعداد گیارہ تک ہے چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے:

ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة

"آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ قیام نہ فرماتے"

<u>ایک استفسار اور اس کا جواب</u>: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ کی پیش کردہ حدیث عائشہؓ سے تو یہ ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ نمازِ تہجد یا تراویح گیارہ رکعت سے زائد نہ پڑھتے تھے حالانکہ بعض صحیح روایات میں تیرہ رکعت [15] کا ذکر موجود ہے تو اس کا جواب کئی انداز سے دیا گیا ہے:

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی مذکورہ روایت میں گیارہ کا ذکر اغلبیت کی بنیاد پر ہے۔ ورنہ بعض اوقات بصورتِ نادر آپ سے تیرہ اور پندرہ کا بھی ذکر ہے۔ [16]

۲۔ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت کو نمازِ تہجد میں شمار کرلیا گیا ہے۔ [17]

۳۔ تہجد سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعت کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ [18]

۴۔ صبح کی دو رکعت کو شمار کیا ہے چنانچہ اس کی صراحت صحیح مسلم [19] کی روایت میں حضرت عائشہؓ سے موجود ہے: فقالت كانت صلاته في شهر رمضان وغيره ثلاث عشرة ركعة بالليل

۱۱۔ جیسا کہ اصحابِ سنن وغیرہ نے حضرت ابوذر سے صحیح سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۱۲۔ جیسا کہ صحیحین وغیرہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

۱۳۔ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں باجماعت قیام دوبارہ شروع کروادیا تھا۔ (بخاری وغیرہ)

۱۴۔ نووی ۲/۴۹۴

۱۵۔ بلکہ نووی نے شرح مسلم میں پندرہ رکعت کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۶۔ امام نووی، شرح مسلم اور اسے صاحبِ سبل السلام نے اختیار کیا ہے۔

۱۷۔ نووی ۱۸۔ نووی

۱۹۔ مسلم: باب صلوٰۃ اللیل والوتر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منها ركعتا الفجر

''آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی رمضان اور غیر رمضان میں نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی اور ان میں سے صبح کی دو رکعت بھی شامل تھیں''

نوٹ: حضرت عائشہؓ کی مذکورہ گیارہ رکعت والی روایت میں یہ بھی ارشاد ملتا ہے کہ آپ گیارہ سے زائد تو نہیں البتہ کم بھی پڑھتے تھے چنانچہ بعض روایات میں سات اور نو کا بھی ذکر ہے مگر بیس رکعت نماز تراویح کا ثبوت کسی مرفوع اور صحیح روایت میں نہیں بلکہ متعدد حنفی علماء اس امر کی تصدیق کر چکے ہیں۔ البتہ حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کردہ وہ روایت جس میں بیس رکعت کا ذکر ہے، کئی وجہ سے قابل استدلال اور عمل نہیں مثلاً

۱۔ وہ روایت شاذ ہے یعنی اکثر ثقہ راویوں نے اس روایت کے ضعیف راوی کے اُلٹ بیان کیا ہے۔

۲۔ شاذ ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے۔

۳۔ اگر بالفرض اس کی صحت تسلیم بھی کر لی جائے تو بھی اس قابل نہیں کہ اسے رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت صحیحہ ثابتہ کے مقابلہ میں لاکھڑا کر دیا جائے۔ بلکہ یہ حضورِ اقدس ﷺ کی توہین کے مترادف ہے۔

۴۔ حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کردہ مذکورہ روایت کے برعکس آپ سے یہ روایت بھی [20] موجود ہے کہ سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعت پڑھانے کا حکم فرمایا۔

الغرض حضرت عائشہ صدیقہؓ کی مذکورہ نا قابل تردید وانکار روایت کی بنا پر بعض محقق حنفی علما یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ سنت تراویح صرف گیارہ رکعت ہیں اور اس سے زائد تعداد کا سنت ہونا ثابت نہیں۔ چنانچہ شیخ ابن ہمام جو حنفیہ میں بڑے پائے کے بزرگ اہل علم گزرے ہیں، شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

فحصل من هذا أن قيام رمضان سنة إحدى عشرة ركعة بالوتر فی جماعة فعله عليه السلام [21]

''اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ رمضان کا مسنون قیام وتر سمیت گیارہ رکعت ہے اور اسے آنحضرت ﷺ نے باجماعت بھی ادا فرمایا ہے''

قیام باجماعت کا حکم

قیام باجماعت اکیلے قیام کرنے سے افضل ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کا تمام لوگوں کو مقرر کردہ ائمہ،

۲۰۔ موطا مالک، قیام اللیل مروزی ۲۱۔ فتح القدیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قراء کی اقتدا میں با جماعت قیام کا حکم دینا اس کی افضلیت [۲۲] کی واضح دلیل ہے۔

قیام کے آداب

قراءت: (الف) نبی ﷺ سے رمضان اور غیر رمضان میں قیام کی قراءت کے بارے میں کوئی ایسی مقررہ حد ثابت نہیں کہ جس سے کمی و بیشی نہ ہوسکتی ہو بلکہ آپ کبھی لمبا قیام فرماتے اور کبھی چھوٹا [۲۳]

(ب) اگر کوئی شخص امام ہو تو اسے نماز میں تخفیف کرنی چاہئے۔ اکیلا ہونے کی صورت میں حسبِ منشا قراءت لمبی کرسکتا ہے۔ (متفق علیہ از ابوہریرہ)

(ج) اگر مقتدی امام کی قراءت میں لمبی نماز کو پسند کریں تو جائز ہے۔

(د) کوئی شخص خواہ امام ہو یا مقتدی، اپنی نفلی نماز اتنی لمبی نہ کرے کہ صبح کی نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو یا پھر دن کی خیر و برکات سے محرومی لازم آئے۔

البتہ کبھی کبھی پوری رات کا قیام بھی جائز ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی۔

۲۔ حسن و طول: قیام اللیل کو لمبا اور اچھے طریقہ سے ادا کرنا مستحب ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ آنحضرت ﷺ کے قیام کے حسن وطول کو بیان فرماتی ہیں۔ (متفق علیہ از عائشہؓ)

۳۔ وقت قیام: (ا) نمازِ عشا کے مابعد سے لے کر طلوعِ فجر تک قیام کا وقت ہے۔ (احمد وغیرہ از ابی بصرہ مرفوعاً بسند صحیح)

(ب) رات کے آخری حصہ میں قیام افضل ہے۔ (مسلم وغیرہ مرفوعاً)

(۳) صلوٰۃِ وتر

آپ گذشتہ صفحات میں یہ معلوم کرچکے ہیں کہ صلوٰۃِ وتر کا اطلاق کبھی پوری نمازِ تہجد پر جو کہ سات تا گیارہ یا تیرہ رکعت ہے اور کبھی ایک یا تین یا پانچ رکعت پر ہوتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔

نماز وتر کا حکم اور رکعات کی تعداد

حضرت ابوایوبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وتر ہر مسلمان پر لازم ہے۔ پس جو شخص پانچ رکعت پڑھنا پسند کرے پانچ پڑھ لے، جو تین تو

۲۲۔ یہی مذہب امام ابوحنیفہ، احمد، جمہور شافعیہ اور بعض مالکیہ کا ہے۔ صرف امام مالک، ابویوسف اور بعض شافعیہ گھر میں فرداً فرداً پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں۔ (حواشی المصابیح فی صلوٰۃ التراویح للسیوطی)

۲۳۔ چنانچہ آپ سے کبھی تو ہر رکعت میں سورۃ مزمل کی مقدار برابر، کبھی پچاس آیات برابر، کبھی رات بھر میں سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف اور توبہ اور کبھی ایک ہی رکعت میں بقرہ، نساء اور آل عمران کا آہستہ آہستہ پڑھنا صحیح احادیث میں ثابت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین اور جو ایک تو ایک پڑھ لے (ابوداؤد، نسائی [۲۴]، ابن ماجہ)

جمہور علماءِ امت کے نزدیک نمازِ وتر سنت مؤکدہ [۲۵] ہے۔

تین یا پانچ وتر پڑھنے کا طریقہ

تین یا پانچ وتر پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ ایک ہی تشہد اور سلام سے ادا کرنا۔

۲۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا اور پھر آخری رکعت کو الگ پڑھنا اور یہ افضل ہے۔

مگر تین رکعت وتر اکٹھے ادا کرتے وقت یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر تشہد نہ بیٹھے ورنہ نماز مغرب سے مشابہت لازم آئے گی اور یہ شرعاً ممنوع ہے۔ [۲۶]

آدابِ وتر

قراءت (الف) اگر ایک یا پانچ رکعت وتر ادا کرنا ہو تو اس میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی مخصوص قراءت اور اس کی مقررہ حد ثابت نہیں، البتہ اگر تین رکعت ادا کرنے ہوں تو اس میں زیادہ تر آپ کی سنت مطہرہ یہ تھی کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ، دوسری میں قل یٰأیها الکافرون اور تیسری میں قل هو الله أحد پڑھتے۔ (۱۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ از ابن عباس مرفوعاً بسند صحیح ...... ۲۔ احمد، ابوداود، نسائی [۲۷]، ابن ماجہ از ابی بن کعب مرفوعاً بسند صحیح)

(ب) اس کے علاوہ کبھی کبھی آپ ﷺ تیسری رکعت میں معوذتین [۲۸] بھی ملا لیتے۔ (ترمذی، ابوداود از عائشہ بواسطہ ابن جریج بسند ضعیف وبواسطہ عمرۃ بسند صالح) [۲۹]

اکثر علماء تیسری رکعت میں صرف قل هو الله أحد پڑھنے کے قائل ہیں کیونکہ ابن عباس اور ابی ابن کعب کی روایت میں جو کہ زیادہ صحیح ہے، معوذتین کا ذکر نہیں۔

۲۴۔ طحاوی اور حاکم نے بھی سند صحیح سے روایت کیا ہے۔

۲۵۔ چنانچہ ابن ماجہ میں حضرت علی سے روایت ہے: إن الوتر لیس بحتم ولا کصلاتکم الفریضة "وتر نہ واجب ہے اور نہ فرض نماز کی طرح ہے اور ابن منذر نے الوتر حق کے بعد لیس بواجب کے الفاظ بھی ذکر کئے ہیں۔

۲۶۔ بلکہ بعض صحیح روایات میں تین رکعت وتر پڑھنے سے مطلق روکا گیا ہے تاکہ نماز مغرب سے کسی اعتبار سے ہی مشابہت نہ ہو۔ جیسا کہ دارقطنی میں حضرت ابوہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے لیکن چونکہ دوسری روایات میں خود آنحضرت ﷺ سے پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، اس لئے دونوں میں یہ تطبیق ہوگی کہ تین رکعت وتر اکٹھے پڑھتے وقت دوسری رکعت پر تشہد نہ کرے تاکہ نماز مغرب اور وتر کی ہیئت ادا میں فرق پیدا ہو جائے۔

۲۷۔ نسائی کی مندرجہ روایت میں عبدالعزیز بن خالد مقبول ہے اور باقی سب راوی ثقہ ہیں۔ نیز نسائی کی روایت میں ولا یسلم إلا فی آخرهن کی زیادتی موجود ہے (نیل الاوطار) ۲۸۔ سورۃ الفلق والناس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) آپ ﷺ سے ایک دفعہ تیسری رکعت میں سورۃ نساء کی سو آیات پڑھنا بھی ثابت ہے (نسائی، احمد بسند صحیح)

قنوت کا شرعی معنی

لفظ قنوت گو متعدد معانی کے لئے مستعمل ہے مگر یہاں نماز میں قیام کے کسی مخصوص مقام پر دعا کرنا مراد ہے۔ (فتح الباری)

قنوت کی دو اقسام

(۱) قنوتِ نازلہ: کسی مصیبت، جنگ یا حادثہ کے وقت دشمن کے خلاف یا مسلمان کے حق میں پنج وقتہ[30] نماز یا کسی[31] ایک نماز میں رکوع سے پہلے یا بعد دعا مانگنا ہے۔

نوٹ: حضرت انسؓ سے قنوتِ نازلہ کے مقام و محل کے بارے میں تین طرح کی روایات ثابت ہیں: (۱) قبل الرکوع[32] (۲) بعد الرکوع[33] (۳) قبل الرکوع و بعد الرکوع[34]

علماءِ محققین کے نزدیک گو رکوع سے قبل اور بعد ہر دو طرح[35] جائز ہے۔ مگر بعد از رکوع اولیٰ اور اقویٰ ہے۔[36]

قنوتِ نازلہ کا طریقہ

رکوع کے بعد اللهم ربنا لك الحمد[37] پڑھ کر بآوازِ[38] بلند دعاءِ قنوت پڑھے، دونوں

۲۹۔ امام ترمذی نے حضرت عائشہؓ کی حدیث جو بواسطہ ابن جریج ہے کو حسن غریب کہا ہے مگر اس میں دو وجہ سے کلام ہے:

۱۔ سند میں ابن جریج کا سماع حضرت عائشہؓ سے نہیں۔

۲۔ سند میں خصیف مُختلط ہے۔ مگر حضرت عائشہؓ کی دوسری روایت جس کی طرف امام ترمذی نے ارشاد فرمایا ہے اور جو ابن جریج کی بجائے عمرۃ سے مروی ہے اور جسے امام دار قطنی، طحاوی، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز ابن حجر نے تلخیص میں اس کی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے اور عقیل نے اسے صالح الاسناد کہا ہے، اس کی مؤید ہے۔ نیز ابن السکن اپنی صحیح میں عبدالعزیز بن سرحبیس سے بسند غریب شاہد لائے ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی و نیل الاوطار)

۳۰۔ جیسا کہ ابوداود اور احمد میں ابن عباس سے بسند صحیح مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مہینہ پانچ نمازوں میں قنوت فرمائی۔ (زاد المعاد)

۳۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح روایت ہے کہ آپ نے نماز عشاء اور فجر میں پورا مہینہ قنوت فرمائی (زاد المعاد)...... نیز صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے، اور صحیح مسلم میں براء سے فجر اور مغرب کا ذکر بھی ہے۔ (زاد المعاد، بخاری)

۳۲۔ بخاری، کتاب المغازی از انسؓ موقوفا ۔ ۳۳۔ بخاری، کتاب المغازی از انس و ابن عمرؓ مرفوعا

۳۴۔ ابن ماجہ از انس موقوفا بسند قوی (فتح الباری، کتاب الوتر)

۳۵۔ جواز کی وجہ، ابن ماجہ کی مشار الیہ روایت اور صحابہ کا اختلاف ہے۔

۳۶۔ مثلاً احمد اور ابن جرو غیرہ ۔ ۳۷۔ بخاری، احمد ۔ ۳۸۔ بخاری، احمد، مگر دعائے قنوت سرا بھی جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھالے [۳۹] اور مقتدی صرف [۴۰] آمین کہیں۔

دعا سے فراغت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے۔ [۴۱]

نیز یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ نے قنوتِ نازلہ پر دوام نہیں فرمایا۔ [۴۲]

دعاءِ قنوتِ نازلہ

اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَلَايُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِكَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَاَلْقِ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَ اَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ [۴۳] ''اے اللہ، کفار کو ہلاک فرما، جو تیرے راستے میں نکلنے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے وعدوں پر یقین نہیں رکھتے۔ اے اللہ ان کی جمعیت میں تفریق اور ان کے دلوں میں خوف ڈال دے، ان پر اپنا غصہ اور اپنا عذاب نازل فرما، یا اللہ، سچے معبود!''

دعاءِ مذکورہ کے بعد: (۱) درودہ شریف پڑھ لے

(۲) مسلمان کے لئے دعا خیر کرے

(۳) مؤمنوں کے لئے دعائے مغفرت کرے

(۴) اور درج ذیل دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ رَبَّنَا وَنَخَافُ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ

''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے اور جلدی کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب تیرے دشمنوں کو ملنے والا ہے''

(۵) پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے۔ [۴۴]

نوٹ: قنوتِ نازلہ میں دونوں ہاتھوں کا دعا کے لئے اُٹھانا مشروع ہے جیسا کہ احمد اور اسحٰق کا مذہب ہے مگر ہاتھوں کا چہرے سے لگانا سنت نہیں۔

قنوتِ وتر اور اس کا محل

صرف نمازِ وتر میں رکوع سے قبل یا بعد دعا کرنا۔ وتروں میں دعاءِ قنوت رکوع سے پہلے یا پیچھے ہر دو

۳۹۔ احمد، طبرانی بسند صحیح ۴۰۔ ابوداود، حاکم نے اس کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبیؒ نے اس کی موافقت کی ہے۔

۴۱۔ نسائی، احمد، ابویعلی نے بسند جید روایت کیا ہے، قیام رمضان از شیخ الالبانی

۴۲۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: زاد المعاد

۴۳۔ یہ وہ دعا ہے جسے حضرت عمرؓ کے مقرر کردہ ائمہ نصف رمضان تا آخر پڑھتے تھے۔ ۴۴۔ صحیح، ابن خزیمہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق پر جائز [۴۵] ہے۔مگر علماء کے مابین اختیار اور افضلیت میں اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ بعض علماء [۴۶] رکوع سے قبل قنوت کو مختار اور افضل جانتے ہیں اور بعض دیگر محققین [۴۷] رکوع کے بعد قنوت کی افضلیت کے قائل ہیں۔

قنوتِ وتر کی دعا

ترمذی اور ابوداود وغیرہ میں حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے چند کلمات

۴۵۔ابن ماجہ میں حضرت انسؓ کا یہ قول مروی ہے: كنا نفعل قبل و بعد۔ حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو قوی کہا ہے (فقہ السنہ)...... آنحضرت ﷺ سے مختلف روایات اور صحابہ کے اختلافِ عمل کی بنا پر یہ کہنا درست ہے کہ قنوتِ وتر رکوع سے قبل یا بعد میں ہر دو طریق پر پڑھی جاسکتی ہے۔ اختلاف صرف افضلیت میں ہے نہ کہ جواز میں لہٰذا جو احباب ایسے مسائل میں تشدد سے کام لیتے ہوئے دوسروں کی نماز کے بطلان وفساد کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں، تفقه في الحديث سے عاری ہوتے ہیں۔

۴۶۔ مثلاً حضرت عمرؓ،علیؓ، ابن مسعودؓ، سفیان ثوریؒ، ابوحنیفہ، اصحاب الرائے، ابن مبارکؒ، اسحٰقؒ، ابن حجرؒ کے علاوہ دورِ حاضر کے محدثِ شہیر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے اور ان حضرات کے دلائل دو طرح پر ہیں:

۱۔ احادیث مرفوعہ، جنہیں ابوداود اُبی ابن کعبؓ سے اور ابن ابی شیبہ و دار قطنی ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۔ حضرت انسؓ کے متعدد اَقوال جو کہ بخاری و مسلم میں موجود ہیں۔

۴۷۔جیسا کہ امام شافعی، احمد، اسحٰق، بیہقی، مروزی، عراقی، شوکانی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی اور مولانا شمس الحق صاحبِ عون المعبود ودیگر علماء کا خیال ہے نیز خلفاءِ اربعہ کا بھی اسی پر عمل ہے۔ انکے دلائل بھی دو طرح کے ہیں

(الف) اَحادیثِ مرفوعه صحيحه: (۱) محمد بن نصر مروزی حضرت انسؓ سے لائے ہیں، عراقی نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔ (۲) بخاری کتاب المغازی میں ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے لائے ہیں۔

(ب) اَقوال انسؓ : جو کہ صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہیں۔ جو حضرات بعد از رکوع قنوت کے قائل ہیں، وہ دوسرے اَصحاب کا ردّ یوں کرتے ہیں کہ فریق مخالف کی احادیثِ مرفوعہ سب کی سب ضعیف ہیں کیونکہ جو روایت ابن مسعود کی ہے اس کی سند میں ابان ابن ابی عیاش ضعیف ہے نیز عراقی نے اسے ضعیف کہا ہے۔ اسی طرح ابوداود میں جو اُبی بن کعب کی روایت ہے، ابوداود نے کئی وجوہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ باقی رہے حضرت انسؓ کے اَقوال تو وہ آپس میں متعارض ہیں۔ (نیل الاوطار وغیرہ)......الغرض بعد از رکوع کے مرجحات درج ذیل ہیں:

(i) احادیث صحیحہ مرفوعہ جو کہ بخاری، مروزی اور بیہقی وغیرہ لائے ہیں

(ii) خلفاءِ اربعہ کا عمل

(iii) بیہقی کا یہ کہنا: رواة القنوت بعد الرفع أكثر وأحفظ (تحفۃ الاحوذی)

"بعد از رکوع قنوت کے راوی قبل از رکوع قنوت کے مقابلہ میں تعداد اور ضبط میں بڑھ کر ہیں"

مگر علامہ ناصر الدین البانی نے صفة الصلوٰة کی تعلیقات کے ضمن میں ابن ابی شیبہ، ابوداود، نسائی (السنن الکبریٰ)، احمد، طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر کی روایات کو سنداً صحیح قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھائے جنہیں میں وتروں کی قنوت میں پڑھتا ہوں اور وہ یہ ہیں

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، (۴۸) فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ (۴۹) لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ (۵۰) مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ (۵۱) رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، لَامَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (۵۲)

قنوتِ وتر سے متعلق مختلف مسائل

۱۔ قنوتِ وتر واجب نہیں، یہی مذہب جمہور کا ہے۔ (۵۳)

۲۔ قنوت کبھی پڑھنا اور کبھی نہ پڑھنا سنت ہے۔ (۵۴)

۳۔ قنوتِ وتر کو رمضان کے نصف ثانی میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ (۵۵)

۴۔ قنوتِ وتر کے ساتھ قنوتِ نازلہ ملائی جاسکتی ہے۔

۵۔ قنوتِ وتر کی دعا کا بعض روایات میں صبح کی نماز میں بھی پڑھنا ثابت ہے۔

۶۔ قنوتِ وتر میں ہاتھ اُٹھانے کے بارہ میں اگرچہ کوئی صحیح روایت موجود نہیں البتہ حضرت عمر، ابن مسعودؓ، ابن عباس، ابوایوب، ابوخیثمہ، احمد (۵۶)، اسحٰق، ابن ابی شیبہ اور بیہقی کے نزدیک جائز ہے مگر ہاتھوں کا چہرے پر پھیرنا ثابت نہیں۔

۴۸۔ ترمذی کی روایت میں فاء ہے، ابوداود میں نہیں۔ ۴۹۔ ترمذی اور ابوداوٗد میں واوٗ بھی موجود ہے۔

۵۰۔ ابوداود، بیہقی اور طبرانی میں یہ زیادتی موجود ہے، حافظ ابن حجر نے تلخیص میں اس کی صحیح قرار دیا ہے۔

۵۱۔ ترمذی میں اس سے پہلے سبحانك بھی ہے۔

۵۲۔ یہ زیادتی نسائی میں ہے مگر ابن حجر، قسطلانی اور زرقانی وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض اصحاب شافعی اور قسطلانی کے نزدیک درود کا پڑھنا افضل ہے۔ (مدارک الصیام للقسطلانی) ...... یہ زیادتی ابن خزیمہ اور ابن شیبہ میں بھی موجود ہے (صفة الصلوٰة) ۵۳۔ محقق حنفی ابن ہمام نے فتح القدیر میں اسے حق قرار دیا ہے۔

۵۴۔ کیونکہ آپ کے صحابہ میں سے صرف اُبی بن کعبؓ نے قنوت کو نقل کیا ہے، اگر آپ ہمیشہ پڑھتے تو دوسرے صحابہ بھی نقل کرتے۔ (صفة الصلوٰة) ...... لیکن اگر کوئی شخص اس پر دوام کرے یا ترک کرے تو قابل ملامت نہ ہوگا۔ (زادالمعاد)

۵۵۔ جیسا کہ ابوداود میں ابی ابن کعبؓ سے اور ترمذی میں حضرت علیؓ سے مروی ہے۔

۵۶۔ امام احمد سے جب قنوتِ وتر میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا: صبح کی نماز میں چونکہ آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اٹھائے ہیں اس لئے اس پر قیاس کرکے اُٹھائے جاسکتے ہیں۔ نیز زادالمعاد میں حضرت ابوہریرہؓ سے بواسطہ عبداللہ بن سعید مقبری قنوتِ وتر میں ہاتھ اُٹھانے کی روایت موجود ہے۔ ابن قیم نے عبداللہ کو ضعیف قرار دیا ہے مگر حاکم نے یہی روایت جو کہ بواسطہ احمد بن عبداللہ مزنی لائے، صحیح قرار دیا ہے۔ (زادالمعاد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ وتر کے آخر میں دعا

سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد[۵۷] میں اس دعا کا پڑھنا بھی ثابت ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَآاُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ (ابوداود، احمد، نسائی بسند صحیح)

''اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں، تیری خوشی کی تیرے غصے سے اور تیرے بچاؤ کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے، میں تیری تعریف نہیں کرسکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے''

فراغتِ وتر کے بعد کے کلمات

تین بار...... سبحان الملک القدوس کہے، آخری بار بآوازِ بلند۔

۱۔ وتروں کے بعد دو رکعت کا پڑھنا بھی احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ دو رکعت خود پڑھیں۔ (مسلم، احمد، بیہقی از ام سلمہ، ابی امام وعائشہ)
نیز پڑھنے کا حکم فرمایا (ابن خزیمہ، دارمی بسند صحیح)

۲۔ پہلی رکعت میں سورۃ إذا زلزلت الأرض اور دوسری میں قل یا أیھا الکٰفرون پڑھے۔ (احمد و بیہقی از ابوامامہ...... دارقطنی از انسؓ...... ابن خزیمہ از عائشہؓ وانسؓ)

ایک شبہ اور اس کا حل

اگر کوئی کہے کہ نمازِ وتر کے بعد دو رکعت کا پڑھنا آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کے مخالف ہے: اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا ''وتر رات کی نماز (نمازِ عشاء) کے آخر میں پڑھو'' تو اس کا جواب دو طرح پر دیا گیا ہے:

۱۔ یہ دو رکعت سنت کے قائم مقام ہیں اور وتر کا تکملہ ہیں جیسا کہ نمازِ مغرب کے بعد دو سنت بطورِ تکملہ پڑھی جاتی ہے۔[۵۸]

۲۔ دو رکعت کا پڑھنا آنحضرت ﷺ کے ساتھ خاص تھا اور آنحضرت کبھی پڑھتے اور کبھی نہیں۔[۵۹]

(۴) لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی فضیلت و برکت کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے طلبِ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرے اس کے سابقہ اور آئندہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں (متفق علیہ از ابوہریرہ مرفوعا...... احمد از عبادۃ بن صامت مرفوعا)

۵۷۔ نسائی کی ایک روایت میں نماز کے بعد کی صراحت موجود ہے۔

۵۸۔ جیسا کہ ابن قیم کا خیال ہے۔ (زاد المعاد)

۵۹۔ یہ قول شوکانی کا ہے۔ (نیل الاوطار)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کا تعین

لیلۃ القدر (شبِ قدر) کے تعین کے بارے میں علماء سے متعدد اَقوال منقول ہیں۔ چنانچہ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں پینتالیس اَقوال ذکر کیے ہیں اور ان میں سے راجح ترین قول یہ ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہے۔ (بخاری از عائشہ مرفوعاً، مسلم از ابن عمر مرفوعاً)

مگر بعض اہل علم نے روایات کی کثرت کی بنا پر ستائیسویں رات کا تعین کیا ہے۔ (مسلم، ابو داود، ترمذی از ابی بن کعب مرفوعاً، ...... ابوداود از معاویہ بن سفیان مرفوعاً، ...... احمد از ابن عباس، ابن عمر و ابن کعب مرفوعاً)

لیلۃ القدر کی علامات

۱۔ رات کے وقت آسمان کا ابر آلود نہ ہونا، روشن اور صاف ہونا گویا کہ چاند کی چاندنی ہے۔

۲۔ فضا کا پرسکون ہونا۔

۳۔ موسم کا معتدل ہونا۔

۴۔ رات کے وقت فرشتوں کا زمین پر سنگریزوں سے بھی زیادہ کثرت سے ہونا۔

۵۔ صبح کے وقت سورج کا شعاعوں کے بغیر طلوع ہونا۔

۶۔ سورج کا طشت کی طرح ہونا۔

۷۔ شیطان کا طلوع کے وقت سورج سے دور ہونا۔

۸۔ رات کو ستارے کا نہ ٹوٹنا وغیرہ وغیرہ (احمد از عبادہ بسند صحیح، مجمع الزوائد...... احمد، ترمذی، مسلم، ابوداؤد از ابی بن کعب)

لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ از عائشہ مرفوعاً بسند صحیح)

"اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف فرما دے"

(۵) اعتکاف

لغوی اور شرعی معنیٰ: اعتکاف لغت میں بند رہنے کا نام ہے اور شرعاً مسجد میں مخصوص طریقہ سے بیٹھنے کا نام ہے...... اعتکاف سنت نبویؐ ہے، آپ رمضان اور غیر رمضان میں اعتکاف بیٹھتے۔ غیر رمضان کی نسبت رمضان میں اور پہلے دو عشرہ کی نسبت آخر عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا افضل ہے۔

اعتکاف کی فضیلت: اگر کوئی شخص صرف اللہ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن اعتکاف بیٹھ جائے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان تین ایسی خندقیں بنا دیتے ہیں جن میں ہر ایک کا درمیانی فاصلہ مشرق و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب سے زیادہ ہوتا ہے۔ (طبرانی بسند حسن) (٦٧)

اعتکاف کی شرائط واَحکام

١۔ اعتکاف کے لئے مسجد (٦٨) شرط ہے، بعض علماء نے جامع مسجد کی شرط لگائی ہے۔

٢۔ اعتکاف یا روزہ مشروع ہے (٦٩) شرط نہیں۔

٣۔ اعتکاف ایک دن یا رات بھی ہوسکتا ہے بلکہ اس سے کم بھی (بخاری از عمرؓ..... عبدالرزاق از یعلی بن امیہؓ) (فتح الباری)

محرماتِ اعتکاف

١۔ جماع..... حسن بصری اور زہری نے اس پر کفارہ (٧٠) بھی مقرر کیا ہے۔

٢۔ عیادت نہ کرے۔

٣۔ عورت سے بوس وکنار اور معانقہ وغیرہ سے پرہیز (٧١) کرے کیونکہ آنحضرت سے اعتکاف کے دوران یہ ثابت نہیں۔ (زاد المعاد)

٤۔ سوائے ضرورتِ (٧٢) انسانی کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

٥۔ جنازہ میں شرکت نہ کرے۔ (٧٣) (ابوداود از عائشہ موقوفاً)

٦۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہ بیٹھے۔ (ابوداود از عائشہ)

مباحاتِ اعتکاف

١۔ نہانا، خوشبو یا تیل وغیرہ لگانا (بخاری از عائشہؓ)

٦٧۔ یہ حدیث بیہقی میں بھی ہے۔ مناویؒ نے اسے ضعیف اور حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے۔ (ترغیب وترہیب)

٦٨۔ اس پر سب علما کا اتفاق ہے سوائے محمد بن عمر مالکی کے۔ عائشہؓ اور حذیفہؓ کا قول ہے: لا اعتکاف إلا في مسجد جامع (أو مسجد جماعة) (ابوداود، مجمع الزوائد) اگر جمعہ سے کم اعتکاف کا ارادہ ہو تو ہر مسجد میں بیٹھ سکتا ہے (عون المعبود)

٦٩۔ بعض علما جیسے ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، مالکؒ، اوزاعیؒ، ابوحنیفہؒ، ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کے نزدیک اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور ان کی قوی ترین دلیل حدیث عائشہؓ ہے: ولا اعتكاف إلا بصوم (ابوداود) مگر حضرت علیؓ، ابن مسعود، حسن بصری، شافعی، احمد، ابن حجر، شوکانی وغیرہ کے نزدیک شرط نہیں اور یہی راجح ہے۔

٧٠۔ چنانچہ مجاہد سے دو دینار منقول ہیں۔

٧١۔ اگر بایں سبب اِنزال ہوجائے تو بعض علماء کے نزدیک اعتکاف ختم ہوجاتا ہے۔

٧٢۔ ضرورتِ انسانی سے مراد پیشاب، پاخانہ ہیں، بعض نے خوراک کو بھی شامل کیا ہے۔ فصد، قے، حجامت (سنگی لگوانا) وغیرہ کو بھی حاجتِ انسانی میں شمار کیا گیا ہے۔ (فتح الباری ر سبل السلام)

٧٣۔ حضرت علیؓ نخعی اور حسن بصری سے مروی ہے کہ "اگر معتکف جنازہ میں حاضر ہو یا عیادت کرے یا جمعہ کے لئے نکلے تو اس کا اعتکاف باطل ہوگا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سر کا مونڈنا، ناخن وغیرہ کاٹنا۔
۳۔ مسجد میں وضو کرنا۔ (بیہقی بسند جید)
۴۔ خیمہ لگانا (متفق علیہ از عائشہؓ وابوسعید خدریؓ)
۵۔ بستر یا چارپائی بچھانا (ابن ماجہ، بیہقی از ابن عمر باسناد قریب من الحسن)
۶۔ عورت کا خاوند کی زیارت اور خاوند کا مسجد کے دروازے تک الوداع کرنا (متفق علیہ از حفصہؓ)
۷۔ عورت کا خاوند کے بالوں کی کنگھی کرنا۔ (بخاری از عائشہؓ)
۸۔ معتکف ضروری بات کرسکتا ہے۔ (بخاری از صفیہؓ)
۹۔ معتکف کے لئے مخصوص جگہ کا انتخاب جائز ہے بشرطیکہ نمازیوں کو دقت نہ ہو۔ (ابوداود از عائشہؓ)
۱۰۔ مستحاضہ عورت بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہے (متفق علیہ از عائشہؓ)
۱۱۔ عورت اکیلی یا خاوند کے ساتھ مل کر اعتکاف بیٹھنے کی مجاز ہے۔ (بخاری، ابوداود از عائشہؓ)

جائے اعتکاف میں داخلہ

رمضان کے آخری نو یا دس دن کیلئے اعتکاف بیٹھنا ہو تو اکیسویں تاریخ فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہوجائے[۷۴] اور شوال کا چاند نظر آنے تک بحالتِ اعتکاف رہے (بخاری، مسلم، ابوداود)

شوال کے چھ روزے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے پورے روزے رکھ کر شوال کے چھ روزے بھی رکھ لے، وہ گویا سال بھر روزہ دار رہا (مسلم وغیرہ از ابوایوب انصاری) یہ روزے اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ شروع شوال یا درمیان یا آخر میں بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

(۶) صدقة الفطر

۱۔ صدقہ فطر ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا بچہ، آزاد ہو یا غلام ہر ایک سے واجب ہے۔
۲۔ صدقہ فطر کے لئے صاحبِ نصاب ہونا ضروری نہیں۔
۳۔ صدقہ فطر نمازِ عید پڑھنے سے پہلے غریبوں اور مسکینوں کو دینا چاہئے۔
۴۔ صدقہ فطر ہر خوردنی جنس سے ایک صاع فی نفر دینا چاہیے۔
۵۔ غلہ کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔
۶۔ صدقہ فطر عید سے دو چار روز پہلے جمع کرنا چاہئے۔
۷۔ صاع کی مقدار پانچ رطل اور ایک رطل کا تہائی حصہ ہے جو کہ سوا دو سیر بنتا ہے ☆☆

۷۴۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک بیسویں تاریخ غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں قیام کرے اور نماز فجر کے بعد معتکف میں جاگزیں ہوجائے مگر احادیث صحیحہ ان کے خلاف شہادت دے رہی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام و مسائل — شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل السلفیؒ

عید الفطر فلسفہ اور اَحکام

عید ...... دوسری اَقوام میں!

عہد قدیم سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ سال بھر میں ایک یا ایک سے زیادہ دن ایسے ہونے چاہئیں جن میں لوگ روزمرہ کاروبارِ حیات کو معطل کرکے عمدہ لباس پہن کر کسی مرکزی جگہ اکٹھے ہوں اور مختلف تقریبات منعقد کرکے اپنی حیثیت وشوکت کی نمائش کریں۔ ایسے تہواروں کو مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے اور تاریخ و دن کا تعین قوموں نے اپنی تاریخ کے اہم واقعات کی یاد تازہ رکھنے کے لئے کیا ہے۔ مثلاً ایرانیوں کی ایک عید یا تہوار کا نام مہرجان ہے جو فریدون بادشاہ نے اپنی ایک فتح عظیم کی یادگار کے طور پر منانے کا حکم دیا تھا۔ اہل عرب بھی ایرانیوں کے زیر اثر یہ عید منایا کرتے تھے۔

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کی ہدایت پر فرعون کے مظالم سے یومِ نجات کو یومِ عید قرار دیا۔ حضرت موسیٰؑ اس دن روزہ رکھتے اور عبادت میں مصروف رہے۔ رات کو عید کے دوسرے تقاضے یعنی خوشی ومسرت وغیرہ پورے کرتے۔ اَکل و شرب میں توسع فرماتے۔ آنحضرت ﷺ کی مدینہ منورہ میں آمد تک یہ عید منائی جاتی تھی۔ قریش بھی اس دن کی عزت کرتے اور کعبہ پر غلاف چڑھاتے۔ لیکن جس طرح حضرت موسیٰؑ کی اُمت نے ان کی شریعت کا ستیاناس کردیا تھا، اسی طرح اس عید کی حقیقی روح کو ختم کردیا تھا۔

غیر مسلم اور قدیم اقوام چونکہ اپنے سامنے کوئی نظریہ نہ رکھتی تھیں۔ اس لئے ان کی یہ عیدیں سوائے لہو ولعب کے اور کچھ نہ ہوتیں۔ مثال کے طور پر اہل مصر جو عہد قدیم سے عیدیں مناتے چلے آرہے تھے، ان کی عید نوروز جسے قرآن نے یوم الزینة سے تعبیر کیا ہے، ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت ہے۔ اس موقع پر بہت بڑا میلہ لگتا، دور دور سے لوگ رقص وتماشا میں حصہ لینے کے لئے آتے۔ عورتیں بن سنور کر خوشبوئیں لگا کر اور بھڑکیلے لباس زیب تن کرکے میلے میں شریک ہوتیں اور مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اپنے جسم کے بعض حصوں کو عریاں رکھتیں۔

اس طرح جناب ابراہیمؑ کی قوم اپنے شہروں میں بڑی شان وشوکت سے اپنی عید مناتی۔ ساری قوم شہر کے باہر ایک جگہ جمع ہوجاتی۔ مردوزن کا مخلوط اجتماع ہوتا اور بے حیائی اور بت پرستی اپنی انتہا پر پہنچ جاتی۔ ایسی ہی ایک عید کے موقع پر حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کے بت خانہ کے بتوں کو پاش پاش کیا تھا۔

اسلام دین فطرت ہے لہٰذا اس نے بھی اپنے نام لیواؤں کے فطری تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے خوشی ومسرت کے دو تہوار عنایت کئے ہیں جن کو عربی میں عید کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور وہ ہیں عید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفطر اور عید الاضحیٰ۔ ان اسلامی تہواروں کی اپنی جداگانہ اور امتیازی شان ہے۔ غیر مسلم اَقوام اپنے ایامِ عید میں اعتدال کی حدوں کو پھاند کر لہو ولعب، عیش وطرب، اَکل وشرب میں مشغول ہوجاتی تھیں کیونکہ ان کے نزدیک حاصل زندگی بس یہ کچھ ہے۔ اس کے برعکس اسلامی تہوار، اسلامی فلسفہ حیات کی عملی تفسیر پیش کرکے ہمیں اس ضابطے کے ساتھ پوری زندگی وابستہ رہنے کا سبق دیتے ہیں۔

عید ...... عہدِ نبوت میں !

آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت عرب کے اس خطہ میں وہ ساری برائیاں موجود تھیں جو کسی مٹنے والی قوم میں ہوسکتی ہیں۔ ان میں بت پرستی موجود تھی، وہ شرک پر مصر تھے۔ ان کی بداخلاقیاں اس قدر بڑھ چکی تھیں کہ وہ خود ان سے تنگ آچکے تھے۔ ان کے اخلاق میں دوگونہ غلامی کے اثرات تھے۔ ابراہیمی کہلانے کے باوجود خوشی اور غمی کے ایام میں عادات واَطوار میں وہ دوسروں کے نقال اور مقلد تھے۔ ایک طرف ان پر رومن امپائر اثر انداز تھی، دوسری طرف فارسی شہنشاہیت، اور یہودی ساہو کاروں کے اثرات اس کے علاوہ تھے۔ عید کے معاملہ میں وہ مجوسی عیدوں کے پابند تھے۔ کسی قوم کی ذلت کی یہ انتہا ہے کہ وہ غم اور خوشی میں دوسروں کی نقال ہو، اس کی اپنی قوم اور اپنی تاریخ اس معاملہ میں کوئی راہنمائی نہ کرے یا قومی مآثر کو ویسے ہی چھوڑ چکی ہو۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت

آنحضرت ﷺ فداہ ابی وامی کی بعثت نے عرب میں ایک ایسا انقلاب برپا فرمایا جس سے زندگی کے تمام گوشے متاثر ہوئے۔ شرک کی جگہ توحید نے لے لی۔ بت پرستی کی جگہ ایک اللہ کی عبادت کا ذوق پیدا ہوا۔ غلامی کی کڑیاں ایک ایک کرکے ٹوٹنے لگیں۔ حتیٰ کہ فارسی عیدوں کو بھی خیر باد کہہ دیا گیا۔ نوروز کے اثرات سے ذہن پاک ہوگئے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادِ گرامی کے ایک ایک فقرہ پر غور فرمایئے کہ آپ ؐ نے صنادیدِ عرب کو کس قدر استقلال بخشا اور انہیں ذہنی استقلال سے کس قدر اونچا کردیا کہ جن کے وہ نقال تھے، ان کے مقتدا بن گئے۔

عن أنس بن مالك قال كان لأهل الجاهلية يومان في كل سنة يلعبون فيهما فلما قدم النبيﷺ المدينة قال كان لكم يومان تلعبون فيهما وقدا بدلكم الله بهما غيرا منهما يوم الفطر ويوم الأضحى (سنن نسائی: ص۱۸۶ ج۱)

''حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عرب نے سال میں عید کے دو دن مقرر کر رکھے تھے جن میں کھیلتے اور خوشی کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان دو دنوں کی بجائے، جن میں تم عید سمجھ کر کھیلتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دوسرے دو دن بدل دیئے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ''

اس حدیث سے کئی مسائل ثابت ہوتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔خوشی اور مسرت زندگی کا جزو ہے۔ چہرہ میں عبوست (تیوری) اور مزاج کی خشکی، نہ دیانتداری اور تقویٰ کی نشانی ہے، نہ ہی اسلام نے زندگی کے اس انداز کو پسند فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ بے حد خوش مزاج تھے۔ بچوں تک سے مذاق فرماتے، بوڑھوں سے خوش طبعی کی باتیں کرتے۔ پھر عجیب یہ ہے کہ اس مذاق میں نہ فحش ہوتا نہ جھوٹ۔ بظاہر خوش طبعی اور مذاق ہوتا اور مقصد صحیح ہوتا۔ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے سواری کے لئے اونٹ طلب کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لأحملنك على ولد الناقة ''میں تمہیں اونٹ کے بچے پر سوار کروں گا'' سائل پریشان ہوا اور اس نے کہا: حضرت! میں بچے کو کیا کروں گا۔ حضرتؐ نے فرمایا: هل تلد الجمل إلا الناقة اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے۔

ایک ابوعمیر نامی بچے کی چڑیا مرگئی، آپؐ نے مزاحاً فرمایا: يا أبا عمير ما فعل النغير

''ابوعمیر! تمہاری چڑیا کو کیا ہوا؟''

ہمارے بعض علماء اور صوفی حضرات چہرے کی عبوست کا نام تقویٰ اور زہد سمجھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ بہت خوش مزاق تھے، اس کے ساتھ طبیعت کا رجحان فحش کی طرف قطعاً نہ تھا: لم يكن فاحشا ولا متفاحشا (شمائل) ''نبی کریم، فحش گو تھے، نہ تلخ کلام!۔

۲۔دوسری قوموں کی نقالی قطعاً پسند نہیں فرماتے تھے یہ بات حدیث شریف کے الفاظ قد أبدلكم الله بهما خيرا سے بخوبی ظاہر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سابق رواج کو یکسر بدل دیا۔ قوی استقلال کے لئے ضروری ہے کہ غیر مسلم قوموں کی نقالی اور فساق واہل فجور کی مشابہت سے بچا جائے۔ یہی ایسا مقام ہے جہاں عصبیت کی ضرورت ہے، قومیں اسی طرح قوموں کو ہضم کر جاتی ہیں۔ آج ہمارے ہاں تعلیم یافتہ اور یورپ زدہ طبقہ اسی نقالی کا مریض ہے۔ کوئی فیشن کتنا قبیح کیوں نہ ہو، ہمارے نوجوان اور ہماری مستورات فوراً اس پر لپکتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس جدت پسندی نے اسلامی رسوم وعقائد کے ساتھ وابستگی کم کردی ہے اور اس عصبیت کا فقدان ہمیں اسلام کی روح سے بھی ناآشنا کر رہا ہے۔

ہمارے ایک خاص فرقہ نے ملک میں کئی بدعتیں ایجاد کی ہیں۔ اسلام اور ائمہ اسلام کے اُسوہ میں اس کی کوئی سند نہیں، اس لئے وہ غیر مسلم اقوام کی سنت سے استناد کرتے ہیں۔ حالانکہ غیر مسلم قوموں کی عادات ہمارے لئے قطعاً اقتدا اور استدلال کے قابل نہیں۔ شب برأت کی چراغاں، آتش بازی اور میلاد کے جلوس کسی دینی اساس پر مبنی نہیں اور اب تو یہ عادات تفاحش اور بے حیائی کی حد تک پہنچ رہے ہیں۔ اگر اس تفاحش کو بروقت نہ روکا گیا تو یقیناً مزید خطرات کا موجب ہوگا۔

۳۔جاہلیت کی عیدوں میں عبادت اور ذکر الٰہی کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ زیادہ سے زیادہ اس میں شاعری کی راہ سے زبان کی خدمت ہوتی تھی اور وہ بھی آئندہ جنگ کا پیش خیمہ ہوتا تھا۔ آنحضرت ﷺ فداہ ابی وامی نے عید کے موقع پر مختصر سی عبادت و ذکر الٰہی کا التزام فرمایا۔ مردوں اور عورتوں کو تاکید فرمائی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ عید کے اجتماع میں شریک ہو جائیں لیکن اس اجتماع کو بھی جاہلی جلوسوں سے ممتاز رکھا۔ بلکہ ہر آدمی انفرادی طور پر مقامِ عید پر پہنچ کر نماز میں شریک ہو۔ نماز سے فارغ ہو کر انفرادی طور پر واپس گھر پہنچ جائے نہ جلوس نکلنے کے لئے مقام کا تعین فرمایا، نہ جلوس کے اختتام کے لئے کوئی میدان مقرر فرمایا گیا۔ اجتماع کو صرف عبادت تک محدود رکھا۔ اللهم صل وسلم علیه ...... پورے دن کی مسرت، لباس، خوراک، خوش طبعی کی انفرادی مجالس تک محدود ہوگئی اور ہنگامہ بپانہ کیا گیا۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی بچیاں پرانی جنگوں کے واقعات کو اَشعار اور نظموں کی صورت میں خوش الحانی سے پڑھتی تھیں۔ اس میں بھی مبالغہ آمیزی، غلو اور فحش گوئی ممنوع تھی۔ ایک لڑکی نے آنحضرت ﷺ کی تعریف میں فرمایا: وفينا نبي يعلم ما في غد "ہمارے نبی کل کی باتیں جانتے ہیں" تو اسے روک دیا۔ چھوٹے بچے، نابالغ بچیاں اپنے قومی محاسن اور مشاعر کو نظموں میں پڑھیں، خوش آوازی سے پڑھیں، اس میں کچھ حرج نہیں۔ ملی ذہن کو عبوست اور بد مزاجی سے بچانا چاہئے۔ یہی عید کی روح ہے۔

ایک عید بھوک کی یادگار ہے۔ رمضان المبارک خوراک کے عادت سے ہٹ کر جاری نظام کے ساتھ ختم ہوا۔ اس امتحان میں کامیابی کے بعد ایک دن مسرتوں کے لئے وقف ہوگیا۔ دوسری عید میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت ہاجرہؑ کی جفاکشی اور ہجرت اور ان مصائب میں کامیابی پر مسرت فرمائی گئی۔ اس پاکیزہ خاندان کی وفاداریوں، اور صبر آزمائیوں کو تاریخی حیثیت عنایت فرما کر بقاءِ دوام عطا فرمایا گیا ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الآخِرِيْنَ، سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ﴾

ملت کو اَغیار کی نقالی سے بچایا اور اپنی تاریخ کو عملاً زندہ فرما دیا گیا۔ اَکابر کی قربانیاں آنے والوں کے لئے اُسوہ اور زندگی کا پیغام بن گئیں۔ عید کے موقع پر اظہارِ مسرت کے لئے جنگی مشقوں کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یہ مشقیں صحن مسجد کی زینت بنیں اور جہاد اور دفاع کے پیش نظر مرد تو اسے دیکھتے ہی تھے۔ عورتوں کو بھی اجازت دی گئی کہ اگر وہ پسند کریں تو اس دلنواز منظر کو ملاحظہ کریں۔ مجاہد پیدا کرنے والی مائیں جہاد کی عملی تربیت اور دفاع کی کارگزاریوں سے دلشاد ہوں اور اس انداز سے کہ اس کا اخلاق پر بھی کوئی اثر نہ پڑے۔

ضرورت ہے کہ آج کی عید کو زندہ عید کی صورت دی جائے۔ ہمارے ہاں عید کی خوشی میں خباثت اور بد اخلاقی کے دفتر کھل جاتے ہیں۔ دن میں کئی کئی شو ہوتے ہیں۔ اخلاقی انارکی سے نوجوان ذہن ماؤف ہوتا ہے۔ عیاشی کی راہ سے طبائع پر وہن اور جبن کا استیلاء ہوتا ہے۔ نوجوان جرأت و شجاعت کی بجائے ذلیل حرکات پر اُتر آتے ہیں۔ جو کچھ ان شیطانی گھروندں میں دیکھتے ہیں، اسے عملی صورت دے کر اپنے لئے موت اور ماں باپ کے لئے شرمساری کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ یہ معکوس ترقی ہے جس کی طرف اکابر ملت اور قیادتِ کبریٰ کو جلد سے جلد توجہ دے کر اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔ معلوم ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کام نہ علماء کا ہے، نہ عوام کا۔ عوام کے اخلاق کی حفاظت کے لئے حکومت کو قانون بنانا چاہئے اور ایک اسلامی مملکت کی تشکیل ناممکن ہے جب تک اس میں اخلاق کے تحفظ کو لازمی مقام نہ دیا جائے۔

عیاش حکومتیں چونکہ حظوظِ نفس کے لئے قائم ہوتی ہیں۔ وہ اس کی تکمیل کے لئے اپنی مشینری کو حرکت میں لاتی ہیں۔ ان کا پورا قانونی ڈھانچہ اسی اساس پر قائم ہوتا ہے۔ جو حکومت اسلام کے نام پر قائم ہو، اس کا پورا مزاج اسلامی ہونا چاہئے۔ نہ وہ غم میں غیر مسلموں کی نقل کرے، نہ وہ خوشی میں اپنے مزاج اور معیارِ اخلاق کو بدلے۔ اسے پہلے بھی مسلم ہونا چاہئے اور آخر میں بھی مسلم۔ اس کے تمام انسانی حقوق کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے ارشادات پر پورے اُتریں اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور آنحضرت ﷺ کے اتباع میں ہر کام کریں۔

مسائل عید الفطر

تکبیراتِ عید: اللہ أکبر اللہ أکبر لا إلٰہ إلا اللہ واللہ أکبر اللہ أکبر وللہ الحمد

عید کی رات: یہ بھی عبادت کی رات ہے۔ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں:

من قام ليلة العيد إيمانا واحتسابا لم يمت قلبه حين تموت القلوب (قیام اللیل)

''جو عید کی رات ایمان کے طور پر اور ثواب کی طلب کے لئے قیام کرے گا۔ تو اس کا دل قیامت کی ہولناکیوں میں مطمئن رہے گا'' بعض سلف اس رات بھی چالیس رکعت ادا فرماتے تھے۔

غسل: عید کے دن غسل مستحب ہے، صحابہ و تابعین عید کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

کپڑے: عید کے لئے نئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ اگر یہ میسر نہ ہوں، تو دھلے ہوئے پہنے۔

خوشبو: حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا:

''ہم عید کے دن عمدہ خوشبو استعمال کریں''

ناشتہ: عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے جانا سنت ہے (ابن ماجہ)...... کیونکہ اس دن روزہ رکھنا شیطانی فعل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ میٹھی چیز ہو۔ آنحضرت ﷺ اس دن کھجوریں کھانے میں طاق کا خیال رکھتے تھے۔ ہم لقموں میں طاق کی خیال رکھ سکتے ہیں۔

فطرانہ: نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ یہ صدقہ صرف مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ نوکر ہو یا مالک، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، روزہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، آزاد ہو یا غلام، مسافر ہو یا مقیم سب کو اُدا کرنا چاہئے کیونکہ روزے میں بعض کوتاہیاں ہو جاتی ہیں۔ صدقہ فطران کا کفارہ بن جاتا ہے۔

وزن: صدقہ فطر ایک مدنی صاع (مدینہ کا پیمانہ) ہے جو ہمارے وزن کے مطابق دو سیر گیارہ چھٹانک ہے۔ فی کس اتنی گندم یا اس کی قیمت ادا کرنا چاہئے۔

اجتماعیت: صدقہ فطر اُدا کرتے وقت اجتماعیت کو قائم رکھنا چاہئے۔ تمام مسلمانوں سے جمع کر کے تقسیم کرنا چاہئے۔ آنحضور ﷺ کے زمانہ میں اس کی وصولی کا سرکاری انتظام تھا۔ حضرت عمرؓ بھی خود تقسیم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی بجائے اجتماعی کھاتہ میں جمع کروا دیتے تھے۔ انفرادی طور پر دینا پسندیدہ نہیں ہے۔

پیدل جانا: نماز عید کے لئے عیدگاہ کی طرف پیدل جانا بہتر ہے۔ آنحضرت ﷺ سے اس سلسلے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔ اکثر صحابہؓ کا بھی یہی مسلک اور عمل ہے۔

تبدیلی راستہ: رسول اکرم ﷺ ایک راستہ سے جاتے تھے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے اور راستہ میں تکبیراتِ عید کہتے۔

عورتیں بھی جائیں: حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کے عیدگاہ جانے پر بھی زور دیا ہے حتیٰ کہ کسی عورت نے نماز نہ پڑھنی ہو تو بھی جائے۔ صرف خطبہ سن لے اور اجتماعی دعا میں شامل ہو جائے۔ لیکن عورتوں کو سادہ لباس پہن کر جانا چاہئے۔ بھڑکیلے لباس سے قطعاً پرہیز کرنا چاہئے۔ پاؤں کے جوتے بھی سادہ ہوں، خوشبو لگا کر ہرگز نہ جائیں۔

نماز کا وقت اور جگہ: طلوعِ آفتاب سے قبل زوال تک نمازِ عید کا وقت ہے۔ لیکن اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہے۔ نماز شہر سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے صرف بارش کے موقع پر مسجد میں نمازِ عید ادا کی ہے۔ عیدگاہ میں منبر نہیں ہونا چاہئے۔

اذان اور اقامت: آنحضرت ﷺ نے نماز عید کیلئے کبھی اذان و اقامت نہیں کہلوائی (بخاری)

نماز کا طریقہ: عید کی نماز دو رکعت ہے اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ ۱۲ تکبیریں ہیں۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ قراءت سے پہلے کہنی چاہئیں۔

پہلے نماز پھر خطبہ: عیدگاہ جا کر امام پہلے نماز ادا کروائے پھر خطبہ دے۔ آنحضرت ﷺ اور خلفاءِ راشدینؓ کا یہی دستور رہا ہے۔

سورتیں: آنحضرت ﷺ سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ، بعض اوقات پہلی میں سورۃ ق اور دوسری میں سورۃ القمر اور اسی طرح بعض دفعہ پہلی میں سورۃ الانبیاء اور دوسری میں سورۃ الشمس پڑھا کرتے تھے۔

نفلی نماز نہیں: عید کے دن نمازِ عید سے پہلے یا بعد کوئی نفلی نماز نہیں ہے۔

خطبہ عید: امام مالکؒ فرماتے ہیں: لا ینصرف حتی ینصرف الامام (موطأ)

یعنی ''خطبہ عید سنے بغیر کوئی آدمی عیدگاہ سے نہ جائے''

مبارکباد: عید کے روز صحابہ کرامؓ آپس میں ملتے تو یہ کہتے: تقبل اللہ منا ومنک (فتح الباری)

یعنی اللہ تعالیٰ ہم، تم سب سے قبول فرمائے۔

نماز کی قضا: اگر عید کی نماز رہ جائے تو دوسری نمازوں کی طرح اس کی قضا دی جا سکتی ہے (بخاری)

عید کے بعد چھ روزے: حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لئے، اس کو سال بھر کے روزوں کا ثواب ہے''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار الافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ

● کیا میت کے لئے نماز جنازہ سے فراغت کے فوراً بعد دعا کرنا جائز ہے؟
● نکاح نامے پر دستخط کر کے زبان سے قبول نہ کرنے والے دولہا کا نکاح

☆سوال: کیا نکاح چوری چھپے ہوسکتا ہے؟ (محمد اسلم رانا، مدیر المذاہب)

جواب: چوری چھپے نکاح کرنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: ''جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اس کا نکاح باطل ہے''۔ مشکوٰۃ باب الولی فی النکاح اور دوسری روایات میں ہے کہ وہ عورتیں بدکار ہیں جو گواہوں کے بغیر اپنا نکاح کرلیتی ہیں والأصح أنه موقوف على ابن عباس (سنن ترمذی)

حضرت عمرؓ کے پاس ایک نکاح کا معاملہ پہنچا جس میں ایک مرد اور عورت گواہ تھے، فرمایا: یہ پوشیدہ نکاح ہے، میں اسے جائز نہیں سمجھتا، اگر مجھے پیشگی علم ہوجاتا تو میں رجم کر چھوڑتا کیونکہ اس نکاح میں گواہی مکمل نہیں۔ واضح ہو کہ جمہور کے نزدیک نکاح میں کم از کم دو عادل گواہ ہونے ضروری ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں: وہ نکاح پوشیدہ ہے جس میں گواہوں کو چھپانے کی تلقین کی گئی ہو۔ (شرح الزرقانی ۳/۱۴۵)

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''لا نكاح إلا بولي وشاهدي عدل'' (احمد، طبرانی، بیہقی وغیرہ باسناد صحیح) یعنی ''ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا''

صاحب ِمشکوٰۃ نے متعدد احادیث بیان کیں ہیں جن میں اعلانِ نکاح کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

☆سوال: نماز جنازہ سے فارغ ہوچکنے کے بعد میت کے لئے دعا مانگنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا حدیث إذا صليتم علىٰ الميت فأخلصوا له الدعاء (جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خصوصی طور پر دعائیں کرو) اور ابن شیبہ کی حضرت علیؓ سے روایت کہ ''انہوں نے نماز جنازہ پڑھی پھر میت کے لئے دعا'' کی، سے اس کا جواز نکلتا ہے؟

جواب: بحث طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا نماز جنازہ سے فارغ ہوچکنے کے فوراً بعد میت کے لئے دعا کی دعا کا جواز ہے یا نہیں؟...... نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے کی دلیل کے طور پر، سوال میں مذکور دو روایات پیش کی جاتی ہیں لیکن درست بات یہ ہے کہ میت کے لئے دعا نماز جنازہ کے دوران مانگی جائے۔ پہلی حدیث کی تشریح بقول علامہ مناویؒ یوں ہے:

''میت کیلئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو کیونکہ اس نماز سے مقصود صرف میت کیلئے سفارش کرنا ہے جب دعا میں اِخلاص اور عاجزی ہوگی تو اسکے قبول ہونے کی امید ہے'' (عون المعبود: ۳/۱۸۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوامامہ کی روایت میں ہے: ''ويخلص الصلاة في التكبيرات الثلاث'' یعنی جنازہ کی تین تکبیروں کے دوران اِخلاص سے دعا کرے۔ مستدرک حاکم کی اس حدیث سے اس امر کی وضاحت ہوگئی کہ دعا کا تعلق خالصۃً حالتِ نماز کے ساتھ ہے نہ کہ بعداز نماز سے۔

اصولِ فقہ کا معروف قاعدہ ہے کہ الأحاديث يفسر بعضها بعضا ''احادیث ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہیں''، اس بنا پر اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم نمازِ جنازہ پڑھنا چاہو تو میت کے لئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ یہ إقامة المسبب مقام السبب (سبب بول کر مسبّب مراد لینا) کی قبیل سے ہے، ارادہ سبب اور نماز مسبّب ہے۔ حدیث کے الفاظ فَأَخْلِصُوْا میں 'فاء' کے ترتیب وتعقیب بلامہلت ہونے کا یہی مطلب ہے...... اگر مقصود یہاں نماز جنازہ سے فراغت کے بعد دعا ہوتی تو پھر فاء کی بجائے لفظ ثُمَّ ہونا چاہیے تھا جو عام حالات میں ترتیب اور تراخی کا فائدہ دیتا ہے۔ احناف کی یہ توجیہ غلط ہے کہ فاءِ تعقیب کا یہ مطلب ہے کہ نماز کے بعد دعا کی جائے۔

علاوہ ازیں یہ حدیث سنن ابوداود اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے اور امام ابوداود نے اس حدیث کو جنازہ کے دوران دعا پڑھنے کے ضمن میں ذکر کیا ہے انہوں نے اس پر عنوان یوں قائم کیا ہے: باب الدعا للميت اور اس حدیث پر امام ابن ماجہ کی تبویب بھی ملاحظہ فرمائیں اور بار بار غور سے پڑھیں:

"باب ماجاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة" یعنی نمازِ جنازہ میں دعا کے بارے میں جو کچھ آیا ہے، اس کا بیان ...... اس سے معلوم ہوا کہ محدثین اور احناف کے فہم میں زمین آسمان کا فرق ہے لہٰذا اس تحریف پر انہیں ندامت کا اظہار کرکے حق کی طرف رجوع کی فکر کرنی چاہیے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے ''مراجعة الحق خير من التمادي في الباطل'' باطل پر اصرار سے بہتر ہے کہ آدمی حق کی طرف رجوع کرلے۔ (إعلام الموقعين)

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے قرآنِ مجید میں ہے ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (النحل: ۹۸) ''جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''۔ ائمہ لغت زجاج وغیرہ نے اس کا معنی یوں بیان کیا ہے

> ''إذا أردت أن تقرأ القرآن فاستعذ بالله وليس معناه استعاذ بعد أن تقرأ القرآن''
> ''جب آپ قرآن کی تلاوت کا ارادہ کریں تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کریں، اس کا یہ معنی نہیں کہ تلاوتِ قرآن کے بعد أعوذ بالله پڑھا کرو'' ...... اسی کی مثل قائل کا قول ہے: ''إذا أكلت فقل بسم الله'' یعنی جب تو کھانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ پڑھ، اس کا قطعاً یہ معنی نہیں کہ کھانے سے فراغت کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے'' ...... امام واحدیؒ فرماتے ہیں: ''فقہاءِ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ استعاذہ قراءت سے پہلے ہے''۔ (تفسیر فتح القدیر: ۱۹۳/۳)

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ شرع میں دعا کی بالعموم تاکید ہے۔ غالباً اس بنا پر فقہاءِ حنفیہ نے جنازہ میں قراءت سے استغنائی پہلو اختیار کرکے اس کا نام دعاء وثناء وغیرہ رکھا ہے۔ موطأ امام محمد میں ہے "لا قراء ۃ علی الجنازۃ وهو قول أبي حنيفة" اور یہ قول المبسوط للسرخسیؒ میں بھی ہے (۶۴/۲) ...... البتہ محقق ابن الہمام فتح القدیر (۴۸۹/۱) میں فرماتے ہیں:

"فاتحہ نہ پڑھے تاہم بہ نیتِ ثنا پڑھی جاسکتی ہے۔ کیونکہ قراءت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں"

علامہ ابن الہمام جیسے محقق کی یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے، اس لئے کہ فاتحہ کی قراءت کا اثبات تو صحیح بخاری میں موجود ہے: باب قراء ۃ فاتحة الكتاب على الجنازة۔ تو پھر کیا یہ بات معقول ہے کہ اثناءِ جنازہ میں اخلاصِ دعا کی تاکید تو نہ ہو، لیکن سلام پھیرنے کے بعد کہا جائے کہ اب اِخلاص سے دعا کرو۔ غالباً اس دھوکہ کے پیش نظر حنفی بھائی نمازِ جنازہ کا تو جھٹکا کرتے ہیں، بعد میں لمبی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

اصولِ فقہ کا قاعدہ معروف ہے کہ "عبادات میں اصل حظر (ممانعت) ہے، جواز کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے"۔ عہدِ نبوت میں کتنے جنازے پڑھے گئے، کسی ایک موقع پر بھی ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ کے بعد دعا کی ہو۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے

من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو ردّ "جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے" ا

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: عليک بالأثر وطريقة السلف وإياك وكل محدثة فإنها بدعة "آثار اور طریقہ سلف کو لازم پکڑو، اپنے آپ کو دین میں اضافہ سے بچاؤ وہ بدعت ہے" (ذمّ التاویل از ابن قدامہ)

ابن الماجشون نے کہا کہ میں نے امام مالک سے سنا، وہ فرماتے تھے:

"جو دین میں بدعت ایجاد کرکے، اسے اچھا سمجھے تو گویا وہ یہ باور کراتا ہے کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے، اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ جو شے اس وقت دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی"

امام شافعی فرماتے ہیں: "جس نے بدعت کو اچھا سمجھا اُسنے نئی شریعت بنالی" (السنن والمبتدعات)

رہا حضرت علیؓ کا اثر (فعل صحابی) تو اس کا تعلق نمازِ جنازہ کے متصل بعد سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دفن میت کے بعد سے ہے کیونکہ مصنف نے اس اثر پر جو عنوان قائم کیا ہے اور اس کے تحت مذکورہ جملہ آثار اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس دعا کا تعلق تدفین میت کے بعد سے ہے، عنوان کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے "......في الدعاء للميت بعد مايدفن ويسوى عليه" قبر پر مٹی برابر کرکے میت کے لئے دعا کرنے کا بیان۔ اور تدفین کے بعد میت کے لئے دعا کرنا ثابت شدہ امر ہے جس میں کسی کا کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں ہے:

"میں نے رسول اللہﷺ کو عبداللہ ذی نجادین کی قبر پر دیکھا، جب دفن سے فارغ ہوئے تو قبلہ رُخ ہاتھ اٹھا کر دعا کی" (أخرجه أبوعوانة فی صحیحه ، فتح الباری ۱۱/۱۴۴)

تمام خیر سنت نبوی کی پیروی میں ہے، اور بدعت میں شر ہی شر ہے۔ اللہ رب العزت جملہ مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

☆ سوال: اگر کوئی آدمی نکاح نامے پر دستخط کردے اور اپنی زبان سے اس بات کا اقرار نہ کرے جیسے یہ الفاظ کہے جاتے ہیں: کیا آپ کو اس لڑکی کے ساتھ نکاح قبول ہے...... آیا اس طرح کرنے سے اس کا نکاح ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب: ظاہر ہے کہ نکاح نامہ پر دستخط نکاح کی طلب کے بعد ہی کئے گئے ہوں گے۔ اندریں صورت یہ قبول کے ہی قائم مقام ہے...... صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ ایک شخص کا آپﷺ نے قرآن پر نکاح کیا تھا (باب التزویج علی القرآن) کسی روایت میں نہیں کہ ایجاب کے بعد اس نے کہا ہو کہ مجھے قبول ہے۔ اس حدیث میں اس کی چاہت ہی کو قائمقام قبول قرار دے کر انعقادِ نکاح کو قابل اعتبار سمجھا گیا ہے۔ صحیح بخاری کی عنوان بندی ان الفاظ میں ہے "باب إذا قال الخاطب للولی زوّجنی فلانة فقال قد زوجتک بکذا وکذا جاز النکاح وإن لم یقل للزوج أرَضِیتَ أوْ قَبِلْتَ"

"باب اس بارے میں کہ جب نکاح کرنے والا (لڑکا) ولی سے کہے کہ میرا فلاں لڑکی سے نکاح کردیں اور ولی جواب میں کہے کہ میں نے اتنے مہر اور فلاں شرائط پر تیرا نکاح کردیا تو نکاح ہوجائے گا، اگرچہ وہ لڑکے سے پھر نہ پوچھے کہ کیا تو راضی ہے یا تو نے قبول کیا؟"

اس طرح مذکورہ حالت میں نکاح نامہ پر دستخط قبول کے ہی قائمقام ہے اور نکاح درست ہے۔ نیز شریعت میں بولنے کے علاوہ محض عمل کو بھی قابل اعتبار سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری باب الطلاق فی الاغلاق...... الخ کے تحت حدیث ہے:

"إن الله تجاوز عن أمتی ماحدثت به أنفسها، مالم تعمل أوتتكلم"

"نبیﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی دل میں کی گئی باتوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک کہ وہ ان کا اظہار نہ کردیں یا ان کو عملی جامہ نہ پہنائیں"

اس حدیث سے اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ طلاق تحریر میں آنے سے واقع ہوجاتی ہے۔ حافظ ابن حجر رقم طراز ہیں "واستدل به علی أن من كتب الطلاق طلقت امرأته لأنه عزم بقلبه وعمل بكتابته وهو قول الجمهور" (فتح الباری: ۹/۳۹۴)

"اس بات سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جو طلاق لکھ دیتا ہے تو اس کی بیوی کو طلاق ہوجاتی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس نے دل سے اس کا ارادہ کیا، اور لکھ کر اس پر عمل کر دیا...... اور یہی جمہور کا قول ہے''

اسی طرح محض نکاح نامہ پر دستخط کرنے سے نکاح بھی دیۃً منعقد ہوسکتا ہے۔

☆ سوال: ایک عورت جس کے نکاح کو پچاس سے زائد برس ہو چکے ہیں، صرف ایک سال اپنے شوہر کے ساتھ رہائش رکھنے کے بعد سے خاوند کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے ذاتی گھر میں رہائش پذیر ہے۔ اس دوران میاں بیوی کا میل جول جاری رہا لیکن وہ عورت اپنے خاوند کے گھر رہنے پر آمادہ نہیں ہوئی۔ شادی کے پہلے سال حمل کے نتیجے میں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کی عمر بھی ۴۵، ۵۰ برس ہے۔ خاوند نے بعد ازاں دو نکاح کئے ہیں جن میں سے پہلی بیوی وفات پا چکی ہے۔

مذکورہ عورت نے بعد میں کوئی شادی نہ کی ہے اور وہ بقول اپنے خاوند کے انتظار میں بیٹھی ہے۔ اس دوران نان و نفقہ عورت خود پورا کرتی رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا عورت کے اس طرزِ عمل کا شریعت کی نظر میں جواز ہے یا عورت کو اللہ سے توبہ کرکے اپنے خاوند کو راضی کرنا چاہئے، کیا اس عورت کے بیٹے کا اس موقع پر خاموش رہنا بھی شریعت کی نظر میں درست ہے؟ (نذیر احمد ٹھیکیدار، بدوملہی)

جواب: ایسی صورت میں عورت کو بارگاہِ الٰہی میں معافی کی درخواست کرکے شوہر کو راضی کرنا از بس ضروری ہے اور عورت کے بیٹے کے لئے بھی ضروری ہے کہ صحیح سمت کی راہنمائی کرے، اس میں خیر وبرکت ہے۔ شریعت جوڑنے کو پسند کرتی ہے توڑنے کو نہیں: فرمایا ''أبغض الحلال إلی الله الطلاق''

☆ سوال: 'الف' نے 'ب' پر زنا کا الزام لگایا، مگر ثبوت میں کوئی شہادت پیش نہ کرسکا۔ پھر 'الف' نے 'ب' سے قرآن پاک پر حلف لیا کہ 'ب' زنا کا مرتکب نہیں ہوا، 'ب' نے حلف اٹھالیا، اس صورت میں 'الف'

(i) قذف کی سزا کا مستوجب ہے؟ اگر ہے تو اس حد کا نفاذ موجودہ حالات میں ممکن ہے؟

(ii) مسجد کا مستقل امام بن سکتا ہے؟

جواب: اس صورت میں حدِ قذف قائم نہیں ہوتی کیونکہ مقذوف (جس پر بہتان لگا) نے قرآن پر حلف کے ذریعہ اپنی صداقت کا اظہار کردیا ہے، الزام لگانے والے کو اس پر یقین کرلینا چاہئے۔ مقذوف جب معاف کردے تو حد ساقط ہوجاتی ہے اور حد کا قیام اس صورت میں ہوتا ہے جب مقذوف کی طرف سے مطالبہ ہو کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر اضواء البیان: ۶/۱۰۱)

(ii) ایسے شخص کو مستقل طور پر مسجد کا امام مقرر کرنا درست ہے، عدمِ جواز کی کوئی دلیل نہیں۔

☆ سوال: 'الف' کا 'ج' سے جھگڑا ہوگیا۔ پھر دونوں نے قرآن پاک پر صلح کرلی۔ بعد میں 'الف' نقض عہد کا مرتکب ہوا تو کیا 'الف' اس صورت میں کسی کفارے، سزا کا مستوجب ہے؟ اور کیا 'الف' مستقل امام بن سکتا ہے؟ ...... (عبدالقیوم، راولپنڈی)

جواب: اس صورت میں کفارۂ قسم ادا کرنا چاہئے جس کا ذکر ساتویں پارے کے شروع میں ہے۔ ایسے شخص کو مستقل امام مقرر کیا جاسکتا ہے، عدمِ جواز کی کوئی دلیل نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالات

ڈاکٹر محمد صالح طاہر☆

عدل وانصاف کے پیکر ...... حضورِ اکرم ﷺ

عدل کی تعریف ہمارے چند ممتاز اکابرین اس طرح فرماتے ہیں:

(۱) حضرت علی ہجویری و امام غزالی کی نظر میں عدل کا مفہوم یہ ہے کہ

''کسی چیز کو اس کے مناسب مقام پر رکھا جائے''

(۲) سید سلیمان ندوی اس کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ

''جو بات ہم کہیں یا جو کام کریں اس میں سچائی کی میزان کسی طرف جھکنے نہ پائے''

(۳) سید ابوالاعلیٰ مودودی کی نظر میں

''عدل کا تصور دو مستقل حقیقتوں سے مرکب ہے: ایک یہ کہ لوگوں کے درمیان حقوق میں توازن و تناسب قائم ہو، دوسرے یہ کہ ہر ایک کو اس کا حق بے لاگ طریقے سے دیا جائے......''

گویا عدل وانصاف کے معنی ہیں ہر ایک انسان اور ذی روح سے یکساں اور مناسب سلوک کرنا، تمام لوگوں کو ایک ہی نظر سے دیکھنا، امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی' اور شاہ گدا کی تمیز کو ختم کرنا۔ ایک اچھے منصف کے لئے یہ بات لازم ہے کہ وہ ان سب کو ایک ہی نظر سے دیکھے۔ اس طرح کے مثالی منصف کو نڈر و بیباک' بے لوث و بے غرض اور صادق و امین ہونا چاہیے تاکہ وہ ہر کسی کے ساتھ انصاف روا رکھ سکے اور لوگ اس کے سابقہ کردار کو اچھی طرح جانتے ہوں تاکہ سب کو اطمینان ہو کہ اُن کے ساتھ ہر حال میں انصاف ہی ہوگا۔

آیئے ذرا اس ہستی کے شب و روز کا مطالعہ کریں جسے حق تعالیٰ نے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔ تاریخ کی ورق گردانی سے یہ حقیقت ہم پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جب بھی آپؐ کے سامنے کوئی مقدمہ یا مسئلہ لایا گیا تو آپؐ نے بلا امتیازِ رنگ و نسل و مذہب ہر کسی کے ساتھ انصاف کیا۔ خواہ آپؐ سے انصاف کا طالب کوئی اپنا تھا یا غیر......!

اللہ وحدہٗ لا شریک اس بات پر شاہد ہے کہ اُس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہاں میں منصفِ اعلیٰ بنا کر بھیجا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام بہت جلد عام لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا۔ ورنہ آپؐ سے قبل دنیائے عرب جہالت و گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈبکیاں کھا رہی تھی۔ ہر طرف ظلم و ستم کا دور

☆ ڈپٹی سیکرٹری: گورنر ہاؤس، لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورہ تھا۔ حقیقی انصاف نام کی چیز دنیا سے ناپید تھی۔ حالانکہ عدل و انصاف کرنا سب سے مقدم اور اہم فریضہ ہے اس لیے کہ عدل و انصاف کے بغیر معاشرہ قائم نہیں رہ سکتا اور نہ انسانی حقوق کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ اس لئے آپؐ نے عدل و انصاف کو قائم کرنے کا حکم دیا۔ اس متاعِ بے بہا کو دنیا میں اس طرح متعارف کروایا کہ آپؐ کے فیصلوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کی مثالی زندگی کے چند روشن واقعات حسبِ ذیل ہیں جو آپؐ کی شخصیت کے اس پہلو کو اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہوں گے:

سرداران قریش: قریش اور عرب کے سرداروں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: ہم تمہارے پاس کیسے آ کر بیٹھیں' تمہاری مجلس میں ہر وقت غریب' مفلس اور نچلے طبقے کے لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹاؤ تو ہم آ کر بیٹھیں گے۔ مگر وہ نبی جو رنگ و نسل' خاک و خون کے بتوں کو توڑنے کے لئے آیا تھا، اُس نے ان سرداروں کی خاطر غریبوں کو دھتکارنے سے انکار کر دیا...... یہ واقعہ مفسر حافظ ابن کثیر نے سورۃ الانعام کی آیت ۵۲ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے جو اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ آپؐ کی نظر میں ذات پات کی کوئی تمیز اور ادنیٰ و اعلیٰ کی کوئی اہمیت نہ تھی۔

الصادق والامین: جبکہ ہر طرف عیاشی کا چرچا اور دھڑے بندی کا دور دورہ تھا، شراب' جوا' زنا اور جھوٹ جیسی برائیاں عام تھیں، اس دور میں بھی لوگ آپ کو 'الصادق والامین' کے نام سے پکارتے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے جو آپؐ کے منصف ہونے کی روشن دلیل ہے۔

واقعہ حجر اسود: حجر اسود کے واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ خانۂ کعبہ کی دیواریں سیلاب کی وجہ سے گر چکی تھیں۔ تمام قبائل نے اُسے دوبارہ تعمیر کرنے میں یکساں کردار ادا کیا تھا۔ لیکن جب حجر اسود کو اس کی جگہ پر نصب کرنے کا موقعہ آیا تو ہر قبیلے کی یہی خواہش تھی کہ یہ شرف انہیں ہی نصیب ہو۔ اب قریب تھا کہ تلواریں میانوں سے باہر آ جائیں، ہر طرف خون کی ندیاں بہنا شروع ہو جائیں۔ سمجھ دار لوگ اس معاملے کو نمٹانے کے لئے کعبہ میں جمع ہوئے اور طے پایا کہ کل جو شخص سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہو اُسے حَکَم (جج) مان لیا جائے اور وہ جو فیصلہ کرے، وہ سب کے لئے قابل قبول ہوگا۔ اس تجویز پر سب رضامند ہو گئے۔ دوسرے دن سب نے دیکھا کہ 'الامین' ﷺ کعبہ میں سب سے پہلے داخل ہو رہے ہیں۔ سب پکار اٹھے: هذا محمد ، هذا الأمين قد رضينا به

"لو، محمد ﷺ آ گئے، ان کے فیصلہ پر تو ہم سب ہی خوش ہیں"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر میں حجر اسود کو رکھا اور سب قبیلوں کے سرداروں کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع دیا کہ چادر کو کونوں سے پکڑ کر اوپر اُٹھائیں اور اس نیکی کے کام میں شریک ہوں۔ جب مقدس پتھر اپنی مخصوص جگہ کے برابر پہنچ گیا تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اُسے اُٹھا کر دیوار میں نصب کر دیا۔ اس سے سب مطمئن ہو گئے، کسی کو شکایت کا موقعہ نہ ملا اور جس نے سنا آپؐ کی تعریف کی کیونکہ اس طرح تمام قبیلوں کی نمائندگی ہو گئی۔ (سیرت ابن ہشام مترجم: جلد اوّل)

فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی قانون سے مستثنیٰ نہ تھیں: قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی، وہ ایک امیر گھرانے کی خاتون تھی۔ سردارانِ قریش نے حضرت اسامہؓ کو بارگاہِ رسالتؐ میں سفارش کے لئے بھیجا جنہیں آپؐ بہت زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ حضور ﷺ قبیلہ کی عزت کا خیال کرتے ہوئے یقیناً سزا میں تخفیف کر دیں گے۔ اس کے برعکس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کی بات سنی تو آپؐ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا، آپؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا:

"تم سے پہلی قومیں اسی لیے ہلاک ہو گئیں کہ جب اُن میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تھا تو اُسے چھوڑ دیتے تھے لیکن جب کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا" (صحیح بخاری و مسلم)

یہ ہے انصاف کا وہ عالی قدر نمونہ کہ اگر مجرم اپنی اولاد بھی ہو تو اسے معاف نہ کیا جائے!

ہجرت مدینہ کے موقع پر: جب کافروں کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے تو آپؐ اللہ کی اجازت سے مکہ کو خیر باد کہہ دیا، اس وقت بھی لوگوں کی امانتیں آپؐ کے پاس تھیں۔ مدینہ چھوڑتے ہوئے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اگلے دن یہ امانتیں ان کے مالکوں کو لوٹا کر تم بھی مدینے چلے آنا۔ (سیرت ابن ہشام جلد اوّل)

یہ امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ لوگوں کا اس بات پر یقین کامل تھا کہ آپؐ کے پاس جو بھی چیز رکھ دی جائے، وہ انہیں اسی طرح واپس مل جائے گی۔ یہ بھی آپؐ کی منصف مزاجی و امانت داری کی منہ بولتی دلیل ہے۔

جنگ بدر کے قیدی: حسن سلوک کے سلسلے میں سرکارِ دو عالمؐ کی مساوات پسندی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ نے اپنے اعزہ و اقارب کو بھی عام قیدیوں کی طرح رکھا اور ان کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ پسند نہ کیا۔

اسیرانِ بدر کی مدینہ منورہ میں پہلی رات تھی اور مسلمانوں نے انہیں خوب کس کر باندھ رکھا تھا۔ ان میں رحمتِ دو عالمؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے۔ وہ پروردۂ ناز و نعم انسان تھے۔ اس لئے ہاتھ پاؤں کی بندشیں انہیں بہت تکلیف دے رہی تھیں اور وہ درد سے کراہ رہے تھے۔ سرورِ دو عالم ﷺ سے ان کا کراہنا برداشت نہیں ہو رہا تھا' اس لئے آپؐ بھی جاگ رہے تھے اور مضطرب پھر رہے تھے۔ آپؐ کی یہ کیفیت دیکھ کر ایک صحابی نے عرض کی: "یارسول اللہ! مزاجِ عالی کیوں بے قرار ہے؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''عباس کی کراہوں نے بے تاب کر رکھا ہے۔''

وہ صحابی گئے اور چپکے سے حضرت عباس کی بندشیں ڈھیلی کر آئے۔ تھوڑی دیر بعد رحمتِ دوعالمؐ نے حیرت سے پوچھا: ''کیا بات ہے' اب عباس کی کراہوں کی آواز نہیں آ رہی ہے؟''

''یا رسول اللہ! میں نے ان کی بندشیں نرم کر دی ہیں'' ......صحابی نے بتایا۔

''پھر اس طرح کرو'' داعیٔ مساوات نے فرمایا ''کہ تمام قیدیوں کی بندشیں ڈھیلی کر دو۔'' یہ واقعہ بھی آپ کی منصف مزاجی کا شاہد ہے☆

جنگ حنین کے قیدی: جنگ حنین میں ۲۴ ہزار اونٹ' ۴۰ ہزار بکریاں' چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے تھے'' نبی رحمت نے فرمایا: میں اپنے اور بنوعبدالمطلب کے قیدیوں کو بلا کسی معاوضہ کے رہا کرتا ہوں۔ انصار و مہاجرین نے کہا: ہم بھی اپنے اپنے قیدیوں کو بلا کسی معاوضہ کے آزاد کرتے ہیں۔ اب بنی سلیمہ و بنی فزارہ رہ گئے، ان کے نزدیک یہ عجیب بات تھی کہ حملہ آور دشمن پر (جو خوش قسمتی سے زیر ہو گیا ہو) ایسا لطف و کرم کیا جائے، انہوں نے اپنے حصے کے قیدیوں کو آزاد نہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ ہر ایک قیدی کی قیمت چھ اونٹ قرار پائی۔ یہ قیمت نبی کریم ﷺ نے خود ادا کر دی اور اس طرح باقی قیدیوں کو بھی آزادی دلائی۔

یہ واقعہ جہاں آپؐ کی رحم دلی کی گواہی دیتا ہے، وہاں اس حقیقت کو بھی آشکارا کرتا ہے کہ حضورؐ کی منصف پسند طبیعت کو یہ ہرگز پسند نہ تھا کہ چند قیدی تو اپنے رشتہ داروں کی وجہ سے چھوٹ جائیں اور چند کو بدستور قیدی رکھا جائے چنانچہ آپؐ نے باقی ماندہ کی قیمت ادا کر کے انہیں رہائی دلا دی۔

قرآن سے گواہی: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دنیا میں انصاف کا حکم دے کر بھیجا ہے۔ حضورؐ کو یہود کے مقدمات میں انصاف کا حکم دے کر اس کی ترغیب اُمت کو دی ہے۔

''(اے رسول ﷺ) جب آپؐ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو عدل کے ساتھ فیصلہ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے'' (سورۃ مائدہ:۴۲)

اس کے علاوہ حضورؐ کی زبان سے قرآن میں کہلایا گیا ہے:

☆ ادارہ محدث کی طرف سے زیر نظر مضمون میں پیش کردہ واقعات کے حوالہ جات تلاش کئے گئے ہیں، باوجود کوشش بسیار کے اس واقعہ کا حوالہ میسر نہیں آ سکا لیکن اس سے ملتا جلتا واقعہ تفسیر ابن کثیر میں سورۃ انفال کی آیت ۷۰ کے تحت ان الفاظ میں موجود ہے کہ ایک حضرت عباس کو ایک انصاری صحابی نے گرفتار کر لیا، یہ بہت مالدار تھے۔ انہوں نے سو اوقیہ سونا اپنے فدیہ میں دیے۔ بعض انصاریوں نے سرکارِ نبوت ﷺ کی خدمت میں گذارش کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ عباس کو بغیر فدیہ لئے آزاد کر دیں لیکن مساواتِ محمدیؐ کے علم بردار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چونی بھی کم نہ لینا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کہو! مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل کروں" (سورۃ شوریٰ: ۱۵)

دنیا میں کوئی عادل ایسا نہیں ہوگا جس کے عدل کی گواہی خود خالق کائنات نے دی ہو۔

مسلمان اور یہودی کا مقدمہ: ایک منافق (جو بظاہر مسلمان تھا) اور یہودی کے درمیان کوئی تنازعہ تھا' دونوں حصولِ انصاف کی خاطر حضور اکرمؐ کے پاس چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے دلائل سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ منافق کو اس کا بہت رنج ہوا اور وہ یہودی کو لیکر حضرت عمر فاروقؓ کے پاس جا پہنچا اور اپنا تنازعہ بیان کیا۔ یہودی نے حضرت عمر فاروقؓ کو بتایا کہ اس سے قبل حضورِ اکرمؐ میرے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے کہا: میں ابھی فیصلہ کرتا ہوں، آپ اندر گئے اور اپنی تلوار لے آئے اور اُس منافق کا سر تن سے جدا کر دیا اور کہا "جسے حضورؐ کا فیصلہ منظور نہیں، اُس کے لئے عمرؓ کا یہی فیصلہ ہے" گویا رسالت کے تابناک ستارے عمر فاروقؓ کا یہ یقین ہی نہیں بلکہ ایمان بھی تھا کہ حضور ﷺ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتے خواہ اس کا مذہب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ [تفسیر ابن کثیر، سورۃ النساء، آیت ۶۵ کی تفسیر میں، روایت سنداً ضعیف ہے، ادارہ]

مسجد کی تعمیر: مسجدِ نبوی کی جگہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی' آپؐ نے اُس وقت تک اس کی بنیاد نہ رکھی جب تک اُس کی قیمت ادا نہ کر دی۔ اگر آپ چاہتے تو بلا قیمت واجازت مسجد تعمیر کر سکتے تھے۔ لیکن یہ پیکر عدل وانصاف کی شان کے خلاف تھا۔ (سیرت ابن ہشام: جلد اول)

یہودیوں سے معاہدات: مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان مدینہ میں ہونے والے معاہدے کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ "ہر طرح کے جھگڑوں کا فیصلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمائیں گے"

یہ بات بھی آپ کی اس صفت کو اور ٹھوس بناتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ کافروں کو بھی آپؐ پر پورا اعتماد تھا۔

جیش العسرۃ: غزوۂ تبوک میں بھوک سے تنگ آ کر چند سپاہیوں نے ریوڑ کی ایک بکری ذبح کر لی' حضورؐ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے پکی ہوئی ہانڈیاں اپنی کمان سے اُلٹ دیں، اسے حرام ٹھہرایا اور بکری کی قیمت ادا کی گئی۔

صلح حدیبیہ: صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی:

"قریش میں سے اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینے چلا جائے تو اسے واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان مدینے سے مکے آئے تو اُسے واپس نہیں کیا جائے گا"

اس شرط کے بعد ایک مظلوم صحابی ابو جندل کفار کے ظلم وستم سے تنگ آ کر مدینے آ گئے۔ جب اہل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ نے آ کر آپ کو صلح حدیبیہ کی شرائط کی طرف توجہ دلائی تو آپ نے ان سے انصاف کرتے ہوئے ابوجندل کو واپس کر دیا۔ (الرحیق المختوم: ص ۵۵۷)

بیویوں سے سلوک: یہ تو باہر کے معاملات تھے۔ آپ نے عدل و انصاف کے دامن کو اپنے خانگی معاملات میں بھی تھامے رکھا۔ آپ نے تقریباً ہر عمر کی عورتوں سے شادی کی اور اُن سے مساوی سلوک کرتے رہے اور اس طرزِ عمل کو آخری دم تک نبھاتے رہے۔ جب آخری وقت آپ حضرت عائشہ کے حجرہ میں تشریف لائے تو اس سے پیشتر آپ نے تمام اَزواجِ مطہرات سے اجازت حاصل کی تھی۔ (صحیح بخاری: باب مرض النبی ووفاتہ، ص ۹۱۶)

مالِ غنیمت کی تقسیم: مختلف جنگوں سے آپ کے پاس بے شمار مال و متاع آیا کرتا تھا لیکن آپ نے کبھی بھی یہ کوشش نہیں کی کہ میں مقرر شدہ حصہ سے زیادہ مال حاصل کرلوں۔ یہ بات بھی آپ کے انصاف کو اجاگر کرتی ہے۔

عقبہ بن عامر کے ہمراہ سفر: ایک مرتبہ آپ سفر میں تھے، حضرت عقبہ بن عامر آپ کے ہمراہ تھے لیکن اونٹ ایک ہی تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد آپ نے عقبہ سے فرمایا: ''اب تم بیٹھ جاؤ میں پیدل چلوں گا' حضرت عقبہؓ ہچکچائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو پیدل چلیں اور وہ خود اونٹ پر سوار ہوں۔ اس بات کو انہوں نے بے ادبی جانا' لیکن جب آپ نے اصرار فرمایا اور حکم دیا تو عقبہؓ نے حکم کی تعمیل کی۔

یہ اس عدل وانصاف کی اعلیٰ مثال ہے جو آقا و غلام' ادنیٰ واعلیٰ کی تفریق کو ختم کر دیتا ہے۔

صحابہؓ کے برابر کام کرنا: مسجدِ قبا کی تعمیر ہو یا خندق کی کھدائی، آپ نے دیگر صحابہ کرامؓ کے دوش بدوش اس میں حصہ لیا اور کسی بھی موقعہ پر دامن انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ایک دفعہ حضورِ اکرمؐ چند صحابہ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے، راستے میں کھانے پکانے کی ضرورت پڑی تو تمام صحابہؓ نے آپس میں کام بانٹ لیا۔ کسی نے کہا: میں یہ کروں گا، کسی نے کہا: میں وہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں آگ جلانے کے لئے لکڑیاں لاؤں گا۔ صحابہؓ نے کہا: آپ کے حصے کا کام بھی ہم کریں گے لیکن آپ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ صحابہؓ نے آگے بڑھ کر عرض کی: یارسول اللہ! اجازت ہو تو ہم یہ تسمہ گانٹھ دیں لیکن حضور ﷺ نے صحابہؓ کو اس کی اجازت نہ دی...... یہ ہے انصاف کہ ایک آقا اپنے غلام سے اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتا بلکہ ایک راہبر اپنے پیروؤں کے دوش بدوش مٹی کھودتا اور گارا لاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے درمیان عدل: والدین کا فرض ہے کہ اولاد کے درمیان مساوی سلوک کریں کیونکہ اسلام کی نگاہ میں دوسرے مذاہب کی طرح عدل میں چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں۔ آج اہل یورپ عدل و انصاف کے علمبردار بنے پھرتے ہیں لیکن آج بھی یورپ کے جن ممالک میں نوابی کا دور دورہ ہے، بڑے بیٹے کو جائداد میں زیادہ حصہ ملتا ہے۔ اسلام اس عدمِ توازن کو مٹاتا ہے۔ آج اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو لڑکی کو والدین کے ترکہ میں قانونی شریک ٹھہراتا ہے۔

''ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے اپنے ایک بیٹے کو غلام ہبہ کیا' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر چاہا کہ اس معاملہ پر آپ ﷺ کی گواہی بھی ہو جائے۔ آپؐ نے پوچھا: کیا دیگر بچوں کو بھی ایک ایک غلام دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں تو فرمایا: میں تو ظلم کا شاہد نہ بنوں گا، اسے واپس کردو'' (مسلم: کتاب الہبات)

دشمنوں کا اعتراف: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت کا اعتراف اعداء بھی کرتے تھے۔ ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ بعثت سے پیشتر بھی لوگ اپنے مقدمات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فیصلہ کے لئے لایا کرتے تھے۔ (شفاء: ص ۱۵)

بادشاہوں کو تبلیغ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمگیر تعلیمات کو عام کرنے کے لئے بادشاہوں کو تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا تھا چنانچہ شہنشاہِ روم جو پوری عیسائی دنیا کا حاکم تھا کو آپ ﷺ کا خط ملا تو اُس نے آپؐ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حکم دیا کہ حجاز کا کوئی شخص اگر یہاں موجود ہو تو اُسے دربار میں حاضر کیا جائے۔ خدا کی قدرت کہ ابوسفیان (جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے) جیسا اسلام کا دشمن تجارت کی غرض سے شام گیا ہوا تھا۔ ساتھیوں سمیت اُسے دربار بلایا گیا۔ قیصر روم اور ابوسفیان کے درمیان جو گفتگو ہوئی، اُس کے چند مکالمات یہ تھے: (صحیح بخاری: ص ۳،۴)

قیصر: تم نے اُسے (محمد ﷺ کو) کبھی جھوٹ بولتے سنا ہے؟

ابوسفیان: نہیں

قیصر: کیا یہ نبی کبھی وعدہ کرکے پھر بھی گیا ہے؟

ابوسفیان: اب تک تو ایسا نہیں ہوا۔ اب جو معاہدہ ہوا ہے، دیکھیں وہ اس کو پورا کرتا ہے یا نہیں؟

اس مکالمہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جو شخص وعدہ خلافی نہ کرے اور جھوٹ نہ بولے، وہ اپنے پرائے سے انصاف کرنے میں کیا کسر اٹھا رکھے گا۔

بدوی کو جواب: سرق ایک صحابی تھے، ان سے ان کی وجہ تسمیہ دریافت کی گئی تو کہنے لگے کہ ایک بدوی دو اونٹ لے کر آیا، میں نے خرید لئے۔ پھر میں (قیمت لانے کے بہانہ سے) اپنے گھر میں داخل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا اور عقب خانہ سے نکل گیا اور اونٹوں کو بیچ کر اپنی حاجت پوری کی۔

میں نے خیال کیا کہ بدوی چلا گیا ہوگا۔ میں واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کھڑا ہے۔ وہ مجھے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور واقعہ عرض کیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اونٹوں کو بیچ کر اپنی حاجت روائی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بدوی کو قیمت ادا کردو۔ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو سرق ہے۔ پھر بدوی سے فرمایا کہ تم اس کو بیچ کر اپنی قیمت وصول کرلو۔ چنانچہ لوگ اس سے میری قیمت پوچھنے لگے۔ وہ ان سے کہتا تھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہتے تھے کہ ہم خرید کر اسے آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر بدوی نے کہا کہ میں تمہاری نسبت ثواب کا زیادہ مستحق و خواہاں ہوں۔ اور مجھ سے کہا کہ جاؤ، میں نے تم کو آزاد کردیا۔ (صحیح بخاری)

اسید بن حضیر کا واقعہ: ایک انصاری صحابی اُسید بن حضیرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک روز وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ ان کا آپس میں مزاح تھا۔ وہ اس وقت انہیں ہنسا رہے تھے کہ نبی کریمؐ نے انہیں ایک چھڑی سے پیچھے ہٹایا۔ انہوں نے کہا: مجھے بدلہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: مجھ سے بدلہ لو۔ انہوں نے کہا: آپ کے (بدن) پر قمیص ہے اور مجھ پر قمیص نہ تھی تو نبی کریم ﷺ نے اپنی قمیص کچھ اٹھائی۔ انہوں نے حضور کو سینے سے لگا لیا اور آپ کا پہلو چومنے لگا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو یہی چاہتا تھا۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ اور ملاحظہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے لئے صف آرائی کر رہے تھے۔ حضرت سواد بن غزیہ انصاری صف سے آگے نکلے ہوئے تھے۔ آپؐ نے ایک تیر کی لکڑی سے ان کے پیٹ کو ٹھوکا دیا اور فرمایا۔ اِستوِ یا سواد "اے سواد! برابر ہو جاؤ" اس پر سواد نے حضورؐ سے قصاص طلب کیا۔ آپؐ نے فوراً اپنا شکم مبارک ننگا کردیا اور فرمایا "قصاص لے لو" (سیرت ابن ہشام)

سبحان اللہ! انصاف پسند ہو تو ایسا جو نہ صرف دوسروں کے بارے میں عدل کرے بلکہ خود بھی اس کے لئے ہر وقت تیار رہے۔

کھجوریں اُدھار لینا: ایک دفعہ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے کھجوریں اُدھار لیں۔ کچھ مدت کے بعد اس نے تقاضا کیا۔ حضورؐ نے ایک انصاری صحابی سے اس شخص کو کھجوریں دینے کے لئے فرمایا۔ کھجوریں دی گئیں تو اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کردیا کہ میری کھجوریں بہتر تھیں۔ انصاری صحابی نے کہا کہ تم حضورؐ کی کھجوریں لینے سے انکار کرتے ہو۔ وہ بولا: اگر رسول اللہ عدل نہ کریں گے تو اور کون عدل کرے گا؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے یہ جملے سنے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ بالکل سچ ہے!

فتح مکہ: جب مکہ فتح ہوا تو آپ کی راہ میں کانٹے بچھانے والے، آپؐ پر اوجھریاں ڈالنے والے، آپؐ کے قتل کی سازشیں کرنے والے سب سر جھکائے ہوئے کھڑے تھے...... آپؐ نے فرمایا:

"لوگو! تمہارا کیا خیال ہے؟ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟"

انہوں نے کہا: "اچھا...... آپ کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے بیٹے ہیں"

آپ نے فرمایا: لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ' اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

"آج تم پر کوئی سرزنش نہیں' جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

حالانکہ اگر آپؐ چاہتے تو ان ظالموں سے بدلہ لے سکتے تھے جن کی وجہ سے نہ صرف آپؐ بلکہ دوسرے صحابہؓ کو بھی بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن آپؐ نے بلاتفریق سب کو معاف کر دیا۔

مساواتِ محمدیؐ: "اہل عرب آزاد شدہ غلاموں کو بھی کمتر اور حقیر سمجھتے تھے۔ سرکارِ دو عالمؐ نے ان نظریات کو باطل کرنے کے لئے ایک طرف تو خطبے میں یہ اعلان فرما دیا کہ جاہلیت کا غرور اور اَنساب کی بنا پر برتری کے دعوے اللہ تعالیٰ نے باطل قرار دے دیئے ہیں، دوسری طرف اس مساوات کا عملی مظاہرہ یوں کیا کہ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت اُسامہؓ کو اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا' اور جب کعبہ میں داخل ہوئے تو حضرت اُسامہؓ اور حضرت بلالؓ کی معیت میں داخل ہوئے' حالانکہ وہاں ابوبکر و عمر' عثمان و علی رضی اللہ عنہم سبھی موجود تھے۔ مگر رحمتِ دو عالمؐ نے اپنی معیت کا اعزاز ایک غلام اور ایک غلام زادے کو بخشا' تاکہ اہل مکہ مساواتِ محمدیؐ کا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

اسلامی عدالت کے کھلے دروازے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"من ولى عن أمور الناس شيأ ثم أغلق بابهٗ دون المسلمين أوالمظلوم أوذى الحاجة أغلق الله دونهٗ أبواب رحمته عند حاجته وفقره أفقر ما يكون إليه"

"لوگوں کے کاموں میں سے کسی کام کا جو شخص ذمہ دار بنایا جائے اور پھر وہ اپنا دروازہ مسلمانوں یا مظلوم اور ضرورتمند انسانوں پر بند کرے تو اللہ بھی ایسے شخص پر اپنی رحمت کے دروازوں کو اس کی اس ضرورت اور محتاجی پر بند کر لیتا ہے جس میں وہ سب سے زیادہ مضطر ہوتا ہے" (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

بیت اللہ کی چابیاں: ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہؓ سے کہا کہ بیت اللہ کھول دو لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے عثمانؓ! دیکھنا ایک دن یہ چابی میرے پاس ہو گی۔ فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے عثمان بن طلحہ سے وہی چابی لی اور بیت اللہ کا دروازہ کھول کر خانۂ خدا کو بتوں سے پاک کیا۔ حضرت عباس نے حضور اکرم سے کہا کہ "یہ چابی بنو ہاشم کو دے دی جائے" لیکن حضور صلی اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے چابی پھر عثمان بن طلحہ کو لوٹا دی جو مدت سے بیت اللہ کا کلید بردار چلا آ رہا تھا۔ اگر آپ چاہتے تو یہ چابی اپنے خاندان والوں کو بھی عطا کر سکتے تھے لیکن آپؐ نے چابی اصل حقدار کو لوٹا دی۔

کنواں زم زم کا ڈول: آبِ زم زم کے کنویں کا ڈول آپؐ نے اس لئے خود نہ نکالا کہ کہیں قریش والے (ہاشمی) اس کو اپنا ہی حق نہ سمجھ لیں اور اس طرح دوسروں کی حق تلفی نہ ہو جائے۔

آخری خطبہ: اس تاریخی و بے مثال خطبہ میں جہاں آپؐ نے ذات پات، رنگ و نسل کے بتوں کو پاش پاش کیا، عورتوں اور غلاموں سے نیک سلوک کا حکم دیا۔ سود اور زمانہ جاہلیت کے تمام جھگڑوں کو ختم فرمایا، وہاں آپؐ کے الفاظ یہ بھی ہیں: ''اپنے آپ کو بے انصافی سے بچائے رکھو''

وصال سے چند روز قبل: دنیا میں آج تک ایسا کوئی عادل نہیں گزرا جو یہ بات وثوق سے کہہ سکے کہ اس نے کبھی کسی سے ناانصافی نہیں کی اور اس پر اپنے آپ کو محاسبہ کے لئے پیش کرے لیکن آفرین صد آفرین اس اُمی عادل ﷺ پر کہ جس نے راہِ عدم کو سدھارتے ہوئے بھی کہا تھا:

''اگر کسی شخص کا حق مجھ پر ہو تو بتادے''

ایک نے کہا کہ حضورؐ نے ایک مسکین کو مجھ سے تین درہم دلائے تھے، وہ نہیں ملے۔ یہ درہم آنحضرتؐ نے اسی وقت ادا کر دیئے۔

مندرجہ بالا تمام واقعات اس بات کا زندہ و پائندہ ثبوت ہیں کہ آپ نے ہر حال میں طالبانِ انصاف سے انصاف کیا۔ لیکن آج جب ہم اپنے اردگرد نظر دوڑا کر دیکھتے ہیں تو انسانیت تڑپتی اور سسکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آج منصف کی آنکھوں میں زر و جواہر کی خاک ڈال کر اندھا کر دیا جاتا ہے۔ اس کے ضمیر و قلم کو سفارش و رشوت کی زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ صحیح فیصلہ کرنے سے قاصر رہے۔ آج وہ دور آ گیا ہے کہ لوگوں کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں سالوں کوٹھڑیوں میں بند رکھا جاتا ہے۔ ماں کی کوکھ سے آزاد جنم لینے والے انسان کو حق کا ساتھ دینے کے جرم میں جور و جفا کی چکی میں پیسا جاتا ہے۔ حصولِ انصاف کا طریقہ بھی اس قدر فرسودہ اور ناکارہ ہے کہ انصاف کے طالبوں کو سالوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ ٹھوس شہادتیں موجود ہوتی ہیں۔ لیکن انصاف کے موجودہ ناخدا بندۂ ہوا و ہوس اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ کوئی آئے اور ان کی داڑھ گرم کرنے کا سامان پیدا کرے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو کوئی بتائے کہ بالکل سیدھے سادھے مقدمات کو نمٹانے کے لئے لوگوں کو سالوں عدالتوں کے چکر کیوں کاٹنے پڑتے ہیں۔

قابلِ ستائش تھا وہ دور جب لوگ ہر لحاظ سے محفوظ تھے، کسی کی جان و آبرو کو کوئی کھٹکا نہیں تھا۔ آج ہمارے معاشرے کو اس طرزِ انصاف کی ضرورت نہیں بلکہ اس عدل و انصاف کی ضرورت ہے جس کی طرح نبیِؐ عادل محمد صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر خلفائے راشدین وصحابہ کرام نے ڈالی تھی!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے افتتاحی سیشن میں ہونے والی صدارتی تقریر

جناب محمد رفیق تارڑ

امت مسلمہ کے مسائل اور لائحہ عمل

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے آج ہمیں یہاں ایک ایسے مقصد کی خاطر جمع کیا جس کا تعلق امت مسلمہ کے تشخص، اس کے اجتماعی مفادات، ملی نصب العین اور اس سے وابستہ سوا اَرب انسانوں کے حال اور مستقبل سے ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ آج کی مضطرب دنیا میں کچھ دردمند حضرات کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے اس عالمی مجلس کا اہتمام کیا اور عالم اسلام کے ہر گوشے سے اہل فکر ونظر اور اربابِ علم ودانش کو یکجا کیا۔ بلاشبہ وقت کا تقاضا ہے کہ امت مسلمہ کو درپیش مسائل پر غور کیا جائے اور ان اَسباب وعلل کا کھوج لگایا جائے جو اس کی موجودہ مشکلات کا سبب ہیں تاکہ اس تجزیہ کی روشنی میں ایک ایسا ضابطہ کار تیار ہوسکے جس پر عمل کرکے مسلمانوں کی دینی، اَخلاقی، روحانی، علمی، معاشی، سیاسی اور سماجی صورتِ حال کو بہتر بنایا جاسکے۔

مجھے توقع ہے کہ اہل علم وفضل کی اس کانفرنس میں نئے ہزاریے کے تناظر میں امتِ مسلمہ کے کردار کے حوالے سے گراں قدر اَفکار وخیالات سامنے آئیں گے اور اِصلاحِ احوال کے لئے ٹھوس تدابیر وضع کی جائیں گی۔ اپنے عروج وزوال کی طویل تاریخ پر نگاہ رکھتے ہوئے ہمیں موجودہ حالات کا معروضی تجزیہ کرنا ہوگا اور ماضی وحال کے اس جائزے کی روشنی میں مستقبل کی صورت گری کرنا ہوگی۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کس قوتِ محرکہ کے طفیل ہم عروج وکمال سے بہرہ مند ہوئے اور کن عوامل کے سبب شوکت وعظمت سے محروم ہوکر گوناگوں مسائل کی آماجگاہ بن گئے۔ ملتِ اسلامیہ کے وجود کو لاحق عارضے کی درست تشخیص کے بغیر، مسیحائی کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی۔ اور درست تشخص کے لئے ضروری ہے کہ ہم جذبات کی تندی وتیزی سے آزاد ہر نوع کی عصبیت سے پاک ہوکر اپنے مرضِ کہن کی تہہ تک پہنچیں اور پھر اس کی مؤثر چارہ گری کا اہتمام کریں۔

امتِ مسلمہ کے سیاسی مسائل

آج جب ہم عالم اسلام پر نگاہ ڈالتے اور مختلف شعبۂ ہائے حیات میں اپنی کارکردگی کا موازنہ مادّی طور پر ترقی یافتہ اور خوشحال دنیا سے کرتے ہیں تو ایک حوصلہ شکن تصویر سامنے آتی ہے۔ اس تصویر کا سب سے اذیت ناک پہلو یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ انہیں بدترین قسم کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفا کی اور بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی سات لاکھ فوج حق خود ارادیت کا مطالبہ کرنے والے عوام کو نشانہ ستم بنا رہی ہے۔ اب تک ستر ہزار سے زائد کشمیری قتل کیے جاچکے ہیں۔ نوجوانوں کی ایک پوری نسل ختم کردی گئی ہے۔ بستیاں قبرستانوں میں تبدیل ہورہی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی قراردادیں کاغذ کے ناکارہ پرزے قرار دی جارہی ہیں۔ ظلم کی سیاہ رات ہے کہ ڈھلنے میں نہیں آ رہی اور اکیسویں صدی کا سورج بے بسی سے انسانیت سوز مظالم کا یہ دلدوز منظر دیکھ رہا ہے۔ فلسطین کے عوام آزاد فلسطینی ریاست کے مبنی برحق مطالبے کے لئے آواز بلند کر رہے ہیں اور انبیاء کی سرزمین کے کوچہ و بازار نوجوانوں کے لہو سے رنگین ہو رہے ہیں۔ اسرائیل، انسانی تاریخ کے شرمناک مظالم کا ارتکاب کر رہا ہے اور نہتے فلسطینیوں کی بستیوں پر آتش و آہن کی بارش ہو رہی ہے۔ کوسوو کے مسلمانوں کی حالتِ زار اور بوسنیا کے عوام پر ٹوٹنے والی قیامت کے زخم بھرنے میں نہیں آ رہے۔ افغانستان اپنی آزادی و خود مختاری کا تاریخ ساز معرکہ لڑنے اور سرخرو ہونے کے باوجود ابھی تک استحکام اور ترقی و خوشحالی کی نوید جانفزا سے محروم ہے۔ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کے سلسلے میں امتیازی رویے نے اس عالمی ادارے کے ساتھ وابستہ توقعات مجروح کی ہیں۔ مہذب دنیا خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہی ہے کہ مشرقی تیمور کے بارے میں اقوامِ متحدہ کی قرارداد کو فوری طور پر عملی جامہ پہنا دیا جاتا ہے لیکن فلسطین اور کشمیر کے بارے میں اسی ادارے کی قراردادیں نصف صدی سے معرضِ التوا میں پڑی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی اس امتیازی روش سے عالمی ضمیر کے اندر بھی کوئی خلش پیدا نہیں ہورہی اور صورتِ حال کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ان مسائل اور مصائب کے بارے میں امتِ مسلمہ بھی پوری طرح ہم آواز اور ہم قدم نہیں۔

ٹیکنالوجی اور جدید تصورات کے بروئے کار لانے کی ضرورت

جب ہم دنیا کے موجودہ معاشی، سیاسی، سماجی، ثقافتی اور تہذیبی منظرنامہ پر نظر ڈالتے اور پھر پیچھے مڑ کر اپنے ماضی کی تاریخ میں جھانکتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اُسلوبِ حیات میں غیر معمولی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ ایسے تغیرات مسلسل رونما ہو رہے ہیں جن کا قبل ازیں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ابلاغِ عامہ اور ترسیل معلومات کے ایسے ایسے ذرائع اور وسائل ایجاد ہو رہے ہیں جن سے ہماری گذشتہ نسلوں کو سابقہ پیش نہیں آیا۔ اس اِبلاغی انقلاب اور اِطلاعاتی پھیلاؤ کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج رُوئے زمین کا کوئی بھی خطہ تہذیب و ثقافت، عقائد و نظریات اور اَخلاق و اَقدار کو ان ہمہ گیر تبدیلیوں کے اثرات سے بچا کر نہیں رکھ سکتا۔ مغرب کی اس منہ زور یلغار کے سامنے بند باندھنے کی کوئی حکمتِ عملی اس وقت تک کامیاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتی جب تک ہم خود اسی تکنیکی مہارت سے آراستہ ہو کر اپنی تہذیب وثقافت کے توانا پہلوؤں کو دنیا کے سامنے نہیں لاتے۔ محض وعظ وتلقین یا غیر حقیقت پسندانہ دفاعی حربوں کے ذریعے اس یلغار کو روکنا ممکن نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن وسنت کی تعلیمات، اسلام کے انسانیت نواز پیغام اور اپنی روشن تہذیبی اقدار کو پوری قوت اور خود اعتمادی کے ساتھ دنیا پر آشکارا کریں۔ یہ عصر جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ اُسلوبِ تبلیغ ہے جس کے لئے ہمارے اہل علم و دانش اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین کو زبردست محنت کرنا ہوگی۔

تہذیبوں کی کشمکش محض ایک مناظرہ نہیں ہوتی جس میں دلیل اور جوابی دلیل کی قوت ہی کو کافی سمجھ لیا جائے۔ تہذیبوں کا عروج وزوال ایک ہمہ گیر سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی سرگرمی سے عبارت عمل ہے جو برس ہا برس کے بعد تشکیل پاتا ہے۔ آج مغربی تہذیب کے پھیلاؤ اور قوتِ تسخیر کا بنیادی سبب دراصل جدید علوم اور سائنس پر اس کی گرفت ہے جس نے اسے سیاسی اور اقتصادی طور پر مستحکم بنا دیا ہے اور یہی وہ پہلو ہے جو پوری ملتِ اسلامیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

یہ عظیم کانفرنس عظیم شہر لاہور میں منعقد ہو رہی ہے جس میں بیسویں صدی کے عظیم مسلم مفکر حضرت علامہ محمد اقبالؒ آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مرقد پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ حکیم الامت فرماتے ہیں

تابش از خورشید عالم تاب گیر — برقِ طاق افروز از سیلاب گیر
ثابت و سیارۂ گردوں وطن — آں خداوندانِ اقوامِ کہن
ایں ہمہ اے خواجہ! آغوشِ خواند — پیش خیز و حلقہ درگوش تواند
جستجو را محکم از تدبیر کن — انفس و آفاق را تسخیر کن

”اے مردِ مسلمان! دنیا کو روشن کرنے والے سورج سے حرارت اور چمک دمک لے لے۔ پانی کے سیل رواں سے اپنے گھروں کو روشن کرنے والی بجلی پیدا کر۔ آسمان پر بسنے والے ساکن اور متحرک اَجرام فلکی، جنہیں زمانہ قدیم کی قومیں اپنا معبود خیال کرتی تھیں، تمہاری کنیزیں اور تمہارے حلقہ بگوش غلام ہیں۔ تو تلاش وجستجو کا عمل جاری رکھ، اسے اپنی تدابیر سے مضبوط اور نتیجہ خیز بنا اور اس ارض وسما کو تسخیر کر“

جدید علم وسائنس امتِ مسلمہ کی کاوشوں کا ہی ثمرہ ہے!

سائنس، ٹیکنالوجی، عصر حاضر کے علوم وفنون اور علم وحکمت کے مختلف شعبوں پر عبور مسلمانوں کا خاصہ رہا۔ قرآنی تعلیمات میں کائنات کے سربستہ رازوں کی تحقیق وجستجو کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسلام کی نظریاتی اَقدار اور سائنسی ارتقا کے درمیان کبھی تصادم و پیکار کی فضا پیدا نہیں ہوئی بلکہ جدید سائنسی علوم پر دسترس اسلام کی متحرک اور روشن خیال فکر کا حصہ رہی۔ ساتویں سے چودھویں صدی عیسوی تک ہم اسلام کے اس پہلو کو معراجِ کمال پر دیکھتے ہیں۔ یہی وہ دور ہے جب کیمیا، طبیعات، علم الہندسہ، فلکیات، طب، فلسفہ اور تاریخ کے شعبوں میں جابر بن حیان، الکندی، الخوارزمی، الرازی، ابن الہیثم، البیرونی، الغزالی، ابن رشد اور ابن خلدون جیسے عالی قدر مفکرین، سائنس دان اور اہل حکمت و دانش دکھائی دیتے ہیں۔ اسلام کی فکر انگیز تعلیمات سے آراستہ ان شخصیات نے اپنی تحقیقات اور افکار کے ذریعے کائنات کے اَسرار و رموز کے مطالعہ وتحقیق کا ذوق وشوق پیدا کیا۔فروغِ علم کے اس زرّیں عہد میں علم و حکمت کا جو عظیم خزانہ سامنے آیا، اس کی مثال یونان سمیت کسی خطہ اَرضی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔فکر تازہ کی اسی لہر نے یورپ سمیت دنیا کے کئی خطوں کی نسل نو کو علم وفن کی نئی بلندیاں سر کرنے کا سلیقہ عطا کیا۔ افسوس کہ علم وحکمت کا یہ کارواں تاریخ کے ریگزاروں میں کھو گیا اور سلطنتِ علم کی فرمانروائی چھنتے ہی ہمہ پہلو زوال ہمارا مقدر ہوگیا۔علامہ اقبالؒ نے اسی المیے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ اک عارضی شے تھی نہیں دنیا کے آئین مُسلّم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی جو دیکھیں انکو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

سلطنتِ علم کی فرمانروائی سے محرومی، سیاسی زوال کا پیش خیمہ بنی۔ سیاسی زوال نے تہذیبی جاہ وجلال کی چکا چوند ماند کردی۔ان سارے عوامل نے یکجا ہو کر مسلمان خطوں کو معاشی پسماندگی کی تاریکیوں میں دھکیل دیا اور معاشی پسماندگی کے سبب مسلمانوں کے کم وبیش سارے علمی مراکز سامراج کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے۔

اُمہ میں بیداری اور زندگی کی لہر

بیسویں صدی کے نصفِ اوّل میں سیاسی بیداری کی لہر اٹھی اور بہت سے اسلامی ممالک نے سامراج سے آزادی حاصل کرلی۔اس سے بجا طور پر یہ توقع کی جانے لگی کہ آزاد اسلامی ممالک میں ایک بار پھر اسلام کے حقیقی تصور کی کارفرمائی ہوگی۔ دانش کدے پھر سے آباد ہوں گے۔علم وحکمت کے سرچشمے پھر سے پھوٹ پڑیں گے اور تحقیق وجستجو کی دشت ویراں پھر سے ہری ہوجائے گی، لیکن یہ خواب پوری طرح شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکا۔بلاشبہ بعض اسلامی ممالک نے اس میدان میں قابل ذکر پیش رفت کی۔ صنعت وحرفت اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے بعض شعبوں میں قابل قدر ترقی کی مثالیں بھی سامنے آئیں۔ خود پاکستان نے بے سروسامانی اور شدید دباؤ کے باوجود اپنے دفاعی ایٹمی پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عالم اسلام کی پہلی ایٹمی قوت کے طور پر سامنے آیا۔ بعض برادر اسلامی ممالک نے تیز رفتار صنعتی اور معاشی ترقی کی اچھی مثالیں قائم کیں۔ لیکن ان مثبت اور حوصلہ افزا پہلوؤں کے باوجود، عالم اسلام اجتماعی طور پر سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں مغربی اقوام کے ہم قدم نہیں ہوسکا۔

علم وتحقیق سے بے اعتنائی کا نوحہ

آج انڈونیشیا سے مراکش تک پھیلے ہوئے اسلامی ممالک کی آبادی دنیا کی مجموعی آبادی کے بیس فیصد کے لگ بھگ ہے لیکن اس آبادی کا تقریباً چالیس فیصد حصہ ناخواندہ ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ۵۶ اسلامی ممالک کی مجموعی افرادی قوت صرف ۸۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے جو اس شعبے میں مصروف کار عالمی آبادی کا صرف تقریباً چار فیصد ہے۔ تحقیق اور ترقی یعنی ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے میدان میں ان اسلامی ممالک کا حصہ عالمی افرادی قوت کے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ ساری اسلامی دنیا میں یونیورسٹیوں کی تعداد تقریباً ۳۵۰ ہے جن میں مجموعی طور پر سالانہ صرف ایک ہزار PHDs فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ ان ممالک میں یونیورسٹی کی سطح پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی تعداد صرف ۲۰ فیصد ہے اور یہ وہ ممالک ہیں جن کی افرادی قوت سوا ارب انسانوں کے لگ بھگ ہے۔ جن کی آزاد مملکتیں تقریباً تین کروڑ مربع کلومیٹر پر محیط ہیں۔ جو تیل کے مجموعی ذخائر کے تین چوتھائی حصے کے مالک ہیں۔ جن کے پاس لامحدود معدنی دولت ہے۔ جو بے پناہ زرعی استعداد کے حامل ہیں اور جہاں کے لوگ جفاکش، ہمت شعار اور بے مثال ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔

کیا یہ لمحہ فکریہ نہیں کہ ان تمام اسلامی ممالک کی سالانہ مجموعی قومی پیداوار صرف بارہ ہزار بلین ڈالر ہے۔ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے کہیں چھوٹے ممالک فرانس، جرمنی اور جاپان کی مجموعی قومی پیداوار بالترتیب ۱۵ ہزار بلین، ۲۴ ہزار بلین اور ۵۵ ہزار بلین امریکی ڈالر ہے۔ یعنی مجموعی طور پر صرف ان تین ممالک کی مجموعی قومی پیداوار ۹۴ ہزار بلین ڈالر بنتی ہے۔ دنیا کی مجموعی برآمدات میں ہمارا حصہ ساڑھے سات فیصد اور مجموعی عالمی معیشت میں ہمارا حصہ پانچ فیصد سے بھی کم ہے۔ ہم پر تقریباً سات سو بلین ڈالر کا قرضہ ہے جو دنیا کے مجموعی قرضوں کا ۲۶ فیصد ہے۔

ایک اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے ذہین اور اعلیٰ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے مالک نوجوان حالاتِ کار کی ناموزونیت اور محدود اِمکانات کے باعث ترکِ وطن کرجاتے ہیں۔ پاکستان، مصر، ایران، شام، بنگلہ دیش، ترکی، الجزائر، لبنان اور اُردن اسی سنگین مسئلے سے دوچار ہیں۔ صرف پاکستان سے میڈیکل کے شعبے سے وابستہ ۶۰ فیصد گریجویٹس وطن چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہم نے اس پر توجہ نہ دی تو حالات کی سنگینی میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور آنے والا منظر زیادہ دلکش نہیں ہوگا۔

امت کو درپیش چیلنجز

اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہم علم وحکمت کے تمام شعبوں بالخصوص سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ وارتقا کے لئے ہنگامی کوششیں کریں اور اس مقصد کے لئے پورا عالم اسلام ایک بھرپور تحریک کا آغاز کرے۔ ہمیں یہ حقیقت ذہن میں رکھنی چاہئے کہ سیاسی آزادی وخود مختاری کے لئے اقتصادی استحکام بنیادی شرط ہے اور اقتصادی استحکام کے لئے لازمی ہے کہ ہم صنعت وحرفت، سائنس اور ٹیکنالوجی میں دنیا کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے کا عزم کریں۔ اپنے وسائل مجتمع کرکے ایسے ادارے قائم کریں جو جدید ترین سہولتوں سے آراستہ اور امتِ مسلمہ کی نوجوان افرادی قوت کے لئے کافی ہوں۔

اپنے مسائل کا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں اس پہلو کا پوری شرح وبسط کے ساتھ جائزہ لینا چاہئے کہ امتِ مسلمہ کے درمیان اتحاد واتفاق اور اخوت ویگانگت کی وہ مثالی فضا کیوں قائم نہیں ہوسکی جو توحید ورسالتؐ پر ایمان رکھنے کا منطقی تقاضا ہے۔

یہ پہلو قابل غور ہے کہ فکری، نظریاتی اور تہذیبی ہم آہنگی کے باوجود ہم سیاسی اور اقتصادی تعاون کے بے پناہ اِمکانات کو عملی جامہ پہنانے سے کیوں قاصر ہیں؟ امت کے اجتماعی وسائل، اُمت کو درپیش مسائل کا مداوا کیوں نہیں کر پا رہے؟ کیا یہ امر قابل افسوس نہیں کہ اسلامی ممالک کی مجموعی تجارت کا صرف دس فیصد حصہ باہمی تجارت پر مشتمل ہے؟

کیا ہمارا سرمایہ، ہماری توانائیاں اور ہماری صلاحیتیں پوری طرح امتِ مسلمہ کی فلاح و بہبود اور ترقی وخوشحالی کے کام آرہی ہیں؟ صورتِ حال کی سنگینی اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب یہ تلخ حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض اسلامی ممالک کے درمیان کشیدگی اور تنازعات کی فضا موجود ہے۔ اس کانفرنس کے زعما کو چاہئے کہ وہ عالم اسلام کے مابین مضبوط فکری وروحانی رشتوں کی استواری کے ساتھ ساتھ مادّی ترقی وخوشحالی اور سیاسی واقتصادی تعاون کے لئے راہنمائی کریں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہر لحہ ہمارے پیش نظر رہنا چاہئے کہ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

یہ امر محتاجِ وضاحت نہیں کہ آج جو قومیں اپنی جغرافیائی حدوں سے نکل کر دوسرے ممالک کے سیاسی، نظریاتی اور تہذیبی تشخص پر اثر انداز ہورہی ہیں، ان کا سب سے مؤثر ہتھیار 'اکانومی' ہے۔ بدقسمتی سے دنیا کا اقتصادی نظام ایسے استحصالی تصورات پر مبنی ہے جو اسلامی تعلیمات سے کسی طور پر ہم آہنگ

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ایک جامع اور ہمہ پہلو اسلامی نظامِ معیشت کی تشکیل اور عمل پذیری نہایت ضروری ہے جو سود کی لعنت سے پاک اور جدید دور کے اقتصادی تقاضوں کے مطابق ہو۔اسلامی ترقیاتی بنک کی خدمات قابل قدر ہیں لیکن اسلامی ممالک کو عالمی مالیاتی اداروں کی استحصالی گرفت سے نکالنے کے لئے مزید مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ ہمارے معاشی ماہرین کے لئے بہت بڑا چیلنج ہے اور اس چیلنج کا جواب لانے میں جتنی تاخیر ہوگی، اسی قدر ہماری اُلجھنیں بڑھتی چلی جائیں گی۔

یورپ مشترکہ مالی مفادات کے لئے ایک کرنسی کا نظام رائج کرچکا ہے۔ہمیں ایک اسلامی اقتصادی نظام تک پہنچنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا چاہئے۔

معزز حاضرین! امت کو درپیش مسائل کا احاطہ کرتے ہوئے ہمیں یہ نکتہ فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہماری دنیوی اور اُخروی فلاح کا حقیقی راز قرآن وسنت کی تعلیمات کو انفرادی واجتماعی زندگی کا حصہ بنانے میں ہے۔ اسلام عقائد وعبادات کی حدوں سے آگے نکل کر حیاتِ انسانی کے تمام تر پہلوؤں کا اِحاطہ کرتا اور ایک مربوط نظام فکر وعمل کی واضح بنیادیں فراہم کرتا ہے۔علماءِ کرام اور صاحبانِ فکر و دانش کو اسلامی نظام سیاست وحکومت کے واضح خدوخال کا ایسا قابل عمل نقشہ مرتب کرنا چاہئے جو قرآن وسنت کے راہنما اصولوں سے مکمل مطابقت رکھتا ہو اور جو عہدِ حاضر کی فکر کو بھی اپیل کرے۔

اسلام دانش و تدبر اور حکمت وفراست کا درس دیتا ہے۔ہمیں دنیا کو یہ باور کرانا چاہئے کہ اسلام امن، سلامتی، دوستی، مفاہمت اور بھائی چارے پر یقین رکھنے والا مذہب ہے جو انسانی حقوق کی پاسداری کو دینی اقدار کا جزو خیال کرتا ہے۔اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل پانچ بنیادی حقوق یعنی حق الاحیا (Right of Life)، حق الحریہ (Right of Liberty) حق التملک (Right of Property) حق العلم (Right of Knowledge) اور حق الکرامہ یعنی (Right of Personal Dignity) کا آفاقی منشور دیا۔اسلام نے خواتین کو بلند معاشرتی مقام دیا اور ان کے حقوق کی مستحکم ضمانت فراہم کی۔ بیواؤں، یتیموں، حاجت مندوں، بے کسوں اور مصائب میں مبتلا انسانوں کے حقوق ہمارے نظامِ اخلاق کے اہم اجزا ہیں۔مسلم معاشروں میں اقلیتوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت اور ان کے حقوق کی پاسداری مذہبی فریضے کی حیثیت رکھتی ہے۔بدقسمتی سے اسلام کے ان زرّیں اصولوں کے بارے میں مغرب کی بے خبری کی وجہ سے عمومی طور پر ایک منفی تاثر پایا جاتا ہے۔ہمیں اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے ٹھوس تدابیر کرنی چاہئیں تاکہ مسلم معاشروں کی حقیقی تصویر نمایاں ہوسکے۔

میں اس ضمن میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں جارحانہ، متحارب اور متصادم رویہ اختیار کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے فکری متانت، ذہنی بلوغت، علمی ثقاہت اور مومنانہ فراست کے ساتھ اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہئے۔مبنی برحق موقف کی قوت اس کا جارحانہ پن نہیں، اس کی روح خیر اور اس کا جوہر صداقت ہے۔ ہمیں دوسروں سے اُلجھنے کے بجائے خود اعتمادی کے ساتھ اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے دلوں میں ایمان و یقین کی اس قوت کو بھی بیدار رکھنا ہوگا جو ہر عہد میں مسلمانوں کا اعزاز و امتیاز ہی ہے۔اپنے سینے میں توحید کی امانت رکھنے والا کوئی شخص کسی بھی مادّی قوت کے جاہ و جلال سے مرعوب نہیں ہوسکتا۔ایمان و یقین کی یہ قوت کمزور پڑنے لگے تو خوف، بے یقینی اور احساسِ کمتری جیسے مہلک امراض 'خودی' کے بیش بہا جوہر کو ختم کرڈالتے ہیں۔اللہ کے بجائے غیر اللہ سے امیدیں وابستہ کرنے اور اس سے خوف کھانے والے لوگ ذلت و رسوائی کی پستیوں میں لڑھکتے چلے جاتے ہیں۔وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنی قوتِ ایمانی کو پوری طرح بیدار و متحرک کریں کیونکہ یہی اہل ایماں کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔

میں عالم اسلام کے اہل علم و دانش کی اس کانفرنس کے لئے دعاگو ہوں کہ وہ اکیسویں صدی میں مسلمانوں کی ہمہ پہلو نشاۃِ ثانیہ کے لئے جامع تجاویز مرتب کرنے اور انہیں عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو۔میری تجویز ہے کہ یہ کانفرنس ایسی کمیٹیاں تشکیل دے جو اس کانفرنس کے بعد بھی اپنے اپنے متعلقہ شعبوں میں تحقیقی کام کرتی رہیں اور اس طرح اس علمی اجتماع کو ایک تسلسل حاصل ہوجائے۔

مادّی، سیاسی اور اقتصادی طور پر شکستہ حال قومیں پھر سے فتح مند ہوسکتی اور اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرسکتی ہیں لیکن ذہنی، فکری اور روحانی اعتبار سے شکست کھا جانے والی اقوام دولتِ خودی سے محروم ہوکر تاریخ کے ظلمت کدوں میں کھو جاتی ہیں۔میں اس نمائندہ اجتماع کے ذریعے اس حقیقت کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں کہ مسائل کی سنگینی، مصائب کے ہجوم اور مشکلات کی کثرت کے باوجود فرزندانِ اسلام کا مستقبل روشن اور تابناک ہے۔ہمارے دل توحید کی دولت سے مالا مال اور ہماری روح حب رسول ﷺ کی لذتوں سے سرشار ہے۔ہم امن کے پیامبر اور سلامتی کے سفیر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے نظریے کی حفاظت کے لئے نقد جاں پیش کرنے کا ہنر بھی جانتے ہیں۔ہم لامحدود قدرتی وسائل اور انتہائی ذہین، ہمت، شعار اور جفاکش افرادی قوت کے حامل ہیں۔علم و فن سے محبت ہماری فطرت میں شامل ہے۔ان شاء اللہ یہ ناسازگار موسم جلد ختم ہوجائیں گے اور ہمارے بال و پر ایک بار پھر اسی قوتِ پرواز سے آشنا ہوں گے جس نے صحرائے عرب کے حدی خوانوں کو دنیا کا راہنما بنا دیا تھا۔ہمارے دلوں میں آرزو کے چراغ ہمیشہ روشن رہیں گے اور ان شاء اللہ وہ دن جلد آئے گا جب

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش اور ظلمت رات کی سیماب پا ہوجائے گی!

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، آمین! ﴿ وما علينا الا البلاغ ﴾

☆ پاکستان پائندہ باد ☆

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثرات ومشاہدات محمد عطاء اللہ صدیقی

بین الاقوامی اِسلامی کانفرنس ...... مختصر روداد

بہت طویل عرصہ کے بعد عالم اسلام کے نامور دانشوروں کا ایک زبردست اجتماع شہر لاہور میں منعقد ہوا۔ لاہور جسے چوتھی اسلامی سربراہی کانفرنس (۱۹۷۴ء) کی میزبانی کا شرف حاصل ہے، انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس (۲۰۰۰ء) کے مندوبین کی میزبانی کا اعزاز بھی اسے میسر آیا۔ اسلامی سربراہی کانفرنس اگر اسلامی ریاستوں کے سربراہوں کی کہکشاں کا منظر پیش کر رہی تھی تو انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس عالم اسلام کے منتخب حکمت و دانش کے روشن ستاروں کی شرکت پر بجا طور پر ناز کرسکتی ہے۔ اس کانفرنس کا انعقاد ملت ِاسلامیہ کے اتحاد کے عظیم علمبردار حکیم الامت علامہ اقبالؒ کے نام پر قائم ہونے والے عظیم تہذیبی و ثقافتی مرکز 'ایوانِ اقبال' میں مؤرخہ ۳ تا ۵ نومبر ۲۰۰۰ء کو کیا گیا۔

یہ عظیم کانفرنس مجلس التحقیق الاسلامی کے شعبۂ رابطہ 'فلاح فاؤنڈیشن' کے زیر اہتمام منعقد کی گئی۔ فلاح فاؤنڈیشن کے سرپرست صدرِ پاکستان، وائس چیئرمین جسٹس (ریٹائرڈ) خلیل الرحمن خان اور مینیجنگ ڈائریکٹر حافظ عبدالرحمن مدنی (مدیر اعلیٰ ماہنامہ محدث) ہیں۔ تین روز تک جاری رہنے والی اس کانفرنس کے روزانہ دو سیشن ہوتے رہے، ہر سیشن کا دورانیہ تقریباً پانچ گھنٹوں پر محیط تھا۔ انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس کا مرکزی موضوع 'نئے ہزاریے میں اُمت ِمسلمہ کو درپیش چیلنج' تھا۔ بیس اسلامی ملکوں کے نامور دانشوروں کے علاوہ پاکستان سے بھی کثیر تعداد میں منتخب نابغہ روزگار شخصیات نے مختلف موضوعات پر مقالات پیش کئے۔ تین دنوں میں تقریباً تین درجن دانشوروں نے انگریزی، عربی اور اُردو زبان میں علمی و فکری موضوعات پر اظہارِ خیال کیا۔ ان مقررین کے فکر انگیز مقالات کو سننا اہل ذوق کے لئے حد درجہ روحانی مسرت کا باعث تھا۔

ان تمام خطبات کی وڈیو کیسٹس تیار کرلی گئی ہیں اور پروگرام یہ ہے کہ ان کو عربی، انگریزی اور اردو زبان میں کتابی شکل میں شائع کیا جائے، اسکے ساتھ مجلس التحقیق الاسلامی کے آرگن ماہنامہ محدث میں اس کانفرنس کے منتخب مقالہ جات، انگریزی اور عربی سے ترجمہ کرا کے شائع کئے جاتے رہیں گے۔ اردو کے ساتھ ساتھ دیگر زبانوں میں پڑھے جانے والے مقالہ جات کے ترجمہ وتدوین کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ اگر عالم اسلام کے فاضل علماء وحکماء کے خیالات زیورِ طبع سے آراستہ ہوجاتے ہیں تو راقم الحروف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیال میں یہ کانفرنس نہ صرف اتحادِ ملتِ اسلامیہ کے نصب العین کو آگے بڑھانے کے لئے ایک عظیم دستاویز کا کام دے گی، بلکہ عالم اسلام کی فکری قیادت کے لئے مینارۂ نور بھی بنے گی۔ ان شاء اللہ

راقم الحروف کو مختلف کانفرنسوں اور سیمینارز میں شریک ہونے کا بارہا موقع ملا ہے۔ آج کل این جی اوز نے سیمینار منعقد کرنے کا ایک مخصوص کلچر بھی پروان چڑھایا ہے۔ مگر ان کا سارا زورِ خطابت پاکستان جیسے اسلامی ممالک میں مغربی تہذیبی اقدار کو فروغ دینا اور مغربی ثقافتی استعماریت کے تسلسل کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ این جی اوز 'انسان دوستی' کا پرچار تو بہت کرتی ہیں، مگر ان کے کسی سیمینار میں اُمتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور ملتِ اسلامیہ کے اتحاد جیسے موضوعات کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ اس کے برعکس انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس میں شریک ہونے والے ہر فرد کا احساس تھا کہ مسلمان ملتِ واحدہ ہیں، ان کے مسائل مشترکہ ہیں، ان کی تاریخ، کلچر اور اَقدار کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ مسلسل تین روز تک اِسلامی اُخوت، بھائی چارے اور اتحاد کے روح پرور مناظر نگاہوں میں گھومتے رہے اور قلب کی گہرائیوں میں اُتر اُتر کر عجیب سرشاری کی کیفیات پیدا کرتے رہے۔

مختلف اسلامی ممالک سے آنے والے مہمانوں کے لباس مختلف تھے، ان کی زبان بھی ایک نہیں تھی، رنگ ونسل کا فرق بھی اپنی جگہ تھا مگر یہ سب باتیں ان کے لئے قطعاً اہم نہیں تھیں، وہ ایک دوسرے پر مسلسل خلوص ومحبت نچھاور کررہے تھے، ان کے قلوب کی دھڑکن ایک تھی، کیونکہ ان کی نظریاتی اَساس ایک ہی ہے۔ اس کانفرنس میں شرکت کے دوران بار بار راقم الحروف کے ذہن میں دو مختلف مناظر گردش کرتے رہے۔ ایک طرف پاکستان کے کوتاہ اندیش، کم ظرف قوم پرستوں کی تازہ خرافات کا تصور ہی ذہن پر کوڑے برساتا رہا اور دوسری طرف اسلامی ممالک سے آئے ہوئے مسلمان شرکاء کے اتحاد انگیز اُخوت کی جہانگیری کا عملی نمونہ پیش کرنے والے مناظر بہار بن بن کر قلب کی اتھاہ گہرائیوں میں اُترتے رہے۔ اس کانفرنس کا ایک ایک لمحہ اس یقین محکم کو فکری غذا دیتا رہا کہ رنگ، نسل یا لسانی تعصبات بنی نوع انسان کو انتشار میں مبتلا تو کرسکتے ہیں، اتحاد کا باعث نہیں بن سکتے۔ اصل میں نظریہ ہی وسیع تر اتحاد کی واحد اور قابل اعتماد بنیاد بن سکتا ہے اور وہ نظریہ ہے امن وسلامتی کا، جس کا دوسرا نام 'اسلام' ہے۔

جی تو چاہتا ہے کہ اسلامی کانفرنس کے تمام مقررین کے افکار کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے، مگر اس کے لئے جس قدر ذہنی کاوش درکار ہے، بوجوہ اس کا بروئے کار لانا ایک دشوار امر ہے۔ البتہ درج ذیل سطور میں اس کانفرنس کے چند مقررین کے خیالات کی تلخیص پیش کی گئی ہے۔ یہ تلخیص راقم کے ان نوٹس کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے جو اس نے کانفرنس کے دوران لئے تھے، یا بعض نکات یادداشت کی بنیاد پر نقل کئے گئے ہیں۔ جن مقررین کے خیالات کو قلم انداز کیا گیا ہے، ان کے بارے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تاثر لینا درست نہ ہوگا کہ ان کے مقالات کا علمی درجہ کم تھا، وہ بھی اپنی جگہ بلند علمی مرتبہ کے حامل ہیں۔

(۱) بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کا افتتاح صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب نے کیا۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطبہ میں ارشاد فرمایا:

> ''آج ہم عالم اسلام پر نگاہ ڈالتے اور مختلف شعبہ ہائے حیات میں اپنی کارکردگی کا موازنہ مادّی طور پر ترقی یافتہ اور خوشحال دنیا سے کرتے ہیں تو ایک حوصلہ شکن تصویر سامنے آتی ہے۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ظلم کی سیاہ رات ہے کہ ڈھلنے میں نہیں آرہی اور اکیسویں صدی کا سورج بے بسی سے انسانیت سوز مظالم کا یہ دلدوز منظر دیکھ رہا ہے۔ اس صورتحال کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ان مسائل اور مصائب کے بارے میں امت ِمسلمہ پوری طرح ہم آواز اور ہم قدم نہیں۔
>
> انہوں نے کہا کہ تہذیبوں کی کشمکش محض ایک مناظرہ نہیں ہوتی جس میں دلیل اور جوابی دلیل کی قوت کو ہی کافی سمجھ لیا جائے۔ تہذیبوں کا عروج و زوال ایک ہمہ گیر سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی سرگرمی سے عبارت عمل ہے جو برس ہا برس کے بعد تشکیل پاتا ہے۔ آج مغربی تہذیب کے پھیلاؤ اور قوتِ تسخیر کا بنیادی سبب دراصل جدید علوم اور سائنس کی اس پر گرفت ہے۔ سلطنت ِعلم کی فرماں روائی سے محرومی، مسلمانوں کے سیاسی زوال کا پیش خیمہ بنی۔
>
> انہوں نے فرمایا: امت کو درپیش مسائل کا احاطہ کرتے ہوئے ہمیں یہ نکتہ فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ہماری دنیوی اور اُخروی فلاح کا حقیقی راز قرآن وسنت کی تعلیمات کو انفرادی واجتماعی زندگی کا حصہ بنانے میں ہے۔ انہوں نے کہا: مادّی، سیاسی اور اقتصادی طور پر شکستہ حال قومیں پھر سے فتح مند ہوسکتی ہیں، لیکن ذہنی، فکری اور روحانی اعتبار سے شکست کھا جانے والی اَقوام دولت ِ'خودی' سے محروم ہو کر تاریخ کے ظلمت کدوں میں کھو جاتی ہیں۔ میں اس نمائندہ اجتماع کے ذریعے اس حقیقت کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں کہ مسائل کی سنگینی، مصائب کے ہجوم اور مشکلات کی کثرت کے باوجود فرزندانِ اسلام کا مستقبل روشن اور تابناک ہے......!''

جناب محمد رفیق تارڑ کی جانب سے یہ طویل ترین خطبہ تھا جو انہوں نے اپنے دورِ صدارت میں آج تک ارشاد فرمایا ہے۔ [صدرِ مملکت کی تقریر کا مکمل متن بھی شامل اشاعت ہے]

(۲) اس کانفرنس میں سعودی عرب کی نمائندگی خادم حرمین شریفین کی حکومت کے وزیر عدل وانصاف ڈاکٹر شیخ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم آلِ شیخ نے کی۔ وزیر موصوف نے اُمت ِمسلمہ کو درپیش مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے، اُمت میں عدمِ اتحاد کی صورتحال پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے اعلیٰ اخلاقی، روحانی اور فکری اُصولوں کی بنیاد پر اُمت ِمسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی کانفرنس کا انعقاد خوش آئند بات ہے۔ انہوں نے پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا کہ پاکستان بجاطور پر امت ِمسلمہ کی فکری قیادت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ پاکستان اور مملکت ِسعودی عرب محبت واُخوت کے لازوال اسلامی رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عالم اسلام کے مختلف خطوں بالخصوص کشمیر کے مسلمانوں پر روا رکھے جانے والے ظلم وستم کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ امت ِمسلمہ کو ان مسائل کے حل کے لئے مشترکہ کوشش کرنی چاہئے۔

(۳) کانفرنس کے پہلے روز ہی شام کو ہونے والے دوسرے سیشن میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس جناب ارشاد حسن خان نے کانفرنس سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"امت ِمسلمہ کے فکری قائدین یہاں اس غرض کے لئے جمع ہوئے ہیں تاکہ وہ قانون کی حاکمیت اور بالادستی کے عملی نفاذ کے لئے قابل عمل حکمت ِعملی مرتب کرسکیں اور بین الاقوامی سطح پر امن کے قیام کے لئے تجاویز پیش کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم دنیا فطری اور انسانی وسائل سے مالا مال ہے مگر عالمی اداروں میں ان کے وسائل کے تناسب سے انہیں شرکت میسر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اقوامِ متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں مستقل نشست کے حصول کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔

انہوں نے تجویز پیش کی کہ امت مسلمہ کو بھی جی۔ ایٹ کی طرز پر ایک بلاک قائم کرنا چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں جہالت کے خاتمہ کے لئے بھی لائحہ عمل مرتب کرنا چاہئے۔"

(۴) کویت کے سابق وزیر اوقاف شیخ یوسف ہاشم الرفاعی نے عربی زبان میں طویل خطاب فرمایا۔ اس کا ساتھ ساتھ اُردو میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت اُمت مسلمہ مختلف طبقات میں تقسیم ہے اور یہ طبقات باہم دست وگریباں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ خیال غلط ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مسائل میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ایسی سوچ رہے گی تو مسائل کیسے حل ہوں گے؟ مسلمان ایک دوسرے سے لاتعلق نہیں رہ سکتے۔ ان کے مسائل کوئی باہر سے آکر حل نہیں کرے گا۔ انہوں نے قرآن وسنت سے حوالہ جات دیتے ہوئے زور دیا کہ مسلمان آپس میں بیٹھ کر اپنے مسائل حل کریں۔ انہوں نے کہا کہ عالم کفر ملت ِواحدہ ہے۔ قرآنِ مجید نے یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بنانے کی ہدایت کی ہے۔ ہمیں امریکہ کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے۔ مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے ان کی طرف دیکھنا بہت بڑی غلطی ہے۔

جناب یوسف الرفاعی نے بڑی دردمندی سے کہا کہ روس نے چیچنیا کے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے ہیں، اسلامی حمیت کا تقاضا تھا کہ روس سے تعلقات ختم کردیئے جاتے۔ افغانستان میں ۹۰ فیصد علاقوں پر طالبان کی حکومت قائم ہے، مگر بے حد افسوس ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب کے علاوہ کسی مسلم ملک نے انہیں تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ موجودہ حالات میں پاکستان کے حکمران

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانستان سے مشترکہ دفاعی معاہدہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ میں خیر خواہی کے جذبہ سے گذارش کرتا ہوں کہ پاکستان کے دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث آپس میں اتفاق پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ شیعہ سنی قتل و غارت اسلام کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ یہاں اتوار کی بجائے جمعہ کو چھٹی ہونی چاہئے۔

انہوں نے ۱۹۷۴ء میں سربراہی کانفرنس کے دوران اس وقت کے پاکستانی وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ امام کعبہ محمد بن عبداللہ السبیل کے ساتھ بھٹو صاحب سے ملے تھے۔ انہوں نے چار مطالبات پیش کئے تھے جن میں ایک مطالبہ جمعہ کی چھٹی کا تھا۔ بھٹو صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جمعہ کی چھٹی کا اعلان کریں گے، جو بعد میں انہوں نے پورا کردیا۔

جناب یوسف الرفاعی نے کہا: ہم سب ایک ہی وحدت ہیں۔ عرب دنیا کو مشرقِ وسطیٰ کی بجائے اسلامی خطہ لکھنا اور کہنا چاہئے۔ اسرائیلی حکومت کی بجائے یہودی حکومت لکھا جائے کیونکہ قرآن میں ان کو یہودی کہا گیا ہے۔ انہوں نے عرب دنیا پر زور دیا کہ وہ پاکستان کو مالیاتی بحران سے نکلنے میں مدد دے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مسئلہ فلسطین کو اسلامی مسئلہ بنا کر پیش کیا جائے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اِبلاغیات کا نظام ایجاد کریں۔ اسلامی دنیا کے امیر ممالک اس سلسلے میں آگے بڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں مسلمان ممالک کے لئے مستقل نشست ہونی چاہئے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ مسلمان ملکوں کو روس پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ چیچنیا کے مسلمانوں پر ظلم بند کرے...... شیخ یوسف ہاشم الرفاعی پاکستان میں کئی دفعہ آچکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُردو زبان کو بھی کافی حد تک سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنی تقریر کا اردو میں ترجمہ کرنے والے صاحب کو کہا کہ فلاں بات کا بھی ترجمہ کریں۔

(۵) ڈاکٹر محمد الحبش دمشق سے تشریف لائے تھے۔ ان کے فکر انگیز مقالے کا عنوان تھا: ''اسلامی آزادئ فکر اور مذہبی تنگ نظری☆ کے درمیان کس طرح مفاہمت پیدا کی جائے؟'' انہوں نے کہا کہ اختلاف فطری امر ہے۔ انہوں نے کہا: اسلامی اتحاد کی دعوت دینا بلاشبہ ایک عظیم مقصد ہے مگر عالم اسلام میں جو مختلف فکری موجیں موجود ہیں، ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے امام مالکؒ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جب بعض عباسی خلفاءِ عباسیہ نے کتاب وسنت کی بجائے فقہ مالکی نافذ کرنی چاہی تو امام مالکؒ نے انہیں منع کردیا کیونکہ وہ دوسرے فقہا پر اپنی رائے تھوپنا نہیں چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں آزادئ اظہار کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا قول: تم نے کب سے لوگوں کو غلام بنالیا ہے جبکہ خدا نے انہیں آزاد پیدا کیا ہے، اسلامی لبرل ازم کی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا

☆ مروجہ مغربی اصطلاحات LIBERALISM اور FUNDAMENTALISM دین اور سیکولر ازم کے تناظر میں تو مذہب سے آزادی اور مذہبی تشدد کے مفہوم میں ہی استعمال ہوتی ہیں لیکن جب انہیں اسلامی دائرہ میں مثبت اور منفی رجحانات کی بحث میں استعمال کیا جائے تو لبرل ازم کا روشن پہلو آزادئ فکر اور بنیاد پرستی کا مذہبی عصبیت مراد ہوسکتا ہے جن کا تطابق مقصود ہے لیکن اسلامی معاشرے اب جن خرابیوں کے شکار ہیں ان کے پیش نظر دونوں مذکورہ اصطلاحات لامذہبیت اور گروہی رجحانات کے تناؤ کی نشاندہی کرتی ہیں، جن کا ازالہ کیے بغیر اصلاح ممکن نہیں۔ فاضل مقرر اسی کی وضاحت کررہے تھے۔ محدث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اسلامی تاریخ کے نامور سائنسدانوں اور علماء مثلاً ابن سینا، ابن قیم، ابن طفیل وغیرہ میں اختلافات موجود تھے مگر وہ سب حریتِ فکر کے علمبردار تھے۔ اسلامی فلاسفر انسانی تہذیب کے انتہائی اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر محمد اقبال اسلامی دنیا کے مجدد ہیں۔ وہ حریتِ فکر کے ذریعہ مشرق و مغرب میں اتحاد پیدا کرنا چاہتے تھے۔ میں گذارش کروں گا کہ فکرِ اقبال کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اقبال امتِ مسلمہ کے بہترین فکری قائد ہیں۔ الدکتور محمد الجیش نے کلامِ اقبال سے متعدد منظوم ترجمہ شدہ عربی اشعار پڑھ کر سنائے جن سے حریتِ فکر کا درس ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کو "لبرل ازم اور فنڈامینٹل ازم" (اسلامی آزادیٔ فکر اور دینی وفکری حمیت) کے درمیان صلح کی صورت نکالنی چاہئے۔ مگر جب تک ہم اصل دین (کتاب وسنت) کی طرف واپس نہیں آئیں گے، بات نہیں بنے گی۔

(۶) شام ہی سے تعلق رکھنے والے عالم اسلام کے معروف ادیب الدکتور عبدالقدوس ابوصالح صدر 'رابطہ الادب الاسلامی' کا خطبہ عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا شاہکار تھا۔ ان کا خطبہ سن کر اہل عرب کے مایہ ناز شاعروں کے واقعات ذہن میں گھومنے لگے جو اپنے سامعین میں شعلہ بیانی سے آگ لگادیتے تھے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس کا شمار برصغیر پاک و ہند کے عربی زبان کے مایہ ناز ادیب سید ابوالحسن علی ندوی کے دوستوں میں ہوتا ہے۔ عالم عرب میں سیکولر ادیبوں کے مقابلے میں انہوں نے ادبِ اسلامی کا پرچم بلند کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس نے ارضِ فلسطین پر ناپاک یہودیوں کے ظلم وستم کا اس قدر جذباتی انداز میں نقشہ کھینچا کہ ایوانِ اقبال میں سناٹا چھا گیا۔ لوگوں کو شاید ان کی زبان پوری طرح سمجھ نہ آتی ہو، مگر ان کا کلام، فصاحت و بلاغت کا ایک سیلِ رواں تھا جو سامعین کو تنکوں کی طرح اپنے ساتھ بہاتے چلا جارہا تھا۔ ہر آنکھ اشک بار تھی۔ میں نے دیکھا کہ میرے قرب میں سٹیج سیکرٹری پروفیسر عبدالجبار شاکر کی آنکھیں بھی نم ناک تھیں۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے کہ اس خوبصورت تقریر کا اردو زبان میں ترجمہ نہیں ہوسکتا۔

ڈاکٹر عبدالقدوس نے مسلمان ادیبوں پر زور دیا کہ وہ اسلامی ادب کے ذریعے غفلت میں ڈوبی ہوئی امتِ مسلمہ کو جھنجھوڑنے کا ملی فریضہ انجام دیں۔ آج امتِ مسلمہ پر سخت وقت آن پڑا ہے۔ ملت کے نوجوان مغرب کی گمراہ فکر سے متاثر ہوکر اسلام سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ قلم کی آبرو کا جنازہ نکل گیا ہے۔ ایسے بحرانی وقت میں اگر ہمارے قلم حرکت میں نہ آئے تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج اسلامی دنیا میں بے حسی طاری ہے۔ ایک مسلمان، دوسرے مسلمان کے غم کا احساس نہیں کرتا۔ اسی عدم اتحاد کی وجہ سے کفار ہم پر غالب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ادب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کی آفاقی اقدار کو فروغ دینے کا باعث بنے۔

ڈاکٹر عبدالقدوس جب اپنی تقریر کر کے واپس اپنی نشست پر آئے تو ہال تالیوں سے گونج اٹھا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سٹیج پر بیٹھے ہوئے افراد نے فرداً فرداً انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ سیشن کے اختتام پر میں نے دیکھا کہ حاضرین نے ڈاکٹر عبدالقدوس کا گھیراؤ کیا ہوا ہے۔ ہر شخص ان سے مصافحہ کرنے اور نوجوان آٹوگراف لینے کے لئے تگ ودو کررہے تھے۔ خود سننے والے خوش نصیب کان عالم عرب کے اس دلوں کو گرما دینے والے اَدیب کی تقریر کا لطف شاید کبھی فراموش نہیں کرسکیں گے۔

(۷) ڈاکٹر صہیب حسن صاحب تقریباً تیس برس سے لندن میں قیام پذیر ہیں، انہوں نے قرآن وسنت کی دعوت دینے کے لئے وہاں مختلف اِدارے بھی قائم کر رکھے ہیں۔ اس ضمن میں سعودی عرب کی حکومت نے بھی انہیں 'خصوصی سفیر' کے طور پر ذمہ داری سونپ رکھی ہے ۔ ان کے والد گرامی مولانا عبدالغفار حسن مدظلہ، جماعت ِاسلامی کے بانی راہنماؤں میں سے ہیں، جو ۱۹۵۷ء میں ماچھی گوٹھ کے اجتماع میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے اختلافِ فکر کے نتیجے میں الگ ہوگئے تھے۔ ڈاکٹر صہیب حسن کا غائبانہ تعارف حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب کی زبانی سن رکھا تھا کہ وہ برطانیہ کی شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ مدنی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ڈاکٹر صہیب حسن صاحب کو بارہا گذارش کی کہ وہ پاکستان واپس تشریف لائیں۔ انہیں پاکستانی یونیورسٹیوں اور اعلیٰ عدلیہ میں اہم عہدوں کے لئے بھی کہا گیا۔

اسلامی کانفرنس میں وہ جب مہمان مقرر کے طور پر تشریف لائے تو ان سے شرفِ باریابی ملا۔ ڈاکٹر صہیب حسن نے ''مغربی میڈیا میں اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ'' کے موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا۔ اگرچہ وہ اس موضوع پر جامع مقالہ عربی میں لکھ کر لائے تھے، مگر منتظمین کی درخواست کے پیش نظر انہوں نے اسے انگریزی زبان میں پیش کیا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے وہ اپنے علمی مقالہ کا صرف خلاصہ ہی پیش کرسکے۔ [ڈاکٹر صاحب کے مکمل عربی مقالہ کا ترجمہ ادارۂ محدث میں کیا جارہا ہے، ادارہ]

انہوں نے کہا کہ مغرب 'اسلاموفوبیا' Islamo Phobia (اسلام سے خوف) کا شکار ہے۔ مغربی میڈیا میں اسلام کی مسخ شدہ تصویر پیش کی جاتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں عورت کے حقوق، بنیاد پرستی اور اسلامی شعائر کے حوالہ سے اسلام کا ذکر بے حد اہانت آمیز انداز میں کیا جاتا ہے۔ یورپی اخبارات میں اسلام کے بارے میں شرانگیزی پرمبنی مضامین شائع کرائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل وہاں بی بی سی نے ایک مذاکرہ کرایا جس میں ایک نام نہاد مسلمان مقرر نے پرجوش انداز میں کہا کہ حجاب اسلامی طریقہ نہیں ہے۔ یورپ میں بھی ہزاروں عورتیں نقاب اوڑھتی ہیں مگر ان کی تضحیک کی جاتی ہے۔ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ لندن میں ایک ادارے نے ایک مسلمان خاتون کو محض اس بنا پر ملازمت سے چھٹی کرادی کہ اس نے نقاب اُتارنے سے انکار کردیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ 'ارینجڈ' (خاندان کی طے کردہ) شادیاں بھی ایک متواتر زیر بحث رہنے والا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع ہے۔ برطانیہ میں مقیم پاکستانی اپنی بچیوں کے رشتے پاکستان میں کرتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکی کے درمیان ثقافت یا تعلیم وتربیت کے اعتبار سے چونکہ بہت فرق ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً اس طرح کی شادیاں طلاق پر منتج ہوجاتی ہیں۔ انگلینڈ میں عورتوں کے حقوق کے حوالہ سے کچھ ایسے قوانین بنائے جارہے ہیں کہ جس میں اس طرح کی شادیوں پر پابندی عائد کی جاسکے گی۔

انہوں نے کہا کہ مغربی میڈیا اسلامی ممالک میں 'غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل' کے واقعات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔ ایسے واقعات کے بیان کرنے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے کو وحشی اور غیر مہذب معاشرے کے طور پر پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ بنیاد پرستی کے معاملے میں بھی مغربی میڈیا اسلام کو مطعون ٹھہراتا ہے۔ دین اسلام کو 'دہشت گردوں کے مذہب' کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو وحشی بنا کر دکھایا جاتا ہے حالانکہ اسلام رواداری کا مذہب ہے۔ صلاح الدین ایوبی کی مثال ہمارے سامنے ہے، مگر ایسی مثالوں کا مغربی میڈیا میں ذکر نہیں کیا جاتا۔

انہوں نے بتایا کہ قانون توہین رسالت (Blasphemy) بھی مغربی ذرائع اَبلاغ کا مرغوب موضوع ہے۔ کچھ عرصہ پہلے وہاں کے ایک اخبار میں مضمون شائع ہوا جس میں مضمون نگار نے لکھا کہ توہین رسالت کی سزا اسلام میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جواباً اپنے اعتراضات لکھ بھیجے۔ انہوں نے اس کے کچھ حصے تو شائع کردیئے مگر اس پر تنقید بھی کی۔ جب میں نے دوبارہ خط کے ذریعے سے اس کی وضاحت کی، تو انہوں نے وہ وضاحت شائع کرنے سے انکار کردیا۔ بلکہ ایک متعصب انگریز نے میرے خلاف لکھا کہ ''تم اپنے ملک واپس چلے جاؤ!''

ڈاکٹر صہیب حسن اردو زبان کے علاوہ عربی اور انگریزی پر حیران کن حد تک عبور رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس کانفرنس میں اپنی تقریر کے علاوہ کئی سیشنوں میں دیگر مقررین کے ترجمان (Translator) کے فرائض بھی انجام دیئے۔ انہوں نے عرب سکالرز کی تقاریر کو جس خوبی سے ساتھ ساتھ انگریزی میں اور اُردو اور انگریزی تقاریر کو عربی زبان میں ڈھال کر پیش کیا، وہ ان کی زبانوں میں مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کانفرنس میں چونکہ انتظام تھا کہ حاضرین 'ہیڈ فون' کے ذریعے یہ رواں ترجمانی سن سکتے تھے۔ اس لئے مختلف زبانیں بولنے والوں کے لئے ڈاکٹر صہیب حسن صاحب کی ترجمانی نے پل کا کام کیا۔ راقم الحروف نے ہیڈفون کے ذریعے ان کی رواں ترجمانی سنی تو ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔ مقرر کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ ساتھ لفظ بہ لفظ اسی اسلوب میں ترجمہ کرتے جانا کہ اصل تقریر کا گمان ہو، ایک بے حد مشکل فن اور فریضہ ہے۔ یہ ایک بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے کیونکہ مسلسل ارتکاز توجہ کے ساتھ فوری طور پر ترجمہ کرنا آسان امر نہیں ہے۔ مگر ڈاکٹر صہیب حسن اور ان کے برادرِ خورد ڈاکٹر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہیل حسن نے اکٹھے جس خوبی سے یہ فرض نبھایا، وہ انہی کا خاصہ تھا۔ میں نے کے ایم اعظم صاحب سابق مشیر اقتصادیات اقوامِ متحدہ کو یہ کہتے سنا کہ اس ترجمہ کا معیار اقوامِ متحدہ کی کانفرنسوں سے بھی بہتر تھا۔ لاہور میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی کانفرنس میں ہیڈفون کے ذریعے فوری ترجمہ سنا جاسکے۔ جناب ایس ایم ظفر نے بھی اپنی تقریر میں اس معیاری ترجمہ پر تعریف کی۔

ڈاکٹر صہیب حسن صاحب سے آواری ہوٹل میں جہاں وہ قیام پذیر تھے، ایک طویل نشست بھی ہوئی۔ انہوں نے برطانیہ میں اپنی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ راقم الحروف نے ان سے یورپ میں بیٹھ کر اسلام اور مغرب کے حوالہ سے تحقیقی کام کے اِمکانات اور صورتوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

(۸) بوسنیا ہرزگوینا کے صدر عالی جاہ عزت بیگووچ خود تو تشریف نہ لاسکے، البتہ ان کے نمائندے ڈاکٹر نجیب ساچروی نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے بوسنیا کے مسلمانوں پر مصائب کے ٹوٹ پڑنے والے پہاڑ کا بے حد دردانگیز لہجے میں ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات کا شدید دکھ ہے کہ امتِ مسلمہ نے بوسنیا کے مسلمانوں کے متعلق سرد مہری کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے مسلمان اپنی جدوجہد کی بنا پر اپنا قومی تشخص برقرار رکھنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں نے بے پناہ ظلم وستم سہ کر اپنا وجود قائم رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ظالم سربی افواج بوسنیا کے مسلمانوں کو مکمل طور پر صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتی ہیں مگر ان کے ناپاک عزائم کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ انہوں نے کہا: بوسنیا کی قیادت نے قرآن وسنت کی روشنی میں سربوں کے خلاف جہاد برپا کر رکھا ہے۔ قرآنی تعلیمات ہی بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ انہون نے دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہوجائیں۔

(۹) بحرین سے آنے والے دانشور، جمعیت التربیۃ الاسلامیہ کے چیئرمین الشیخ عبدالرحمٰن جاسم المعاودہ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی اور تحفظ اُمتِ مسلمہ کا حساس ترین مسئلہ ہے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ مسلمان ایمان باللہ کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے مؤثر اِقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض مسلم ممالک میں شادی، طلاق اور وراثت جیسے اہم اُمور کے متعلق قرآنی تعلیمات پیش کرنے پر پابندی عائد ہے۔ اُمتِ مسلمہ قرآن کی جامع تعلیمات سے بے خبر ہوتی جارہی ہے۔ مسلمانوں کی عملی زندگیوں سے اسلام آہستہ آہستہ خارج ہو رہا ہے۔ انہوں نے تجاویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہی مسلمانوں کے مسائل کا صحیح حل ہے۔ انہوں نے سفارش کی کہ مسلمان ممالک اُمتِ واحدہ کی صورت میں باہم تعاون کریں۔ اس کے لئے ضروری ہوگا کہ امت کی قیادت صالح اور متقی افراد کے ہاتھ ہو۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اس کانفرنس کے اختتام پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کمیٹی بنائی جائے جو مسلمان ملکوں کے سربراہوں سے ملاقات کرکے انہیں عملی اقدامات اٹھانے پر تیار کرے۔

(۱۰) شیخ ڈاکٹر حسن الشافعی، صدر اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد کے مقالہ کا عنوان تھا: ''مادّیت اور روحانیت کے درمیان انسان کا مستقبل'' ...... یہ موضوع خالص فلسفیانہ بحث سے تعلق رکھتا ہے، اس لئے فاضل مقرر کا اُسلوب بھی فلسفیانہ رنگ لئے ہوئے تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا پیغام عقلی، عملی اور روحانی اُمور کے متعلق توازن کے قیام پرمبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید دور میں نئی روحانیت جنم لے رہی ہے جس کی بنیاد اسلام کے خوفِ خدا کے تصور پر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام محض مفکر نہیں ہیں، وہ اپنے خیالات پر پہلے خود عمل کرتے ہیں، بعد میں دوسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے اسلام کے روحانی پہلو کو نظر انداز کردیا جاتا ہے۔

ان کے خیال میں مسلم معاشرے میں روحانی و اخلاقی ترفع کے حصول کے لئے 'مجاہدہ' کے اصول پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اجتہاد، جہاد اور مجاہدہ ہی ہماری حکمت ِعملی ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سائنس اور مذہب باہم یکجا ہوسکتے ہیں، ان میں بالفعل کوئی تضاد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کے بغیر سائنس، انسانیت کی صحیح معنوں میں خدمت نہیں کرسکتی۔ آج دنیا ایک نئے مرحلہ میں داخل ہورہی ہے جہاں نئی اَقدار جنم لے رہی ہیں، مگر مذہب کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے اپنے خطبہ کے آخر میں ڈاکٹر اقبال کی کتاب 'جاوید نامہ' سے چند اشعار پیش کئے، جو انسان کو اپنی خودی کی پہچان کی ترغیب پرمبنی ہیں۔

(۱۱) جماعت ِاسلامی کے راہنما مولانا گوہر رحمن نے 'اکیسویں صدی میں اُمت ِمسلمہ کو درپیش چیلنجز' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ اکیسویں صدی میں اُمت ِمسلمہ عالمی مسائل میں قائدانہ کردار ادا کرنے کے قابل ہوجائے گی، مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اُمت کو درپیش چیلنجز کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے اور ان کا حل تلاش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمیں پانچ بڑے چیلنجز کا سامنا ہے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اُمت کے زعما کو پانچ محاذوں پر حکمت وتدبر اور توازن کے ساتھ کام کرنا ہے۔ وہ پانچ چیلنجز یہ ہیں:

(۱) دین کے جامع تصور سے لاعلمی

(۲) امریکہ کے عالمی استحصالی نظام اور اسلام کے عالمی تعمیری نظام کے درمیان نظریاتی جنگ

(۳) افتراقِ امت اور انتشارِ ملت

(۴) مادّی قوت اور ٹیکنالوجی میں سامراجی قوتوں کی برتری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) امتِ مسلمہ کے نااہل حکمران

انہوں نے کہا کہ امتِ مسلمہ کے مسائل کا اصل سبب یہ ہے کہ وہ صحیح راستہ سے بھٹک چکی ہے۔ امتِ مسلمہ کا اصل مشن اور مقصدِ تشکیل پوری انسانیت کو اللہ کی بندگی کی دعوت دینا ہے، اپنے قول وعمل سے حق اور عدل وانصاف کی شہادت دینا ہے اور اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم اور غالب کرنے کے لئے اور دنیا سے ظلم واستحصال اور فساد وبگاڑ کو مٹانے کے لئے جہاد کرنا ہے لیکن سب سے بڑا المیہ اور لمحہ فکریہ تو یہ ہے کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اپنی حکومتیں قائم ہیں، ان میں بھی اسلامی نظام قائم نہیں ہے بلکہ یہ حکومتیں اسلامی تہذیب کی بجائے غیر اسلامی تہذیب کو فروغ دے رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''اللہ کے نافرمانوں اور طاغوت کے فرماں برداروں کو مسلمانوں کی قیادت وسیاست سے ہٹانا ایک دینی فریضہ ہے اور یہی امتِ مسلمہ کو درپیش بڑا چیلنج ہے جس کا مقابلہ کرنا علماءِ دین اور اُمت کے رہنماؤں کا فرض ہے۔ لیکن اس فرض کی ادائیگی کے لئے دینی وسیاسی تنظیموں، اسلامی تحریکوں اور تمام دینی قوتوں کا متحد ہونا ضروری ہے''

(۱۲) کانفرنس میں اسلامی معاشیات سے متعلق موضوعات پر بھی خاصے فکر انگیز اور وقیع مقالہ جات پڑھے گئے۔ ان میں سے اہم ترین مقالہ عالمی شہرت یافتہ ماہر قانون سید شریف الدین پیرزادہ کا تھا۔ سید شریف الدین پیرزادہ جو 'او آئی سی' کے سیکرٹری جنرل بھی رہ چکے ہیں، کے مقالہ کا موضوع ''اسلامی مشترکہ مارکیٹ'' تھا جس میں انہوں نے فاضلانہ انداز میں مسلمان ممالک کی معیشت، اور مروّجہ مالیاتی نظاموں کا بھرپور تجزیہ پیش کرتے ہوئے تجویز کیا کہ معاہدۂ روم کی طرز پر مسلمان ممالک ''اسلامک کامن مارکیٹ'' کا قیام عمل میں لائیں۔ ان کے مقالہ میں یہ بھی سفارش کی گئی تھی کہ مالدار مسلمان ممالک یورپی بنکوں سے اپنا سرمایہ نکال کر اس مشترکہ مارکیٹ کے قیام کے لئے استعمال میں لائیں۔ اسلامی دنیا اس وقت شدید اقتصادی بحران سے دوچار ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ مشترکہ ایمان کی بنیاد پر مشترکہ اقتصادی مارکیٹ قائم کی جائے، اقتصادی اتحاد کے بغیر سیاسی اتحاد کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

جناب شریف الدین پیرزادہ چونکہ خود تشریف نہ لاسکے لہٰذا ان کے انگریزی زبان میں لکھے ہوئے مقالہ کی تلخیص پنجاب کے وزیر قانون جناب خالد رانجھا نے پیش کی۔ راقم نے پیرزادہ صاحب کے مقالہ کا مکمل مسودہ پڑھا ہے، جو بے حد فکر انگیز اور متاثر کن ہے۔ کاش ان کی تجاویز کو مسلم دنیا عملی جامہ پہنا سکے۔ [محدث کے کسی قریبی شمارہ میں اس مقالہ کا اُردو ترجمہ شامل اشاعت ہوگا، ادارہ ان شاء اللہ]

(۱۳) اَقوامِ متحدہ کے سابق مشیر اقتصادیات جناب کے ایم اعظم نے 'اسلامی معاشیات' کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر مقالہ پڑھا۔ انہوں نے کہا: اسلامی اقتصادیات کی بنیاد تصورِ توحید پر قائم ہے۔ اسلام کا اخلاقی، سماجی، سیاسی اور معاشی نظام توازن کے اُصول پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ہر معاملے میں توازن (Moderation) کا درس دیتا ہے۔ 'اقتصاد' کا لغوی مطلب بھی 'اعتدال' ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسلام نے انسانی لالچ کی جبلت کو اُخروی حیات سے متعلق کرکے متوازن کردیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اسلام میں ربوٰ کی ہر شکل حرام ہے۔ یہ بنیادی طور پر گناہ ہے اور جرم بھی کیونکہ قرآن میں اِسے اللہ سے جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام ناکام ہوچکے ہیں۔ اسلام تمام دنیاوی اَعمال کو بھی اخلاقی اَعمال قرار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زکوٰة کا صحیح معنوں میں نفاذ اقتصادی خوشحالی کی ضمانت دے سکتا ہے۔ اسلام ذخیرہ اندوزی کے خلاف ہے۔ اسلامی معاشی ماڈل میں Collatoral کو Equity کے ساتھ مربوط کردیا گیا ہے۔ کے ایم اعظم صاحب نے اپنے طویل مقالے کے آخر میں مفصل سفارشات پیش کیں، جن کا اِحاطہ کرنا مشکل ہے۔ (مکمل اُردو ترجمہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں، ان شاء اللہ)

(۱۴) ان کے علاوہ جناب ارشد زمان نے ''اقتصادی اتحاد و یکجہتی کے لئے پالیسیاں'' کے عنوان سے انگریزی میں مقالہ پڑھا۔ انہوں نے مسلمان ملکوں کے درمیان اقتصادی تعلقات کو بڑھانے کے لئے چند قابل قدر سفارشات پیش کیں۔

(۱۵، ۱۶، ۱۷) اِقتصادیات کے موضوع پر وفاقی وزیر خزانہ کے مشیر خاص ڈاکٹر طارق حسن کا مقالہ بھی خیال اَفروز تھا۔ ان کا موضوع تھا: ''عالمی بنک اور آئی ایم ایف کے قرضہ جات پر انحصار کیسے کم کیا جائے؟'' انہوں نے پاکستان کے بین الاقوامی قرضہ جات پر مفصل اَعداد و شمار پیش کرنے کے بعد خیال ظاہر کیا کہ یہ قرضہ جات پاکستان کو ترقی کی بجائے تباہی کی طرف لے جارہے ہیں۔ آئی ایم ایف کے استحصالی نظام سے نجات اُمت ِمسلمہ کی اقتصادی خوشحالی کے لئے ضروری ہے۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک بینکنگ کے چیئرمین ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی صاحب نے بھی ''بیرونی قرضہ کے مسائل اور آئی ایم ایف پر انحصاریت کا خاتمہ'' کے موضوع پر مقالہ پڑھتے ہوئے مفصل سفارشات پیش کیں۔ جناب انجینئر عبدالودود نے 'غیر سودی بینکاری' کے موضوع پر مخصوص نقطہ نظر سے اظہارِ خیال کیا۔

(۱۸) پنجاب کے سابق گورنر جناب شاہد حامد نے کانفرنس کے ایک اِجلاس کی صدارت فرمائی۔ اپنے صدارتی خطبہ میں انہوں نے کہا کہ مسلمان دنیا کی کل آبادی کا ۲۰ فیصد ہیں، ان کا ماضی شاندار ہے۔ اور وہ ایک عظیم الشان تہذیب کے وارث ہیں۔ ابتدائی پانچ سو سالوں میں وہ سائنس و فنون کے تمام شعبہ جات میں قیادت پر فائز رہے۔ آج کے ترقی یافتہ ممالک کی تمام تر معاشی، سیاسی، تمدنی ترقی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان سائنس دانوں کی عرق ریزی کی مرہونِ منت ہے۔ آج مسلمان جس آزمائش سے دوچار ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی قابل فخر روایات سے منحرف ہو چکے ہیں۔ مسلم دنیا بے تحاشا وسائل کے باوجود اپنا وجود منوانے سے قاصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اُمت ِمسلمہ کو اپنی سوچ اور اَہداف میں تبدیلی لانا ہوگی۔ OIC ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں سے مسلم اتحاد کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اس اِدارے کو فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اجتماعی مسائل کے لئے ایک خودکار نظام تشکیل دیا جانا چاہئے۔ مسلم ممالک کو اقوامِ متحدہ میں علیحدہ نشست کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ جس طرح یورپ میں G-8 کی میٹنگ ہوتی ہے، مسلمان ممالک بھی اس طرح کا فورم قائم کریں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں بیرونی اِمداد کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مصر، ایران، سعودی عرب اور پاکستان اُمت ِمسلمہ کی راہنمائی کے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ عالمی میڈیا میں مسلمان ممالک کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہوں نے سفارش کی کہ علاقائی سطح پر مسلمانوں کا مشترکہ نظامِ اطلاعات قائم کیا جائے۔ انہوں نے باہمی معاشی اور مالیاتی تعاون کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ دیرپا خوشحالی کے لئے تعلیم پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ پوری اُمت کو جہالت کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں ممکن ہو، ہمیں مسلمانوں کی آپس میں لڑائیوں سے گریز کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ممالک کو باہمی جھگڑوں کا تصفیہ کرنے کے لئے ایک مشترکہ ثالثی کونسل تشکیل دینی چاہئے۔ مزید برآں مسلمان ممالک کو ایک عالمی مسلم عدالت بھی قائم کرنی چاہئے۔

(۱۹) اسلامی معاشیات کے حوالے سے معروف دانشور اور جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر خورشید احمد نے بھی کانفرنس میں فکر انگیز خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں اس بات پر زور دیا کہ امت ِمسلمہ اپنے وسائل پر کنٹرول حاصل کرے اور ایک ایسی قیادت کو سامنے لائے جو استعماری قوتوں کا جرأت مندانہ مقابلہ کرتے ہوئے ملت ِاسلامیہ کے مسائل کا حل پیش کرے۔ پروفیسر خورشید احمد نے اَعداد و شمار کی روشنی میں مسلمان اور غیر مسلم ممالک کے درمیان معاشی عدمِ مساوات کی بے حد متاثر کن تصویر کشی کی۔ انہوں نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو امت ِمسلمہ کے لئے بے حد اہم قرار دیا۔ ان کے خیال میں مسلم ذرائع ابلاغ کی جدید پیمانوں پر اُستواری وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ انہوں نے مغرب کے متعصب میڈیا کو مذمت کا نشانہ بنایا۔ پروفیسر خورشید احمد نے کہا کہ معاشی استحکام امت ِمسلمہ کے سیاسی استحکام کے لئے ناگزیر ہے۔

(۲۰) ذرائع ابلاغ اور اسلامی دنیا کے حوالہ سے متعدد مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں نمایاں ترین خطاب شعبۂ ابلاغیات پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر مغیث الدین شیخ کا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے مقالہ کا عنوان تھا 'عالمگیریت کا چیلنج اور میڈیا'...... انہوں نے کہا کہ اس وقت امت مسلمہ متعدد نوعیت کے چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔ یہ سیاسی بھی ہیں، فکری، معاشی اور نفسیاتی بھی۔ ان کا عالمی سطح پر مقابلہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور میڈیا کے بھرپور استعمال سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب کا میڈیا مغربی اقدار کے تابع ہے۔ وہ اسلام کے قدری نظام کو اس کا صحیح مقام نہیں دیتا۔ مسلمانوں کا ابلاغی استحصال کیا جارہا ہے۔ مسلمان ملکوں کو چاہئے کہ وہ اپنا مشترکہ میڈیا نیٹ ورک قائم کریں، جو اسلام کی آفاقی اقدار کی تشہیر اور ابلاغ کا اہم فریضہ ادا کرسکے۔

(۲۱) انگریزی روزنامہ 'دی نیشن' کے ایڈیٹر جناب عارف نظامی نے 'ڈس انفارمیشن کی بلا اور مخالف میڈیا' کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا: اسلامی دنیا میں روز بروز یہ احساس پیدا ہورہا ہے کہ مغربی میڈیا اسلام کے خلاف سخت تعصب کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی میڈیا مسلمانوں کے لئے ایک لگی بندھی اور تعصب سے بھرپور ابلاغی مہم برپا کئے ہوئے ہے۔ مسلمانوں کے لئے دہشت گرد، بنیاد پرست اور جنونی کے الفاظ استعمال کئے جارہے ہیں۔ فلسطین کا مسئلہ ہو یا عراق کے خلاف پابندیاں، مسئلہ کشمیر ہو یا طالبان یا اسامہ بن لادن کا معاملہ، ہر معاملے میں تعصب کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ مغربی میڈیا ہمیشہ امریکہ اور یورپی یونین کی جارحانہ پالیسیوں کا جواز پیش کرتا ہے۔ لیکن وہ عراق کے خلاف پابندیوں کے بھیانک نتائج کی نشاندہی کرنے میں ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ مسلم اقلیتوں کی آزادی کی تحریکوں کو حق خودارادی کی جدوجہد کی بجائے دہشت گردی کی تحریک کا نام دیا جاتا ہے۔ مسلمان اقلیتوں کے انسانی حقوق کی پامالی کو نظرانداز کردیا جاتا ہے۔

جناب عارف نظامی نے کہا کہ جب تک امت مسلمہ قوت حاصل نہیں کرتی اور نئے ادارے قائم نہیں کرتی، وہ مغربی دنیا کے غلبہ اور تسلط سے جان نہیں چھڑا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو جوابی صحافیانہ حملوں کے لئے نیٹ ورک قائم کرنا چاہئے۔

(۲۲) روزنامہ 'جنگ' کے کالم نگار، کہنہ مشق صحافی اور نامور دانشور جناب ارشاد احمد حقانی کی گفتگو کا موضوع تھا: ''مغربی میڈیا اور عالم اسلام''...... جناب حقانی نے مغرب اور عالم اسلام کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ مغرب اور عالم اسلام کا توازن دو تین صدیوں سے بگڑا ہوا ہے۔ انیسویں صدی میں مغرب نے نوآبادیاتی تسلط قائم کیا، بیسویں صدی کے نصف میں عالم اسلام آزاد ہوا، لیکن عدم توازن جوہری طور پر دور نہیں ہوا۔ بلکہ مغرب ملت ِاسلامیہ کے مقابلے میں پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کے میدان میں مغرب کی برتری ہمارے مفادات پر منفی طور پر اثر انداز ہورہی ہے۔ جدید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میڈیا کی پہنچ اتنی وسیع ہے کہ اس سے عالمی رائے عامہ کو ایک رُخ پر ڈالنا آسان ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب کا رویہ تاریخی تعصب اور غیر معقولیت کا آئینہ دار ہے۔ فلسطین اور اسرائیل کے درمیان حالیہ کشمکش میں مغربی میڈیا نے بے حد جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسرائیل کی حمایت کی ہے۔ فلسطین کے ساتھ غیر منصفانہ برتاؤ کرتے ہوئے فلسطینیوں کو تشدد پسند بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغرب کو ہر جھاڑی کے پیچھے اُسامہ بن لادن نظر آتا ہے۔

حقانی صاحب نے کہا کہ دنیا کے متعدد ممالک میں اسلامی تحریکیں چل رہی ہیں، ان میں سے کچھ انتہا پسند بھی ہیں، مگر مغربی میڈیا سب کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے۔ کسی ولن کو ہیرو اور ہیرو کو ولن بنا دینا مغرب کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ابھی تک ایک مؤثر اسلامی نیوز ایجنسی تک نہیں بنا سکے تو ہم مغربی میڈیا کی ڈس انفارمیشن کا مقابلہ کیسے کرسکتے ہیں۔ مغربی میڈیا کے مخالفانہ حملوں کا توڑ اس وقت غیر معمولی اہمیت اختیار کرگیا ہے۔ لوہے کو کاٹنے کے لئے لوہا پیدا کیا جائے۔ ورنہ اذہان کی جنگ میں ہم اسی طرح شکست کھاتے رہیں گے۔

(۲۳) پروفیسر عبدالجبار شاکر اس کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض نبھاتے رہے۔ مختلف زبانوں میں تقریر کرنے والے مقررین کا تعارف جس خوبصورت اور متین انداز میں شاکر صاحب نے کروایا، وہ انہی کا ہی خاصہ ہے۔ سٹیج سیکرٹری شپ کے علاوہ دانش وحکمت کے اس عالمی میلے میں شاکر صاحب نے فکری موتی بکھیرنے میں بھی برابر کا حصہ لیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں بعض نادر سفارشات کیں۔ انہوں نے تجویز کیا کہ عالم اسلام میں مختلف شعبوں کے ماہرین پر مشتمل Expert city قائم کئے جائیں جو امت ِمسلمہ کے لئے تھنک ٹینک کا فریضہ انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ عالم اسلام استحصالی یورپ سے اپنے خلاف کی جانے والی زیادتیوں کا حساب مانگے۔ پورے دو سو سال تک مغربی استحصالی طاقتیں عالم اسلام کے وسائل لوٹ کر اپنے خزانے بھرتی رہی ہیں، امت مسلمہ کو یورپ سے ان لوٹے ہوئے وسائل کی واپسی کا مطالبہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ عالمی سطح پر اسلامی معاشیات کے موضوع پر تحقیقی انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے۔

(۲۴) راجہ ظفر الحق صاحب پاکستان مسلم لیگ کے کنوینر اور پاکستانی سیاست کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ اسلامی دنیا میں بھی انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ راجہ صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ مؤتمر اسلامی کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ راجہ ظفر الحق نے کشمیر کی صورتحال کے متعلق عالم اسلام کی طرف سے بے پروائی پر سخت افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ستر ہزار سے زائد بے گناہ کشمیری ہندوستانی افواج کے ہاتھوں شہید کئے جاچکے ہیں۔ اسرائیلی افواج فلسطینی مسلمانوں کو ہلاک کررہی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیچنیا، بوسنیا، اور کوسوو میں مسلمانوں کی نسلیں ختم کرنے کی وحشیانہ پالیسی پر عمل ہو رہا ہے، مگر مسلمان ملکوں کی طرف سے اس صورتِ حال کے خلاف مطلوبہ ردّعمل سامنے نہیں آیا۔ انہوں نے زور دیا کہ مسلمان ملکوں میں اسلامی روح بیدار کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے تعلیم کو ترجیحی بنیادوں پر فروغ دیا جائے۔

(۲۵) جنرل (ریٹائرڈ) کے ایم عارف، جنرل ضیاء الحق کے دستِ راست تو تھے ہی، دانشور بھی کم درجہ کے نہیں ہیں۔ عسکری پس منظر کے لحاظ سے وہ واحد شخصیت ہیں، جنہوں نے اس کانفرنس میں خطاب کیا۔ جنرل خالد محمود عارف نے کہا کہ مسلمانوں کی آبادی ایک ارب سے زیادہ ہے اور مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمانوں کی ۵۶ ریاستیں ہیں، مگر مسلمان بے حد پسماندہ ہیں۔ اسلامی دنیا علم، ٹیکنالوجی اور سائنس کی دوڑ میں بہت پیچھے ہے، یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ مغرب ان کا استحصال کر رہا ہے۔ نازیوں کے خاتمے اور کمیونزم کے زوال کے بعد، مغرب تہذیبی اعتبار سے اسلام کو اپنے لئے خطرہ تصور کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ذرائع اَبلاغ نے اسلام کے لئے نئی اصطلاحات وضع کر رکھی ہیں مثلاً ''اسلام کی واپسی''، ''اسلامی بنیاد پرستی''، ''اسلامی دہشت گردی'' اس طرح رائے عامہ کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ بعض مسلمان دانشور بھی مغربی میڈیا کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ بھی یہ زہریلی اصطلاحات مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ مغرب تیل کی فراہمی میں کسی قسم کی رخنہ اندازی کے امکان کو ختم کرنے کے لئے تیل پیدا کرنے والے مسلمان ملکوں کو دباؤ میں رکھے ہوئے ہے۔ مغرب کی تمام تر صنعت مسلمانوں کے تیل پر انحصار کرتی ہے۔ انہوں نے کہا: مغربی میڈیا پاکستان کے نیوکلیئر بم کو 'اسلامک بم' کا نام دیتا ہے، لیکن وہ کبھی نہیں کہتے کہ یورپ کے پاس جو بم ہیں، وہ مسیحی بم ہیں یا بھارت کے پاس ہندو بم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اگرچہ سیاسی طور پر آزاد ہیں، مگر معیشت اور ٹیکنالوجی، فوجی ساز وسامان اور دیگر میدانوں میں وہ ابھی تک آزاد نہیں ہیں۔ مسلمان ملکوں کو اتحاد، معاشی خوشحالی اور صنعتی ترقی کی اشد ضرورت ہے۔

(۲۶) کانفرنس کے آخری سیشن کا صدارتی خطبہ جناب محمود احمد غازی، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور، حکومتِ پاکستان نے ارشاد فرمایا۔

مندرجہ بالا سطور میں انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس میں پڑھے جانے والے اہم مقالہ جات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ بعض مقالہ جات کے محض چند نکات پیش کرنے تک ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ طوالت کے خوف کے پیش نظر چند مقررین کی طرف سے پیش کئے جانے والے مقالہ جات کے عنوانات پیش کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض علمی اعتبار سے اتنے اہم ہیں کہ ان پر مختصر روشنی ڈالنا ضروری تھا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر انچارج، سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
"نئے ہزاریے میں امت مسلمہ کو درپیش معاشرتی چیلنجز"

۲۔ پروفیسر نگہت یاسمین ہاشمی اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
"نئے ہزاریے میں امت مسلمہ کو درپیش تعلیمی چیلنجز"

۳۔ امام محمد ذکی الدین شرفی ڈائریکٹر جنرل، انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ، اسلام آباد
"عالم اسلام اور پاکستان کو درپیش مسائل، مستقبل کی امکانی صورتیں" (انگریزی)

۴۔ ڈاکٹر عبدالجلیل "اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام کیسے ہو؟"

۵۔ ڈاکٹر عبدالرشید "اتحادِ امت مسلمہ...... اِمکانات و مشکلات"

یہاں میں ڈاکٹر سہیل حسن، صدر شعبہ قرآن وحدیث، ادارۂ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ ڈاکٹر سہیل، مولانا عبدالغفار حسن کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔ عربی زبان سے خاص شغف رکھتے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف کانفرنس میں اپنا مقالہ پڑھا بلکہ چند عربی تقاریر کا رواں ترجمہ بھی کیا۔ ڈاکٹر سہیل صاحب کے ساتھ تبادلہ خیال کا موقع بھی ملا، بے حد شریف النفس اور علم دوست شخصیت کے مالک ہیں۔

ان کے علاوہ استاد محمد ہاشم مجددی افغانستان سے آئے ہوئے تھے، انہوں نے بے حد فصیح عربی زبان میں خطاب کیا۔ ان کی تقریر کا مرکزی نقطہ اِتحادِ امت تھا۔ کچھ اور مقررین بھی تھے جن کے اسماءِ گرامی کا ریکارڈ یہ تبصرہ لکھتے ہوئے میرے سامنے نہیں ہے، اسی لئے انکا تذکرہ صرفِ قلم کرنا پڑ رہا ہے۔

اگرچہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کا انعقاد ایوان اقبال میں کیا گیا۔ مگر اس سہ روزہ کانفرنس کے دوران شہر لاہور میں متعدد تقاریب منعقد ہوئیں جن میں کانفرنس کے شرکا نے شرکت کی۔ کانفرنس کے مہمانوں کے اعزاز میں جماعت ِاسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے منصورہ میں پرتکلف عشائیہ دیا۔ جامعہ اشرفیہ میں بھی لنچ کا اہتمام کیا گیا۔

شیخ قمرالحق صاحب جو جامعہ لاہور الاسلامیہ کی نگران باڈی کے ممبر، فلاح فاؤنڈیشن کی مجلس عاملہ کے رکن اور معروف صنعت کار ہیں، نے بھی عرب مہمانوں کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔ مؤخر الذکر ضیافت اس اعتبار سے قابل ذکر ہے کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے زیر اہتمام ہونے والی اس ضیافت میں عرب شیوخ وعلماءِ کرام کے علاوہ سعودی عرب کے سفیر احمد العجلان اور کمانڈر شیخ ابوعبدالعزیز محمود باحاذق بھی شریک ہوئے۔ پوری دنیا میں جہادی تحریکوں کی سرپرستی کے حوالے سے کمانڈر ابوعبدالعزیز کا نام بہت اہم ہے۔ افغانستان، بوسنیا اور کشمیر میں جاری جہاد میں انہوں نے اربوں روپے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کیے ہیں۔ ان کی آمدورفت کو عموماً خفیہ رکھا جاتا ہے۔ عالم اسلام کے اس عظیم مجاہد کو دیکھ کر روحانی خوشی ہوئی۔ یاد رہے کہ ابوعبدالعزیز کے آباؤ اجداد سندھ سے نقل مکانی کر کے سعودی عرب میں آباد ہوئے تھے۔

اس سلسلہ میں ایک عظیم الشان تقریب جامعہ لاہور الاسلامیہ میں بھی منعقد ہوئی۔ یہ تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف، تجوید و قرآت کانفرنس اور تقسیم اسناد کے حوالہ سے منعقد ہوئی۔ عالم اسلام اور عرب ملکوں کی ممتاز شخصیات نے اس تقریب کو رونق بخشی۔ چند نمایاں مہمانانِ گرامی میں سعودی عرب کے وزیر عدل و انصاف ڈاکٹر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم آل الشیخ، سعودی عرب کے مفتی شیخ صالح بن غانم السدلان، بحرین کی جمعیت التربیۃ الاسلامیہ کے چیئرمین عادل بن عبدالرحمٰن جاسم، سعودی عرب کے نامور عالم دین شیخ عبداللہ بن حمد الجلالی، مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے سینئر رکن شیخ ڈاکٹر عبداللہ مطلق، تبوک ہائی کورٹ کے قاضی ڈاکٹر ابراہیم البشر، جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے امیر مولانا سمیع اللہ (افغانستان)، سعودی عرب کے پاکستان میں سفیر شیخ احمد العجلان اور دیگر غیر ملکی شخصیات شامل ہیں۔

اس کے علاوہ جامعہ کی مجلس تاسیسی (مجلس التحقیق الاسلامی) کے صدر دفتر میں جامعہ کی 'مجلس اُمناء' (گورننگ باڈی) کے اِجلاس بھی کانفرنس سے پہلے اور کانفرنس کے دوران جاری رہے۔ جن میں بعض اجلاسوں میں 'مجلس' کے زیر اہتمام عہد نبوت سے لے کر عصر حاضر تک شریعت کے حوالہ سے اسلامی قاضیوں کے فیصلوں پر مبنی انسائیکلو پیڈیا کی پیش رفت کا جائزہ لینے کے لئے بھی جامعہ کے مختلف شعبوں کے سربراہان کے علاوہ کانفرنس کے ممتاز سکالرز شریک ہوتے رہے۔ شریک ہونے والوں میں سعودی عرب، کویت، دوبئی اور بحرین وغیرہ سے جامعہ کے ٹرسٹیز شامل ہیں۔

اس کانفرنس کے شرکا کے اسماءِ گرامی اور اس میں پڑھے جانے والے مقالہ جات کی فہرست دیکھ کر اس بین الاقوامی کانفرنس کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس طرح کی کانفرنس اگر کسی عرب ملک میں منعقد کی جاتی تو وہاں کے ذرائع اِبلاغ اس پر خصوصی ایڈیشن اور ضمیمہ جات شائع کرتے، ٹیلی ویژن پر اس کو خوب تشہیر دی جاتی۔ مگر صد افسوس پاکستان میں منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان کانفرنس پاکستان کے میڈیا میں بہت زیادہ جگہ نہ پاسکی۔ ارشاد حقانی صاحب اور عارف نظامی صاحب نے مغربی میڈیا کے اسلام کے خلاف تعصب کا اپنی تقاریر میں ذکر کیا، مگر وہ اپنے ملک کے سیکولر میڈیا کے دینی تنظیموں کے خلاف تعصب کو فراموش کر گئے۔

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کو سوائے روزنامہ نوائے وقت اور 'انصاف' کے کسی دوسرے اخبار نے کوئی خاص اہمیت نہ دی۔ ارشاد حقانی صاحب جس کثیر الاشاعت اخبار (جنگ) میں کالم لکھتے ہیں، اس نے تو اس کانفرنس کے دوسرے روز کی کارروائی کے متعلق ایک کالمی خبر تک شائع نہ کی۔ کتنے افسوس کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام ہے کہ پاکستان کی اُردو صحافت کا کثیر الاشاعت اخبار جو غدار الطاف حسین کا چھ صفحات پر انٹرویو چھاپنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کر کے باقاعدہ ایک ٹیم کو لندن روانہ کرتا ہے، یہی اخبار اسلام دشمن یہود وہنود کی ایجنٹ عاصمہ جہانگیر کا انٹرویو سنڈے میگزین کے پانچ صفحات پر پھیلا کے شائع کرتا ہے، مگر اس کے سیکولر ذہن رکھنے والے صحافیوں کو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ بین الاقوامی کانفرنس کے عالمی سطح کے سکالر شرکاء میں سے کسی ایک کا انٹرویو شائع کرے۔ ہمارے انگریزی اخبارات کے لئے تو یہ کانفرنس کوئی خاص واقعہ ہی نہیں تھا۔ یہی اخبارات جو فلمی اداکاروں کی قد آدم تصاویر چھاپ کر اپنے اخبارات کو کالا کرتے ہیں اور این جی اوز کے معمولی پروگراموں کو صفحۂ اول پر جگہ دیتے ہیں، وہ اس قدر عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس کے بارے میں کتنے شدید تعصب کا اظہار کرتے ہیں!...... ہمارے صحافیوں کو سنجیدہ علمی موضوعات سے کتنی دلچسپی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ اس سہ روزہ کانفرنس میں صحافیوں کے لئے مخصوص نشستیں تقریباً خالی ہی رہیں۔ اس کانفرنس میں اجتماعی طور پر شرکا کی تعداد بھی کانفرنس کے شایانِ شان نہیں کہی جاسکتی۔

ایوانِ اقبال سے چندگز کے فاصلہ پر الحمرا ہال میں پیش کئے جانے والے بیہودہ اور لچر ڈراموں میں اس قدر رَش ہوتا ہے کہ ٹکٹ نہیں ملتا، مگر ایک علمی اور اعلیٰ پائے کی کانفرنس میں شرکت کرنے والے ایک ہزار افراد بھی نہ ہوں تو اسے امتِ مسلمہ کے علمی زوال کا نوحہ ہی لکھنا چاہئے۔

ان معروضات کے باوجود انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد ایک بہت قابل تحسین اقدام تھا۔ لاہور میں ہونے والی کانفرنس میں منظور کی جانے والی بہت سی قراردادوں کو دوحہ (قطر) کی اسلامی سربراہی کانفرنس میں شامل کرلیا گیا۔ ☆☆

مدیر اعلیٰ ماہنامہ محدث حافظ عبدالرحمن مدنی، اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ (شعبہ خواتین) کی سیکرٹری جنرل مسز رضیہ مدنی اور ماہنامہ محدث کے مدیر معاون حافظ حسن مدنی رمضان المبارک کے پہلے ہفتہ میں تبلیغی دوروں پر بیرونِ ملک تشریف لے جارہے ہیں۔ کویت، بحرین، متحدہ عرب امارات میں چند دن گزارنے کے بعد سعودی عرب میں عمرہ کی سعادت بھی حاصل کریں۔ ان ممالک میں مختلف سرکاری اداروں اور علمی شخصیات سے ملاقاتوں کے علاوہ اسلامی تنظیموں سے تبلیغ ودعوت اور تعلیم وتعلّم کے مشترکہ منصوبوں پر تبادلہ خیال کے پروگرام شامل ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستانی حلقوں نے ان کی آمد کے پیش نظر مختلف تبلیغی ودعوتی پروگرام تشکیل دے لئے ہیں۔

علاوہ ازیں مدیر اعلیٰ ماہنامہ محدث کو حسب سابق مراکش کے شاہی لیکچرز (دروسِ حسنیہ) میں شرکت کے لئے بھی مدعو کیا گیا ہے، چنانچہ رمضان کے آخری عشرے میں مدیر اعلیٰ سعودی عرب سے مراکش کے لئے روانہ ہوں گے جہاں وہ دروسِ حسنیہ میں عربی زبان میں لیکچرز ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

محدث کے مدیر اعلیٰ اور مدیر معاون کی بیرونِ ملک روانگی کے پیش نظر محدث کے موجودہ اور آئندہ شمارہ کو یکجا کرلیا گیا ہے، اسی بنا پر حالیہ شمارہ کی ضخامت بھی معمول سے زیادہ ہے۔ اس فرصت سے بین الاقوامی کانفرنس کے علمی مقالہ جات کی معیاری انداز میں تیاری کا موقع بھی میسر آئے گا۔ قارئین نوٹ فرمالیں کہ

محدث کا حالیہ شمارہ دسمبر ۲۰۰۰ء اور جنوری ۲۰۰۱ء کا مشترکہ ہے، جس کے بعد اگلا شمارہ فروری میں شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Islamic International Conference

3 - 5 NOVEMBER 2000

Falah Foundation-Pakistan
Under the auspices of
Lahore Islamic University, Lahore

The Islamic International Conference held at Aiwan-e-Iqbal, Lahore, Pakistan from 3rd to 5th November 2000 adopts the following resolutions:

1. Faith, Unity and Discipline should be adopted as a motto for the Islamic Ummah.
2. OIC should be restructured and strengthened to function effectively through its institutions with a view to promote and serve the vital interests of Muslims and thus to achieve unification of Ummah.
3. New institutions like, Majlis-e-Shora, Defence & Security Council, Islamic International Court of Justice, Ombudsman, Laws reforming Council, Council of Trade and Commerce, Foreign Affairs Council, Bait-ul-Mall (Islamic Monetary Fund), Disaster Management Committee and Health and Education Committees should be established under the auspices of OIC.
4. Strategy should be planned to motivate the International opinion for having a permanent seat in the Security Council of UN for the Muslim Ummah.
5. Ummah must condemn human rights violation, atrocities and brutalities being inflicted upon the Muslims of Kashmir, Palestine, Bosnia, Cyprus, Chechnya, Kosovo, Philippines, Burma and Eritrea. Concrete efforts and practical measures, including cessation of trade relations with the countries aiding the countries perpetuating brutalities, be taken to resolve the long outstanding grievances of these innocent Muslims and realize their right to freedom according to their wishes.
6. Disputes or conflicts existing or arising amongst the Muslim countries (including the issue of the prisoners of Kuwait and Afghanistan with their respective rivals) be resolved through arbitration, mutual negotiations or reference to the Islamic International court of Justice.
7. Measures should be adopted to facilitate free movement of people of Islamic countries.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8. Ummah has to rediscover its moral ideological responsibilities. Its member countries should have the twin prerequisites of (1) Loyalty to Allah and (2) Trust of the people.

9. Ummah's rights to retrieve its hard earned wealth swindled and kept in Western Banks must be recognized and moral, political and legal measures should be taken to bring back this wealth to the Ummah.

10. Muslim countries should establish a monetary fund to help out indebted Muslim countries by providing financial aid and interest free soft loans.

11. Ummah must promote mutual trade, commerce and its multinational companies.

12. Ummah must launch its own communication satellites to uplift information technology and media of Muslim countries.

13. Science and Technology Centres of Excellence and Institute of Media Studies should be established in regions of Ummah and transfer of technology in Muslim countries should be promoted.

14. Islamization of Education to promote Islamic values and adoption and promotion of Islamic Literature and literary values so that the new generation may be able to defend Islamic faith and values.

15. Free exchange of Literature and Scholars in Muslim countries should be promoted.

16. Muslim counties should recognize the Afghanistan government at Kabul and extend necessary aid to help the Afghans to rebuild their country.

17. A resourceful body of Ummah must be established to participate globally in sending Scientific Research Missions to Space, Antarctica and Deep Sea Waters.

(Khalil-ur-Rehman Khan)
Chairman, Organizing Committee
Islamic International Conference

Hafiz Abdul Rehman Madni
Rector
Lahore Islamic University
Managing Director
Falah Foundation, Pakistan

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویرِ وطن

جناب محمد اسلم رانا

پاکستان میں اَقلیتیں ...... ایک نظر میں!

مذاہب عالم کا مطالعہ محمد اسلم رانا کا خاص موضوع ہے جس پر آپ ملک بھر میں امتیازی حیثیت اور مجاہدانہ شان رکھتے ہیں آپ 'المذاہب' کے نام سے ایک ماہنامہ بھی نکالتے رہے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کے لئے لکھے جانے والے زیر نظر مقالے میں پاکستان میں اقلیتوں کو ملنے والی مراعات، ان کے مطالبے اور ان کی سرگرمیوں کی ہوشربا رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ آخری صفحات میں عالمی منظرنامے میں اقلیتوں کے حالات کی بھی منظرکشی کی گئی ہے اور عیسائی چرچ کی سرگرمیوں پر بھی اختصار سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مقالہ نگار کا انداز معروضی ہے اور زیادہ سے زیادہ مواد پیش کرنے کی غرض سے صرف اشاروں پر اکتفا کیا گیا ہے۔ مختصر صفحات میں معلومات سے اس قدر لبالب اس مقالہ میں جن اُمور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، عموماً وہ ہمارے اہل نظر حضرات کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ اس مضمون کے مطالعے میں اشارات کے پیش نظر قارئین کو اپنی توجہ بہت مرکوز کرنا پڑے گی تب وہ اس کے اصل جوہر تک پہنچ سکتے ہیں۔ (حسن مدنی)

اقلیتیں مقدس امانت ہیں!

اس عالم آب وگل میں اقلیتی معاملات کا سلجھاؤ کچھ ٹیڑھی سی کھیر ہے۔ لیکن مسلمانوں نے ہمیشہ اقلیتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک مقدس امانت سمجھا اور ان کی حفاظت ونگہداشت کا حق ادا کیا۔ الحمدللہ کہ وطن عزیز پاکستان میں اقلیتوں کو تمام مسلمہ شہری حقوق حاصل ہیں اور وہ ان سے بہرہ ور بھی ہیں۔ انہیں رہنے سہنے، جینے بسنے، جان مال کے تحفظ، نقل وحرکت، اپنی جائدادیں بنانے، اپنی بستیاں بسانے، خریدنے، بیچنے، پیشے اپنانے، اپنے دینی اور عام تعلیمی اور رفاہی اداروں کی تعمیر وقیام اور ملکی تعلیمی اداروں میں داخلہ، اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کے امتحانات میں شرکت و بلاروک ٹوک کامیابی، پولیس، فوج اور دیگر سرکاری ونیم سرکاری محکموں اور اِداروں میں کوٹہ اور میرٹ کی بنا پر ملازمت کی مراعات اور سہولتیں حاصل ہیں۔ اقلیتی طلبہ کو اندرون و بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے خصوصی اقلیتی وظائف ملتے ہیں۔

اقلیتوں کو اپنے مذہبی جرائد، لٹریچر اور کتابِ مقدس کی طباعت اور سرعام تقسیم و اشاعت، فروخت اور خط وکتابت و دینی سکول چلانے تک کی کھلی چھٹی ہے۔ اقلیتی عبادت گاہوں، مڑھیوں، مرگھٹوں، قبرستانوں کے لئے زمینیں مہیا کرنے اور چاردیواریوں تک کی تعمیر سرکاری خرچہ پر ہونے کی مثالیں موجود ہیں۔ اپنی عبادات، جلسے اور کانفرنسیں منعقد کرنے، سرعام مذہبی اور سیاسی جلوس نکالنے، پبلک مقامات پر نعرے مارنے اور ٹریفک روک کر چوراہوں میں تقریریں کرنے میں بھی وہ آزاد ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نظیر دور میں ان کے مذہبی جلسوں کا انعقاد سرکاری اہتمام اور افسروں کی زیرنگرانی بھی ہوتا رہا۔ اس سلسلہ میں اکثریت (مسلمانوں) کے مذہبی جذبات کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ یہ لوگ سڑکوں پر اسلامی عقائد کے خلاف بینرز لگاتے ہیں، صلیبیں لہراتے، فتح صلیب کے نعرے مارتے، اسلامی قوانین کے خلاف لٹریچر بانٹتے اور عیسائی مجمع اور پاکستان کو صلیب سے کھلے عام برکت دیتے ہیں۔

اندرونِ سندھ جہاں ہندوؤں کی آبادی معتد بہ ہے، ان کے جذبات کے احترام میں مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کی ممانعت ہے اور خنزیر کا گوشت ۲۰۰ سے ۳۰۰ روپے کلو عام بکتا ہے۔

جداگانہ انتخابات کی بدولت اقلیتی افراد کو سرکاری کمیٹیوں اور کونسلوں میں لیا جاتا ہے۔ انہیں ووٹ دینے اور بلدیاتی اداروں، مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنے ووٹوں سے، اپنی پسند کے، اپنے ہم مذہب، ہم مسلک اور ہم خیال نمائندے بھیجنے کے حقوق میسر ہیں۔ انہیں صوبائی اور مرکزی وزراء، مشیران اور پارلیمانی سیکرٹری بھی مقرر کیا جاتا ہے۔

قومی اسمبلی کے اقلیتی ممبران کو باقاعدہ 'حج کوٹہ' ملتا ہے جس سے عیسائی کرسمس منانے 'روم' جاتے ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں ایسٹر کے تہوار پر دس عیسائیوں کو روم بھیجا گیا تھا جن پر ۴ لاکھ ۲۷ ہزار روپے خرچہ اٹھا تھا۔ جمہوری حکومت نے ۱۹۹۶ء سے ۵۰ عیسائی سرکاری ملازموں کو سرکاری اخراجات پر ایسٹر منانے روم بھیجنا منظور کیا تھا۔

قومی اسمبلی کے دس اقلیتی ممبران کو ہر برسر اقتدار پارٹی للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتی، ان کی ناز برداریوں میں سبقت لے جاتی اور انہیں اور اقلیتوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات دیتی ہے۔ اکثریتی ممبران کے برابر اقلیتی ممبران کو بھی ترقیاتی فنڈز ملتے ہیں جن سے وہ اقلیتی علاقوں میں نالیوں، سڑکوں، پلوں، گلیوں، گوردواروں، گرجوں، قبرستانوں اور ان کے گرد چاردیواریوں کی مرمت وتعمیر پر حسبِ منشا خرچ کرتے ہیں۔

اپنے تعلیمی اِداروں میں عیسائی اپنی مرضی سے نصابِ تعلیم مقرر کرتے ہیں جو بالعموم سیکولر ہوتا ہے، طلبہ کا لباس اور ثقافت مسلمانوں سے متصادم ہوتی ہے۔ طلبہ، اساتذہ اور افراد کو سائیکلیں، موٹر سائیکلیں اور سکولوں کو ویگنیں تحفہ میں ملتی ہیں۔ بیواؤں کو سلائی مشینیں اور بیٹیاں بیاہنے کے لئے رقوم دی جاتی ہیں۔ ہر سال قومی تہوار پر اقلیتی ادیبوں، اداکاروں اور فنکاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے ایوارڈز دیئے جاتے ہیں جن میں مبلغ پچاس ہزار کی نقدی بھی شامل ہوتی ہے۔ اقلیتی مریضوں کو علاج کے لئے اِمداد اور وظیفہ ملتا ہے۔ اقلیتی تہواروں پر سرکاری ملازمین کو رخصت ملتی ہے۔ کرسمس پر مسلمانوں کے برابر دو چھٹیاں ہوتی ہیں۔ کرسمس پر وزیراعظم کی طرف سے نقد رقم کا تحفہ دیا جاتا ہے جو مبلغ ۲۵ لاکھ روپے سے کم نہیں ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقلیتی تہواروں کو ریڈیو اور ٹی وی پر نمائندگی ملتی ہے، گورنر ہاؤس میں اقلیتی کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں اور ان کے تہوار بھی منائے جاتے ہیں۔

غرض کہ پاکستان میں اقلیتیں واقعی مقدس امانت ہیں۔ دنیا بھر میں کہیں بھی اقلیتوں کو وہ حقوق ومراعات اور آزادیاں میسر نہیں ہیں جو انہیں پاکستان میں دی گئی ہیں۔ زیادہ تر سندھ میں بسنے والے ۱۲,۷۶,۱۶۰ ہندو پاکستان کی دوسری بڑی اقلیت ہیں، وہ ملکی سرگرمیوں میں بس واجبی سا حصہ لیتے اور خاموشی سے پاکستان کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں۔ دیگر اقلیتی فرقوں کی آبادی ناقابل التفات ہے۔ اندریں حالات اقلیتوں کی نمائندگی اور اقلیتی حقوق کی حفاظت وحصول کا ذمہ عیسائیوں نے ہی اُٹھا رکھا ہے۔

عیسائی برادری پاکستان کی سب سے بڑی اقلیت ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ان کی کل آبادی ۱۳,۱۰,۴۲۶ ہے۔ اکثریت پنجاب میں رہتی ہے۔ عیسائی اقلیت بڑی ہوشیار و زیرک، چاک وچوبند، مستعد اور فعال ہے۔ حالات کا گہرا وسیع مطالعہ کرتی اور گردوپیش پر کڑی نظر رکھتی ہے۔ قدم قدم پر انسانی حقوق، بنیادی حقوق، اقلیتی حقوق اور اقوامِ متحدہ کے چارٹر میں منظور کردہ حقوق کے حوالہ سے اپنی موہومہ محرومیوں اور مظلومیتوں کا ڈھنڈورا پیٹنے اور انسانی اَقدار کی پامالی کے شکوے نشر کرنے میں ید طولیٰ رکھتی ہے۔ یہ لوگ فن پراپیگنڈہ کے رُموز واَسرار سے کماحقہ واقف اور اس سے کام لینے کا سلیقہ رکھتے ہیں، بات بات پر اپنی مفروضہ بے بسی اور مظلومیت کو اُچھالتے اور کسمپرسی کا شور مچاتے، چیخ چیخ کر دنیا کو سر پر اُٹھا لیتے اور بہ آواز بلند رو رو کر اَقوامِ عالم کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں اور اپنی بات منوا کر چھوڑتے ہیں۔ دیارِ مغرب کی عیسائی طاقتیں بالخصوص امریکہ ان کا سرپرست ہے۔ انسانی حقوق اور اقلیتی حقوق کے عالمی ادارے، تنظیمیں اور ایمنسٹی انٹرنیشنل بھی اس کی پشت پر ہیں۔

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنا ایک عام اور معمول کا امر تھا لیکن جس مذہب کے لئے یہ لوگ مرمٹنے کو تیار ہیں، جو مذہب ان کی پہچان ہے، اس کا شناختی کارڈ میں اندراج انہیں گوارا نہیں تھا۔ اس کی مخالفت میں ان لوگوں نے جلسے منعقد کئے، جلوس نکالے، فقرہ زنی کی، مظاہرے کئے، ذاتی اور قومی اَملاک کی وہ توڑ پھوڑ کی اور عالمی سطح پر اتنی دہائی دی کہ حکومت پاکستان کو اپنا ارادہ ترک کرتے ہی بن پڑی! اسی طرح ملکی اور بین الاقوامی دباؤ کے تحت توہین رسالت ﷺ کے دو مجرموں سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو لاہور ہائی کورٹ سے باعزت بری کرایا، انہیں دس دس ہزار ڈالر نقد عطا کئے اور بحفاظتِ تمام جرمنی پہنچایا۔ ملزمان جیل میں تھے تو اسلام آباد سے ان کی خبرگیری کی ہدایات آتیں اور شاہی مہمانوں کا سلوک کرنے کی تاکیدیں کی جاتیں۔ اعلیٰ حکام اور انسپکٹر جنرل پولیس تک ان کی خیریت دریافت کرتے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال چال پوچھتے رہے۔

القصہ پاکستان میں عیسائی اقلیت، مسلم اکثریت پر بھاری اور حاوی ہے، اس کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ اقلیتی مسائل ہی کیا، عام ملکی معاملات پر بھی حکومت اس کی رائے کو ترجیحی نظروں سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہے جس سے عیسائیوں کے رویہ میں مزید سختی اور طرزِ عمل میں شدت آ گئی ہے۔ اب صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ عیسائی اقلیت کل آبادی کا محض 1.56 % ہونے کے باوجود پاکستان کو بوسنیا بنانے اور خون کی ندیاں بہانے کی دھمکیاں دیتی اور پاکستان کو نازی جرمنی کا حشر یاد دلاتی ہے۔

''مولویوں کے یہ فتوے سوئے ہوؤں کو جگا کر خون کی ہولی کھیلنے پر مجبور نہ کردیں جو ملک وقوم کے حق میں بہتر نہ ہوگا''

''آج کا مسیحی تلوار چلانا جانتا ہے، خون بہانا جانتا ہے اور خون دینا بھی جانتا ہے''

''اب کے اگر...... مسیحیوں کی طرف کسی پارٹی نے اُنگلی بھی اٹھائی تو وہ انگلی کاٹ دی جائے گی''

باغیانہ تقاریر

۱۱/ اگست ۱۹۹۵ء کو پارلیمنٹ چوک، اسلام آباد میں عیسائیوں کا ایک اجتماع ہوا۔ مقررین نے ڈنکے کی چوٹ پر کہا:

''بے نظیر، چیئرمین سینٹ اور نواز شریف بھی ضیاء الحق ایسے لعنتی ہیں، ہمیں قوم کے ان غداروں کو مٹانا ہے''

''یہ زرداری خریداری کچھ نہیں ہے''

''بے نظیر یہاں آ کے دیکھ لے، یہ میری ماؤں اور بہنوں کی جوتی کے برابر بھی نہیں ہے''

''میں اس شہر کو باطلوں کا شہر تصور کرتا ہوں''

''ہم آئین کے باغی ہیں''

''جداگانہ انتخابات کو نہیں مانتے''

''ہم ۱۴/ اگست کو یوم آزادی نہیں منائیں گے''

پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر، اسلام کے لئے عمل میں لایا گیا تھا۔ گذشتہ چند برسوں سے اس سمت میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے تو عیسائی اُقلیت چراغ پا ہوئے جارہی ہے۔ اس کی اسلام دشمنی طشت ازبام ہورہی ہے۔ یہ لوگ اسلامی قوانین کو 'کالے قوانین'، 'انسان کو انسان سے جدا کرنے اور نفرتوں و کدورتوں کی دیوار کھڑی کرنے والے'، 'ملک میں آزاد سوچ، جمہوریت اور مساوات کی نفی'، 'غیر انسانی'، 'انسانی حقوق کی پامالی' اور توہین رسالت ایکٹ کو 'قاتل قانون'، 'جان اور ایمان کا دشمن' اور 'قباحتوں سے بھرا ہوا'، 'اقلیت آزار اور انسان دشمن'، 'معاشرہ میں عدم رواداری کا ثبوت'، 'اقلیتوں سے مذہبی آزادی چھیننے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سازش، 'انسانی حقوق کی خلاف ورزی'، 'ناانصافی پر مبنی'، 'غیر منصفانہ'، 'بنیادی حقوق کے منافی'، 'امتیازی'، 'غیر جمہوری'، 'غیر انسانی' اور 'انسانیت کی تذلیل کرنے والا' کہتے ہیں۔

''آج جس قدر قوانین شریعت کے نام پر بنائے گئے ہیں، وہ سب کے سب اقلیتوں کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جداگانہ طریق انتخاب کے بطن سے ہی شاتم رسول کے قانون نے جنم لیا''

''شریعت بل کے نفاذ سے پارلیمنٹ کی برتری اور آئین کی بالاتری ختم ہوجائے گی۔ جوائنٹ ایکشن کمیٹی کی طرف سے شرکا نے مختلف بینرز اور پوسٹر اٹھا رکھے تھے جن پر ''ساڈی شریعت، ساڈا خدا، ملاں توں نہ رولا پا''...... ''شریعت بل نامنظور کے نعرے درج تھے''

آئین میں آٹھویں ترمیم جس نے اسلامی دفعات اور جداگانہ انتخاب کو تحفظ دیا ہے، اسے 'غلاظت' پکارا جاتا ہے۔ ماہنامہ 'مکاشفہ' فروری ۱۹۹۶ء کا 'مہمان اداریہ' پڑھ کر محسوس ہوگا کہ عیسائی اقلیت کس قدر دیدہ دلیر، منہ زور اور اکثریت کے مذہبی جذبات روندنے میں کتنی بے باک ہے، ایک پورے صفحہ پر درج ہے:

مہمان اداریہ

''کالے قوانین کا خاتمہ

اور...... خصوصاً

تعزیراتِ پاکستان ۲۹۵۔سی کا فوری خاتمہ

پاکستان کے مسلم اور غیر مسلم لوگوں کی بہتری اور خوشحالی ہے''

(ڈاکٹر جان جوزف، بشپ آف فیصل آباد)

مغرب سے گستاخِ رسولؐ ایکٹ کی حمایت

جاننا چاہئے کہ اِن دنوں جب کہ پاکستان کے عیسائی گستاخِ رسول ایکٹ کے بدرجہ انتہا مخالف ہیں، مغربی دنیا بھی ان کی ہم نوا دکھائی دیتی ہے۔ دیارِ مغرب کا ایک دانشور طبقہ اس ایکٹ کا مؤید ہے۔ لیکن بی بی سی ٹیلیویژن کے ایک پروگرام سے ظاہر ہے کہ بی بی سی ناظرین معقولیت پسند ہیں۔ وہ گستاخِ مسیح ایکٹ کے حامی ہیں اور اسے مزید سخت بنانا چاہتے ہیں تاکہ کسی لحاظ سے بھی گستاخی مسیح کی ذرا بھر بھی گنجائش نہ رہے اور مجرم کی کماحقہ گرفت کی جاسکے۔ یہ روداد لندن کے مشہور ہفت روزہ 'میتھوڈسٹ ریکارڈز' بابت ۷ا رمارچ ۱۹۹۶ء میں جریدہ کے مستقل کالم نگار میلکم مور کی ترتیب دی ہوئی ہے۔

بی بی سی کے ناظرین اور اہالیانِ برطانیہ کے رویہ سے گستاخِ رسول ایکٹ کی حمایت کا خوش کن پہلو عیاں ہے۔ واضح ہو کہ امریکہ اور یورپی ممالک میں حیاتِ مسیح پر بننے والی فلموں کا خاصا حصہ قابل اعتراض اور دل آزار ہوتا ہے جس کی مخالفت میں مسلمانوں کا پیش پیش ہونا قابل فخر ہے۔ معقولیت پسند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سلیم الطبع عیسائی بھی ایسے احتجاجی جلوسوں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ مذکورہ روداد یہ ہے:

گستاخِ مسیح ایکٹ

''لوگ ٹی وی پروگراموں میں گستاخیٔ مسیح پر بہت نالاں ہیں، بی بی سی I نے پوچھا کہ کیا متعلقہ قانون کو سخت بنایا جائے؟''

''یہ سوال اس طرح پیدا ہوا کہ ۱۹۸۹ء میں بنائی گئی ایک فلم Visionog Ecstasy کو برطانوی فلم سنسر بورڈ نے گستاخیٔ مسیح کی بنیاد پر رد کردیا تو فلمساز نے انسانی حقوق کے یورپی کمیشن کے ہاں اپیل کردی۔ مختلف مسیحی و مسلم افراد سے رائے لی گئی''

''نارمن پایپر نے فلم دیکھ کر کہا کہ ایک مسیحی ہونے کے ناطہ سے اسے ''سخت صدمہ پہنچا ہے''۔ اس کی رائے میں ہر مذہب کے لوگ اسے دل آزار قرار دیں گے۔ ایک مسلمان عورت نور جہاں نے فلم کو جذبات مجروح کرنے والی قرار دیا اور کہا کہ فلم کے کچھ حصے ناقابل نمائش تھے، میں تو آنکھیں بند کرلیتی تھی''

''سلمان رُشدی پر فتویٰ سے متعلق مسلمانوں کے جذبات کے احترام میں اور حال ہی میں ایک لباس پر ڈیزائنر کی طرف سے قرآنی الفاظ کو ٹی وی اور پریس میں دکھائے جانے پر اس دلیل نے وسعت پکڑی کہ مسلمان جس چیز کو دل آزار سمجھیں، اس پر بھی کنٹرول سخت کیا جائے''

''بی بی سی پروگرام کا نقطہ عروج یہ تھا کہ ایک طرف تو آزادیٔ اظہار ہے اور دوسری طرف قدیم اور کبھی کبھار استعمال کیا جانے والا گستاخیٔ مسیح کا قانون''

''پروگرام میں سوال پیدا ہوا کہ اگر حکومت مخالفت کو دبانے کے لئے قانون بنائے تو عیسائی زیادہ ناراض ہوں گے یا فلم کی نمائش سے؟''

''اس طرح گستاخیٔ مسیح کا قانون سنسر شپ کے مناظرہ میں آگیا۔ ایک مسلمان نے زیادہ پابندیوں کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ اس کا اس ملک کے لوگوں کی معاملہ فہمی پر یقین ہے جیسا کہ ایک قانونی عدالت میں جیوری کے فیصلہ سے ظاہر ہے کہ معاشرہ کو کیا قبول ہے!''

''بحث یہاں آکر رکی کہ پبلشروں اور مصنّفین کو حساس معاملات میں محتاط رہنا چاہئے۔ آکسفورڈ کے دینی رہنما نے کہا کہ اگر آرٹسٹ اور مصنّفین ایسے معاملات میں خود احتسابی کریں تو یہ برا نہ ہوگا۔ اس کا اپنا خیال تھا کہ اگرچہ گستاخیٔ مسیح کا موجودہ قانون بعض معنوں میں غیر معیاری ہے لیکن اسے ختم کرنے کا مطلب یہ منفی اشارہ ہوگا کہ ہماری سوسائٹی میں مذہب کو کچھ مقام حاصل نہیں ہے''

''اکثر عیسائیوں کی رائے بھی یہی ہے''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی دہشت گردی

لاہور میں قائم عیسائی اِدارہ 'سالویشن آرمی' افغان جہاد میں براہِ راست ملوث تھا۔ اس نے افغان خانہ جنگی میں مختلف دھڑوں کی مدد کی۔

۳۶ عیسائی نوجوانوں نے خود کو مسلمان ظاہر کرکے افغان مجاہدین کی دو تنظیموں سے تربیت حاصل کی۔ اب انہوں نے طالبان کی طرز پر اپنی تنظیم 'کرسچین طالبان' تشکیل دے لی ہے جو پاکستان میں عیسائیوں کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کا توڑ کرے گی۔ یہ ان انتہا پسند نوجوانوں پر مشتمل ہے جو بندوقوں اور بموں کو ہی اپنے مسائل کا حل سمجھتے ہیں۔

صحافیوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنا سراسر غنڈہ گردی ہے۔ شہباز کلیمنٹ بھٹی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جریدہ 'کرسچین ٹائمز' کے چیف ایڈیٹر پر قاتلانہ حملہ کرکے ثابت کردیا ہے کہ ہم دہشت گرد ہیں اور ملک میں خوف وہراس کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خلاف تعزیراتِ پاکستان کی دفعات ۵۰۶، ۴۵۲، ۱۳۹، ۱۴۸ کے تحت مقدمات درج ہوئے۔ یہ کرسچین لبریشن فرنٹ کے سربراہ وہی شہباز بھٹی ہیں جنہوں نے کلنٹن کے پاک بھارت دورہ سے قبل انہیں خط لکھا تھا کہ پاکستان مسلم دہشت گردوں کا ملک ہے جس میں عیسائیوں کا برا حال ہے، یہاں آکر ان پر دباؤ ڈالیں!

سینٹ انتھونی چرچ، لاہور میں دورانِ عبادت تین مسیحی افراد نے مسلح ہوکر چرچ کی بے حرمتی، مذہبی کتب کی توہین کی اور شرکاءِ عبادت کو ہراساں کیا۔ ان دہشت گردوں کے خلاف پہلے بھی متعدد سنگین قسم کے مقدمات درج ہیں۔

دکھی انسانیت کی خدمت کرنے والی مدرٹریسا نے اپنے آخری ایام کلکتہ (بھارت) میں گزارے تھے۔ وشوا ہندو پریشد کے جنرل سیکرٹری جی کشور کا کہنا ہے کہ

''مدرٹریسا اپنے وطن البانیہ میں دہشت گردی کو سپورٹ کرتی رہی ہیں''

<u>ملتان کا بشپ موساد کا ایجنٹ نکلا:</u> ملتان کے سابق بشپ سموئیل دنی چند جرمن سفارت کار کے ذریعے اسرائیل کے لئے جاسوسی کرتے رہے۔ ان کا برطانوی سفارت خانہ میں بھی آنا جانا تھا۔ بشپ سموئیل نے یروشلم میں یکم سے چار فروری ۱۹۹۴ء تک ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی۔ وہ پاکستانی پاسپورٹ کے ذریعے سائپرس پہنچا۔ جہاں سے وہ خصوصی پاسپورٹ پر اسرائیل گیا۔ یہ باتیں ملتان کی پولیس اور سول انتظامیہ کے نوٹس میں لائی گئیں لیکن انہوں نے کوئی نوٹس نہ لیا۔

انسانی حقوق

کیا ترقی یافتہ، کیا ترقی پذیر، سبھی ممالک میں انسانی حقوق کی چمپئن شپ عیسائیوں کے پاس ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں ان لوگوں کی اپنے حلقہ اثر (تعلیمی اداروں، ہسپتالوں) میں مقدور بھر کوشش ہوتی ہے اور حکومت سے بھی زبردست مطالبہ ہے کہ مجوزہ ضلعی حکومتوں کے نظام میں عورتوں کو ۵۰ فیصد نمائندگی دی جائے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں مردعورت امتیاز اور پردہ سسٹم کا خاتمہ کیا جائے۔ جس سے مسلم معاشرہ کی بربادی ظاہر و باہر ہے۔ جبکہ ان کا اپنا حال یہ ہے کہ عیسائی عورتیں اپنی مرضی سے ووٹ نہیں ڈال سکتیں بلکہ وہ مجبور ہوتی ہیں کہ جس نمائندہ کو برادری تسلیم کرے گی، وہ بھی اسے ووٹ دیں، ورنہ ان کا نکاح منسوخ ہوجائے گا۔ عیسائی اقلیت کی نسوانی حقوق کے ضمن میں یہ تضادروی حیرت انگیز ہے!

پوپ جان پال نے دورہ بھارت کے دوسرے روز ایشیا میں لوگوں کو تبدیلی مذہب پر آمادہ کرنے کے حق کی پرزور وکالت کی اور کہا کہ تبدیلی مذہب کو انسانی حق کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کسی ملک کو مذہب کے عقائد کے بارے میں زور وزبردستی نہیں کرنی چاہئے۔

ادھر پاکستان میں عیسائی اقلیت، عیسائیوں کو یہ حق دینے پر تیار نہیں۔ مقتول عالم کی اہلیہ نورین بی بی آٹھ ماہ کی حاملہ تھی۔ دونوں نے ایک سال قبل اسلام قبول کرکے شادی کی تھی جس پر ان کے خاندان اور عیسائی برادری ان سے ناراض تھی۔ دونوں کو چک میں واپس آنے پر ایک عیسائی خاندان نے پتھروں سے ہلاک کردیا، یہ المیہ ضلع سرگودھا میں پیش آیا۔

اقلیتی حقوق

عیسائیوں کے مطالبات کی فہرست شیطان کی آنت اتنی لمبی ہے۔ مثلاً یہ کہ اقلیتی افراد کو کلیدی آسامیوں پر فائز کیا جائے۔ صوبائی کابیناؤں، مرکزی وزارتوں، بلدیاتی اداروں، غیر ممالک میں بھیجے جانے والے وفود، کھیلوں کی ٹیموں، ہائیکورٹ کے ججوں کی آسامیوں میں اقلیتوں کو نمائندگی دی جائے، اقلیتی افراد بھی صوبائی وزراءِ اعلیٰ، گورنر، وزیراعظم اور صدرِ مملکت منتخب کئے جائیں۔ اقلیتی اکثریتی امتیاز کا خاتمہ ہو۔ لفظ اقلیت سے امتیاز کی بو آتی ہے لہٰذا اس کا استعمال ترک کردیا جائے۔ اسلامی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ آئین سے قراردادِ مقاصد کی بالادستی ختم کی جائے، اسلامی نظریاتی کونسل توڑ دی جائے۔ طریق انتخاب رائج کیا جائے، ملک کا اسلامی تشخص ختم کرکے پاکستان کو سیکولر سٹیٹ ڈکلیئر کیا جائے۔ عیسائی بچہ پیدا ہونے پر اس کا پانچ صدر روپے وظیفہ لگنا چاہئے۔ حکومت کے زیراہتمام چلنے والے سکولوں میں سرکاری خرچ پر عیسائی اساتذہ مقرر کئے جائیں جو عیسائی بچوں کو بائبل کی باقاعدہ تعلیم دیں۔ میٹرک کے امتحان میں حافظ قرآن کے لئے ۲۰ نمبروں کی خصوصی رعایت ختم کی جائے یا عیسائی بچہ اپنی مذہبی تعلیم کا سرٹیفکیٹ پیش کردے تو اسے بھی، امتحان میں ۲۰ نمبر اضافی دیئے جائیں۔ موجودہ امتیازی حیثیت ناقابل برداشت ہے۔ قومی اسمبلی میں اقلیتوں کی ۵۰ نشستیں ہوں تاکہ یہ مضبوط ومتحدہ گروپ اقلیتوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف کوئی حکومت نہ بننے دے اور اقلیتی مفادات کے خلاف کوئی قانون پاس نہ ہونے دے۔

اتنے کثیر اور گرانقدر مطالبات پورے کرنے سے یہ کہیں آسان تر ہے کہ ملک کی باگ ڈور عیسائیوں کے حوالہ کردی جائے۔

نے تیر کماں میں ہے، نے صیاد کہیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے!

مسیحی اقلیت اور پاکستان کے اربابِ اقتدار

سطور بالا سے عیسائی اقلیت کا بے لگام ہونا اظہر من الشمس ہے۔ان کی سماج و ملک دشمن سرگرمیوں کی گرفت تو کجا، ان کا نوٹس لینے والا بھی کوئی نہیں۔ علماءِ کرام اس مسئلہ کا کچھ بھی مطالعہ نہیں رکھتے۔ عوامی دلچسپی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ملک کے ایلیٹ طبقہ پر عیسائی پراپیگنڈہ کا جادو چل چکا ہے۔ وہ انہیں واقعی مظلوم سمجھتا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ حقائق جاننے کا خواہشمند بھی نہیں ہے۔ آپ یہ سن کر شائد حیران ہوں گے کہ میں نے ایک محفل میں اپنی تالیف بعنوان ''صدر کلنٹن کے نام مسیحیوں کا مراسلہ اور اس کا جواب'' سابق وزیر اعظم ملک معراج خالد کو پیش کی تو وہ لاپرواہی سے بولے: چائے کے وقفہ میں مجھے دینا۔ ہر دور حکومت میں اقتدار کی کرسیوں پر براجمان ہونے والے افراد عیسائیوں کے زیر اہتمام چلنے والے تعلیمی اِداروں کے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ ان سے اس ضمن میں قومی سوچ کی توقع رکھنا عبث ہے۔ چیف ایگزیکٹو پاکستان جنرل پرویز مشرف سینٹ پیٹرک ہائی سکول میں تشریف لے گئے۔ اپنے زمانہ کی عمر رسیدہ استانی سے مل کر خوش ہوئے اور سکول کو مبلغ بیس لاکھ روپے کی گرانقدر گرانٹ عنایت فرمائی۔ اس سلسلے میں عالمی اداروں اور مغربی ممالک خصوصاً امریکہ کا دباؤ بے حد وحساب ہے۔

گذشتہ برس مجھے جناب محمد رفیق تارڑ، صدر مملکت خداداد پاکستان سے ملاقات کا موقع ملا۔ میں بڑا مسلح ہو کر گیا تھا۔ دورانِ گفتگو میں اپنے بیگ کی طرف جو لپکا تو صدر مملکت نے اسے نہ کھولنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''ہم سب کچھ جانتے ہیں، مگر ہم مجبور ہیں!''

مختصر یہ کہ پاکستان میں جو حقوق و مراعات اور آزادیاں اقلیتوں، بالخصوص عیسائیوں کو حاصل ہیں خود عیسائی ممالک میں رہنے والے عیسائی اقلیتی فرقے ان کا خواب دیکھنے کو بھی ترستے ہیں۔

اقلیتیں ...... عالمی منظر میں!

۱۶ کروڑ عیسائیوں کی نمائندہ تنظیم 'ورلڈ ایونجیلی کل' کی ایک رپورٹ کے مطابق اقلیتیں دنیا بھر میں مذہبی عدم برداشت اور امتیاز کا شکار ہیں۔ ملازمت، رہائش و سماج، مذہب کے انتخاب، مذہبی اور ذاتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیداد کی بربادی یا قبضہ سے محرومی، گرفتاری، جبری مشقت، پھانسی اور قتل ان کا مقدر ہے۔ بعض قوانین بین الاقوامی معیاروں پر پورے نہیں اُترتے، مذہب تبدیل نہیں کرنے دیتے۔ مشرقی اور وسطی یورپ میں اقلیتی مذہبی گروپ مؤثر یا کلیۃً مذہبی آزادی سے محروم ہیں۔ مغربی یورپ میں غیر حکومتی فرقوں کو قانونی اقلیتی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کو خطرہ وہاں ہوتا ہے جہاں حکومتیں مذہبی معاملات میں ''بہت زیادہ اثر انداز ہوں''۔

برطانیہ میں سیاہ فاموں اور دوسرے اقلیتی گروپوں میں بے روزگاری زیادہ ہے۔ نسلی بنیادوں پر تشدد عروج پر ہے۔ سیاہ فام، پولیس تشدد سے مرتے ہیں، تعلیم میں بھی امتیاز برتا جاتا ہے۔ پاکستانی نژاد عیسائی چیختے ہیں کہ ان کے ہم مذہب ہونے کو وقعت نہیں دی جاتی اور رنگ کی بنا پر ان سے تعصب برتا جاتا ہے۔ پاکستانیوں کو 'پاکی' کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے۔

برطانیہ کی لبرل ڈیموکریٹک، لیبر اور کنزرویٹو پارٹیوں کے لیڈروں نے مذہبی رہنماؤں کو یقین دلایا ہے کہ وہ کسی بھی پارٹی کے امیدوار یا ممبر کو ''فوراً رَدّ کردیں گے'' جو رہائشی، غیر ملکی یا پناہ کے متلاشیوں کو رنگ یا نسل کی بنا پر ان سے نفرت کی حمایت یا چشم پوشی یا حوصلہ افزائی کرے گا۔

حالیہ مہینوں میں نسل اور پناہ کے متلاشیوں سے متعلق سیاسی بیانات میں ایسی زبان اور لہجہ اختیار کیا جارہا تھا جس سے متفکر ہوکر آرچ بشپ آف کنٹربری اور آرچ بشپ آف یارک نے پارٹی رہنماؤں کو خطوط لکھے تھے۔

انسانی حقوق والوں نے میکسیکو کے کیتھولک صدر سے درخواست کی: جناب پروٹسٹنٹ فرقوں پر ترس کھایئے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، ہم غور کریں گے، تاہم ہم پر بیرونی دباؤ بھی بہت زیادہ ہے!

ارجنٹائن میں رومن کیتھولک حکومت ہے۔ وہاں ۳۵ ملین آبادی کے پروٹسٹنٹ فرقوں کو تسلیم ہی نہیں کیا جاتا۔ وہ اپنا وجود منوانے کے لئے ریلیاں کرتے اور جلوس نکالتے ہیں۔

بلغاریہ میں آرتھوڈکس چرچ کو 'ریاستی مذہب' کا درجہ حاصل ہے۔ نئے قوانین کے تحت ریاستی مذہب کو مزید حقوق اور آزادیاں ملیں گی جبکہ دیگر فرقوں اور مذہبوں کی شامت آئے گی۔ جس کی ایک مثال عرض ہے کہ حکومتی فرقہ نے میتھوڈسٹ عیسائیوں کا گرجا چھین کر اسے تِلی گھر میں تبدیل کردیا۔ وہ اپنا گرجا تعمیر کرنے کے لئے پلاٹ مانگتے تو جواب ہوں ہاں تک محدود رہتا۔ مرپیٹ کر انہوں نے خود ہی ایک پلاٹ تلاش کیا تو کسی شرارتی نے شور مچا کر بے چاروں کو خاموش کردیا۔

چند برس پیشتر لاس اینجلس کے نسلی فسادات نے امریکہ بہادر کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ انسانی حقوق کے علمبردار امریکی سفید فام، سیاہ فام امریکی باشندوں کو برداشت نہیں کررہے۔ اسی بنیاد پر محمد علی باکسر بنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ وہاں آج بھی مسلم مساجد امریکی دہشت گردی کا شکار ہیں۔

سیکولر بھارت میں ۵۳ برس سے مسلمانوں پر ہر قسم کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ ان کی نسل کشی کی جارہی ہے۔ ان کی مساجد مسمار، گھر نذرِ آتش، مردوں کو قتل اور عورتوں کی اجتماعی عصمت دری کی جارہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹوں پر بیٹھ کر بچے پیدا کئے جاتے ہیں۔ ان کی جائیدادیں ہندوؤں کے لئے تر نوالہ ہیں۔

گذشتہ ۱۴ برس سے سکھ اقلیت، ہندو مظالم کا تختۂ مشق بنی ہوئی ہے۔ ان کے دربار صاحب کی جی بھر کر بے حرمتی کی گئی۔ سکھ نوجوانوں کو تلوار کے گھاٹ اُتارا جارہا ہے۔ اچھوت قتل وغارت گری کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ گھوڑے پر سوار ہوجائے تو اچھوت دولہا کی پٹائی کی جاتی ہے۔ ہندوانہ عبادات میں انہیں آگ کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔

گذشتہ دو برس سے ہندوانہ ظلم وستم کی توجہ عیسائیوں کی طرف بھی مبذول ہوئی ہے۔ ان کے گرجے، سکول، مرد، عورتیں، راہبات سبھی غارت گری کی زد میں ہیں۔ آسٹریلیا کا ایک پادری بمعہ بال بچے زندہ جلا دیا گیا ہے۔ ہندو برملا کہتے ہیں کہ مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں، کسی بھی غیر ہندو کے واسطے ہندوستان میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہندوستان میں رہنا ہے تو ہندو بن کر رہو!

برہما میں بدھ مت کے پیروکاروں اور فوجی حکومت کے ہاتھوں اراکان کے روہنگیا مسلمان سخت آلام ومصائب میں مبتلا ہیں۔ انہیں لوٹا، پیٹا اور مارا جاتا ہے۔ ان کی مساجد برباد اور گھر مسمار کئے جاتے ہیں۔ شعائر اسلام پر پابندیاں عائد ہیں۔ نوجوانوں کی داڑھیاں نوچی جاتی ہیں۔ مسلم خواتین پردہ سے محروم ہوتی ہیں۔ ان کی عصمتیں لوٹی جاتی ہیں۔ قربانی کرنے کے لئے جانور کی قیمت سے ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ بیگاریں بھگتتے ہیں۔ بنگلہ دیش بھاگیں تو وہاں بھی ان کے لئے جگہ نہیں ہے۔ غریب ملک بنگلہ دیش انہیں سوائے بھوک ننگ کے اور دے بھی کیا سکتا ہے۔ بے نواؤں کی طرف عالمی اداروں اور حکومتوں کی توجہ بھی نہیں ہے۔ عیسائی تنظیمیں بھی خاموش ہیں۔

برہما میں کیرن عیسائیوں کا حال بھی برا ہے لیکن وہ اُٹھ کر تھائی لینڈ میں چلے جاتے ہیں۔ وہاں وہ باقاعدہ زندگی گزارتے ہیں۔ بانس کے بنے ہوئے جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔ سبزیاں اور پھل اُگاتے اور چاول کھاتے ہیں۔ مرغیاں، سور، سیل مرغ اور بطخیں پالتے ہیں۔ جنگلوں سے بھی خوراک حاصل ہوجاتی ہے۔ ان کے بچے والی بال اور فٹ بال کھیلتے ہیں۔ نرسری، پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ اس پر بھی عیسائی تنظیمیں ان کی حالتِ بد پر مضطرب ہیں اور ان کی حالتِ زار پر کانفرنسیں منعقد کرتی ہیں۔

ایسٹ تیمور کے عیسائیوں کی تکالیف کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ریورنڈ آر ینیو کنہیا نے کہا ''میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیران ہوں کہ مسیح کے پیروکار کب تک خاموشی اختیار کئے رکھیں گے؟'' اس کی انگیخت پر برطانوی چرچوں کی کانفرنس منعقد ہوئی جس نے سرکارِ برطانیہ پر، اقوامِ متحدہ کو مجبور کرنے کی غرض سے، زور دیا کہ اقوامِ متحدہ، ایسٹ تیمور کے لئے حق خود اختیاری ممکن بنائے۔ ریورنڈ کنہیا نے کہا: ایسٹ تیمور ایسا ملک ہے جس میں انصاف، آزادی، امن اور انسانی وقار کی عزت کے لئے لڑائیاں لڑی اور کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔ چنانچہ عسکری تنظیم کی سرپرستی کرنے والے مقامی عیسائی رہنما کارلوس زیمنس کو امن کا نوبل پرائز دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اقوامِ متحدہ کی افواج کی زیرنگرانی ریفرنڈم ہوا اور فقط ۲۵ سالہ جدوجہد کے نتیجہ میں ایسٹ تیمور انڈونیشیا کے تسلط سے آزاد ہوگیا۔

بس اگر نظر نہیں آتے تو سات لاکھ بھارتی فوجی درندوں کا شکار کشمیری مسلمان کسی کو نظر نہیں آتے، بے کس و بے نوا کشمیری مدتِ مدید سے اغوا، اجتماعی عصمت دری، قتل و غارت، لوٹ مار، اور آتشزدگی کی زد میں ہیں۔ اب اگر انہوں نے ہندو افواج کے ظلم واستبداد کے خلاف جہاد شروع کیا ہے تو انہیں دہشت گرد قرار دے کر عالمی ہمدردیاں حاصل کرنے کی مساعی جاری ہیں۔

عیسائی دہشت گردیاں

کولمبیا میں دو عیسائی تنظیمیں دہشت گردی میں مصروف ہیں۔ فوج نے ایک حملہ میں ان کے دس آدمی مارے تو اس حقیقت پر سے پردہ اٹھا۔

ویٹکن سٹی کے موجودہ سربراہ کے خلاف کچھ عرصہ پیشتر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ وہ امریکی سی آئی اے کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے رہے ہیں اور انہوں نے سوڈان کے جنوب میں عیسائی آبادی کو مسلمان حکومت کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کے ساتھ ساتھ پولینڈ میں امریکی عزائم کو آگے بڑھانے کے لئے بھی کام کیا۔ رپورٹ کے مطابق بی بی سی نے ایک دستاویزی فلم دکھائی ہے جس سے پوپ کے خلاف اس الزام کی تصدیق ہوگئی ہے کہ سی آئی اے نے وائٹ ہاؤس کے کہنے پر پوپ کو متعدد مواقع پر امریکہ کے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے۔

عیسائی فخریہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بنگلہ دیش کی جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ بچے کچھے پاکستان میں عیسائیوں نے پراپیگنڈہ کا طوفان کھڑا کر رکھا ہے کہ انہوں نے قیامِ پاکستان کے دوران بے پناہ قربانیاں دی تھیں۔

عیسائیوں کی عالمگیر تبلیغی سرگرمیاں

مغربی ممالک میں قائم مضبوط تنظیموں، چرچوں، اداروں، انجمنوں، حکومتوں اور اقوامِ متحدہ کے فنڈز کے سہارے عیسائی مبلغین دنیا بھر میں عیسائیت کی تبلیغ واشاعت میں مگن ہیں اور انہیں معقول پذیرائی مل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے جس کی دو وجوہات ہیں:

عیسائی تورات کی شریعت کو لعنت گردانتے ہیں جس سے ان کے ہاں نیک اعمال کا تصور ختم ہوا۔ اب عیسائیت میں نیکی سے مراد معذوروں، بیماروں، غریبوں، محتاجوں، بے سہاروں، بچوں، مصیبت زدوں، بیواؤں، حاجت مندوں، گروں پڑوں کی مالی امداد اور مادّی معاونت کا تصور ہی باقی ہے۔ وہ لوگ یہ کام خلوص اور لاجواب تبلیغی جذبہ سے کرتے ہیں۔ اس کے لئے دو مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

دو انگریز جزائر نیوگنی کے پہاڑی قبائل میں جا ملے۔ ان کی بول چال، رہن سہن، کھانا پینا، چلنا پھرنا، مذہب، معاشرت، تہذیب، ثقافت، رسوم ورواج کا ۳۰ برس تک ان میں رہ کر مطالعہ کیا۔ پھر واپس انگلستان جا کر ان کی بولی کے لئے حروفِ تہجی ایجاد کئے۔ زبان دانی کے قواعد ترتیب دیئے اور بالآخر اس نئی زبان میں انجیل کا ترجمہ کیا۔ نیپال کے ایک گاؤں میں عیسائی خواتین مشنریوں نے لڑکیوں کے لئے سکول کھولا ہے جو پختہ سڑک سے ایک دن کی پیدل مسافت پر واقع ہے۔

یعنی عیسائی مشنریوں کی امدادی سرگرمیاں اور خلوص ان کا سرمایۂ کار ہے۔ الحمدللہ کہ میں نے قریباً نصف صدی مذاہبِ عالم کا مطالعہ کیا ہے اور تمام کے تمام غیر اسلامی مذاہب کی بنیاد بت پرستی پائی ہے۔ ان میں سے عیسائیت دنیا کا سب سے بڑا اور ٹھیٹھ بت پرست مذہب ہے۔ عیسائی صلیب کا بت ہر وقت گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں۔ اسی وجہ سے بت پرست مذاہب کے پیروکاروں کے لئے بھی عیسائیت کو قبول کرنا آسان ہے اور وہ پرانے آبائی مذاہب اور بتوں کو چھوڑ کر مسیح، مریم، صلیب اور اولیا کے بت پوجنے لگ گئے۔

دیارِ مغرب کے مبلغین نے جب مشرقی ممالک میں تبلیغ عیسائیت شروع کی تو ان کے دائیں ہاتھ میں اِمدادی اشیاء، رفاہی سرگرمیاں اور بائیں ہاتھ میں بائبل ہوتی تھی۔ وہ سکول، ہسپتال اور رفاہِ عامہ کے ادارے قائم کرتے اور مغربی ممالک کے مفادات کے محافظ ہوتے تھے۔ ان کے ذہنوں میں سفید فام اَقوام کی برتری قائم تھی۔ افریقہ میں کہتے کہ سفید فاموں کی خدمات میں تکالیف جھیلو گے تو تمہیں اگلی دنیا کی راحتیں ملیں گی۔ وہ سامراجیت کے محافظین تھے۔ انہوں نے افریقی حبشیوں پر لرزہ خیز مظالم کے پہاڑ توڑے۔ ۱۵۰۰ء تا ۱۸۰۰ء کے درمیان قریباً ایک کروڑ سیاہ فام غلام زنجیروں میں جکڑ کر مغربی ممالک میں ڈھوئے گئے۔ عیسائی مشنریوں کی ایسی کارروائیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ افریقی باشندے ان سے الرجک ہو گئے یہاں تک کہ وہ انہیں قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتے تھے۔ آپ حضرات یہ سن کر شائد حیران ہوں گے کہ زمبابوے کی جنگِ آزادی میں ورلڈ کونسل آف چرچز کے مشنریوں کا ایک خاص مقام تھا۔ دسمبر ۱۹۷۶ء سے فروری ۱۹۸۰ء کے درمیان قریباً ۲۵ مشنری لقمہ اجل بنے، ۱۸ کو دیس نکالا ملا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر عیسائی مشنریوں نے اپنی تکنیک بدلی، طریقہ تبلیغ تبدیل کیا، رویہ بدلا، سفید فام اَقوام کی اَجنبیتی ترک کی بلکہ ان کی مخالفت پر کمر باندھی۔ سو اب یہ لوگ اِمدادی سرگرمیوں، ویڈیو فلموں اور رفاہی اداروں کے قیام کی طرف متوجہ ہیں۔ متاثرین کے دلوں میں ان کے لئے خواہ مخواہ ہی نیک خیالات، احترام، نرمی و ملائمت اور خیرسگالی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر تعلیمی اداروں اور تعلیم بالغاں پروگراموں کی وساطت سے آہستہ آہستہ غیر محسوس طریقوں سے ان کی برین واشنگ کرکے ان تک عیسائیت پہنچائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کی ممتاز ترین رفاہی تنظیم کی ۲۵ سالہ کارگزاریوں کا مختصر جائزہ زیرنظر سطور میں ملاحظہ فرمائیے:

مصیبت زدگان کے لئے امدادی فنڈ Tear Fund کا تعارف

'ٹیئر فنڈ' برطانیہ کی سب سے بڑی امدادی اور ترقیاتی ایجنسی ہے۔ اس پروگرام کے تحت دنیا بھر میں امدادی اشیا تقسیم کی جاتی ہیں اور مسیح کی خوشخبری پہنچائی جاتی ہے۔ ۶۰۰ مبشرین افریقہ، یورپ، مشرقِ وسطیٰ، ایشیا اور جنوبی امریکہ کے ۱۰۰ ممالک میں مصروفِ کار ہیں۔ اس تنظیم نے ۲۵ برسوں کے دوران غربت اور تکالیف کے خلاف لڑنے پر 12,38,92,126 کروڑ پونڈ خرچ کئے۔ پہلے سال ۳۴ ہزار پونڈ جبکہ ۱۹۹۲/۹۳ء میں 2,16,05,000 کروڑ پونڈ کے عطیات موصول ہوئے ☆

اس امدادی ایجنسی کی رپورٹ ۱۹۹۲/۹۳ء کا عنوان ہے:

☆ دنیا میں کسی مشن کی بھرپور تکمیل کے لئے جہاں انسانی کاوشوں اور جذبے کی بڑی اہمیت ہے اور وہ اصل کی حیثیت رکھتا ہے، وہاں مادّی وسائل سے بھی صرفِ نظر کرنا ممکن نہیں گو کہ اس کی حیثیت ثانوی ہے۔ جب ہم عیسائیت کی تبلیغ کی عالمی تحریک کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں یہ امر واضح طور پر دکھائی دیتا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے مادّی کشش اور مال وزر کی قوت سے بہت زیادہ کام لیا گیا ہے جیسا کہ وسیع بنیادوں پر اِمدادی، رفاہی کام رہسپتال اور تعلیمی اداروں کا قیام اس کے بغیر ممکن نہیں۔ اس مطالعہ میں یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ عیسائیت میں دینی خدمات ایک مخصوص پیشہ کے طور پر موجود ہے جبکہ اسلام میں تبلیغ ودعوت کسی مخصوص گروہ کی اِجارہ داری نہیں ہے۔ عیسائی پادریوں نے اپنی آسانی کے لئے عیسائیت میں تحریف کرکے مال وزر کے بدلے گناہ معاف کروانے کا تصور ایجاد کیا جبکہ اسلام میں زکوۃ وعشر، خراج اور خمس ومالِ غنیمت وغیرہ وصول کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے، جن کی نہ ہی یہ نوعیت ہے نہ اس کے ذریعے دعوت وتبلیغ پر کسی طبقہ کی اجارہ داری ہوسکتی ہے۔ یہ اسلام کا ایسا متوازن پہلو ہے جس کے ذریعے دین کے کاموں کو اسلامی حکومت اور مسلمان عوام دونوں میں پھیلا دیا گیا ہے، اللہ مسلمان حکومتوں کو اسلام کو پھیلانے کے لئے ملنے والے مال کو اسلام کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

عیسائیت کی تبلیغ میں اس قدر مال وزر کا استعمال جیسا کہ آپ اعداد وشمار میں دیکھ رہے ہیں دراصل اسی امر کا مرہون منت ہے کہ عیسائی کلیسا مال وزر کے بدلے گناہ معاف کرانے کا تصور دے کر اس قدر مال دار ہوچکا ہے کہ ویٹی کن سٹی میں سونے کے انبار موجود ہیں اور آج بھی دنیا بھر میں عیسائی مشنریوں کی تنخواہیں، مالی معاونتیں، پروگرام وسیمینارز کیلئے فراخی کے ساتھ وہاں سے فنڈز ملتے ہیں جبکہ مسلمان مبلغین اور اسلامی تبلیغی پروگرام عموماً مادی وسائل کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔ مناسب ہوگا کہ کسی مقالہ میں ان عوامل پر بھی تقابلی تحقیق پیش کی جائے۔ (حسن مدنی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دنیا بھر میں انجیل پھل دے رہی ہے اور پھل پھول رہی ہے"

کون سے شعبوں پر یہ رقم خرچ ہوئی، اس کے اعداد وشمار حسب ذیل ہیں :

تبلیغ انجیل اور بچوں کی تعلیم پر	۸ فیصد	مصیبت زدگان کی امداد پر	۱۹ فیصد
سمندر پار کارکنوں پر خرچ پر	۵ فیصد	ترقیاتی کام پر	۳۹ فیصد
سمندر پار پروگراموں کی مدد پر	۵ فیصد	بچوں کی حفاظت پر	۱۶ فیصد
برطانوی مذہبی فنڈ پر	ایک فیصد	انتظامیہ پر	۷ فیصد
تعلیم وترقی پر	۱۰ فیصد		

اس قسم کی سرگرمیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ :

"عیسائیت دنیا میں تیز ترین رفتار سے پھیلنے والا مذہب ہے۔"

"عیسائیت دنیا کی آبادی سے تین گنا رفتار سے پھیل رہی ہے"

اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۵۰ برس پیشتر کوئی بھی نیپالی عیسائی نہیں تھا۔ اب نیپال بھر میں عیسائی موجود ہیں، گرجا گھروں کی تعمیر جاری ہے۔ ۱۹۹۲ء میں رومانیہ میں ۱۰۰۰ نئے گرجے تعمیر کیے گئے، مسیحیوں کی تعداد میں اضافہ اور مسیحیت کی بڑھتی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ بہت بڑی تعداد میں گرجا گھر تعمیر کیے گئے حتیٰ کہ ۹۰ فیصد گرجوں میں پادری اور معاون عملہ بھی دستیاب نہیں ہو رہا۔

تنزانیہ کے شہر کنڈوآ میں صرف ۱۸ مہینوں میں دس ہزار سے زائد افراد حلقہ بگوش عیسائیت ہوئے۔

۲ ہزار سے زائد افراد فنڈ کی دعائیہ مہم میں شریک ہیں۔

اِمدادی سرگرمیوں کی تفصیل

☆ عیسائیوں کے اس تنظیم نے ۶۷ ممالک میں ۵۹۲ پروجیکٹوں کی مدد کی۔ ۱۸۴۷۲ بچے مستفید ہوئے۔ بچوں کے حفاظتی پروگراموں میں ۲۵ ہزار بچوں کو اِمداد دی گئی۔

☆ ہنگامی بنیادوں پر بوسنیا، صومالیہ، پیرو، سوڈان، بیروت، چین، ویت نام، ایتھوپیا، عراقیوں، کردوں، یوگنڈا، جنوبی افریقہ، موزمبیق، روانڈا، برونڈی، کینیا میں قحط، سیلاب زدگان اور جنگ کے متاثرین کی مدد کی گئی۔ ہوائی جہازوں نے بھی اِمدادی اشیا پہنچائیں۔

☆ کروشیا، سربیا، بوسنیا میں قومیت و مذہب سے قطع نظر اِمدادی کام کرنے والے ۲ مشنوں کو صرف ۱۹۹۲/۹۳ء میں ۴ لاکھ ۵۵ ہزار پونڈ دیئے گئے۔

☆ متعدد ممالک میں شیر خوار بچوں کی شرح اَموات نصف ہوگئی۔ اب وہاں ۷۵ فیصد بچے سکول جاتے ہیں جبکہ ۱۹۶۰ء کے دہائی میں یہ تعداد نصف تھی۔

☆ کولمبیا اور بولیویا میں قریباً نصف آبادی ۱۶ سال سے کم عمروں پر مشتمل ہے۔ ہزار ہا لڑکیاں

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سڑکوں پر دن رات کام کرتی ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں 'ٹیئر فنڈ' نے ایسی لڑکیوں اوران کے خاندانوں کی نفسیاتی، عملی اور قانونی امداد کرنے پر 29,710 پونڈ خرچ کئے جس سے آج جنوبی امریکہ کی ۲۷ فیصد آبادی عیسائی ہے۔

☆ سوڈان کے آوارہ گرد قبائل کو ان کی زبان میں کتب مقدسہ فراہم کی گئیں۔

یہ لوگ دہلی کے گندے محلوں، میکسیکو کے جھونپڑیوں پر مشتمل قصبات، نیپال کے پہاڑوں اور افریقہ کے میدانوں میں انجیل کی خوشخبری اور صحت پہنچانے کی غرض سے سخت محنت کر رہے ہیں۔

تبلیغ عیسائیت کا ایک عالمی منصوبہ

اسلام کو مغلوب کرنے کے عیسائی منصوبہ کا انکشاف ہوا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ۷۰ لاکھ مبلغین اور ۸۷۰ ارب ڈالر مختص کئے گئے ہیں۔ اور اس کے لئے ۱۰ ہزار مواصلاتی چینل کام کریں گے۔ اس خوفناک منصوبہ میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہزارہا عیسائی تنظیمیں اربوں ڈالر، کروڑوں انجیل کے نسخے اور دوسری مذہبی کتابیں مبلغین کی فوج کے ذریعے تقسیم کریں گی۔ تمام دنیا کے ۲۴ ملین پتوں پر ۳۶۰ زبانوں میں ترجمہ کرکے عیسائیت سے متعلق لٹریچر بھیجا جائے گا۔ ہر سال اس موضوع پر ۹ لاکھ مختلف کتابیں شائع ہوں گی۔ اس تسلسل کے ساتھ ۶۵ ہزار ۱۷۵ مختلف کتابیں صرف حیاتِ مسیح کے بارے میں ہوں گی۔

اس وقت دنیا میں تقریباً ۵۱ لاکھ، ۵۱ ہزار افراد خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ہالینڈ کی ایک عیسائی تنظیم کا کام صرف تارکین وطن کے فلیٹوں اور گھروں میں جاکر 'مسیح کا پیغام' سنانا ہے۔

لندن یونیورسٹی میں ڈچ مستشرقین نے سات سو سال قبل ایک عربی و اسلامی انسٹیٹیوٹ کی بنیاد رکھی تھی جس کا مقصد دین اسلام سے متعلق نئے نئے فتنے کھڑے کرنا اور مسلمانوں کی نئی نسل میں فکری تشکیک کی فضا پیدا کرنا تھا۔ وہاں پر ہونے والے ایک مذاکرہ میں لاہور سے جانے والے نمائندہ کو ایک خطرناک مسلمان صحافی سمجھ کر شرکت سے روک دیا گیا تھا۔ قاہرہ میں ایک مدرسہ ہے جس میں عیسائی مناظرین تیار کئے جاتے ہیں جو انگریزی، عربی اور اردو میں یکساں روانی سے گفتگو کرتے ہیں۔

اگر میری اس کاوش سے آپ کے ذہنوں میں عیسائیوں کے عزائم اور ان کی تکمیل کا کچھ خاکہ بن گیا ہو تو میری اس تحریر کا مقصد پورا ہوگیا، اللہ ہم مسلمانوں کو سمجھنے اور اسلام کے عالمی پیغام کو دوسروں تک پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین)

ایک افسوسناک خبر: دینی حلقوں میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ خبر سنی جائے گی کہ ہفت روزہ الاعتصام کے مدیر حافظ احمد شاکر کی بہو محترمہ مریم خنسا، اسلامی موضوعات پر جن کے بہت سے قیمتی مقالہ جات مختلف دینی رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں ۷ نومبر کو لاہور میں بڑی کم عمری میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ معروف اسلامی قلم کار جناب محمد مسعود عبدہ کی دختر تھیں، آپ کی تحریروں میں اسلام سے والہانہ لگاؤ اور علم و تحقیق سے گہرا شغف ملتا تھا۔ حافظ عبدالرحمن مدنی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ادارۂ محدث اس افسوسناک موقعہ پر حافظ احمد شاکر اور انکے خاندان، محمد مسعود عبدہ اور انکے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ متوفیہ کی مغفرت فرمائے، لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رپورتاژ

محمد اسلم صدیق

جامعة لاهور الاسلامية میں

تقریبِ ختم بخاری ...... محفل تجوید قراءات

مؤرخہ ۲؍ نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعرات، جامعہ لاہور الاسلامیہ، ۹۱/ بابر بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں تقریبِ تکمیل صحیح بخاری شریف، تجوید وقراءات کانفرنس اور جلسہ تقسیم اسناد، جامعہ کے ایک وسیع ہال میں منعقد ہوا جس میں عالم اسلام اور عرب ممالک کی ممتاز علمی شخصیات شریک ہوئیں، مہمانوں میں سعودی عرب کے وزیر عدل وانصاف ڈاکٹر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم آلِ شیخ، معروف سماجی شخصیت اور مفتی شیخ صالح بن غانم السدلان، بحرین کی جمعیۃ التربیۃ الاسلامیہ کے چیئرمین شیخ عادل بن عبد الرحمن جاسم المعاودہ، سعودی عرب کی نامور دینی شخصیت شیخ عبداللہ بن حمد الجلالی، مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے سینئر ممبر شیخ عبداللہ مطلق، تبوک ہائی کورٹ کے جسٹس ڈاکٹر ابراہیم البشر، مکتبہ دارالسلام کے مدیر مولانا عبد المالک مجاہد، لندن سے تشریف لانے والے ڈاکٹر صہیب حسن، اسلام آباد سے ڈاکٹر سہیل عبد الغفار حسن، جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے امیر مولانا سمیع اللہ (سابق امیر صوبہ کنڑ، افغانستان)، پشاور سے آنے والے علماء اور ڈاکٹر اسمٰعیل لبیب، سعودی عرب کے پاکستان میں سفیر شیخ احمد العجلان اور ان کی معیت میں متعدد غیر ملکی شخصیات، سفارتخانوں اور مشنوں کے ذمہ داران موجود تھے۔

پارکنگ اور سیکورٹی کا اعلیٰ انتظام تھا۔ سٹیج کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ ہال کے چاروں طرف جامعہ کے مختلف شعبہ جات کے تعارفی بینرز آویزاں تھے۔ جامعہ کے بالائی بڑے ہال میں ہزاروں کرسیوں کا انتظام تھا، گویا طلباء اور مہمانوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہال اپنے رنگ وروپ میں ایک عظیم منظر پیش کر رہا تھا۔

لاہور سے ممتاز علماء، دانشور اور پروفیسر جامعہ کے ان پروگراموں میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے، جن میں شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ امجد چھتوی، مولانا قاری محمد عزیر، حافظ محمد ایوب (صدر شعبۂ علوم اسلامیہ) پروفیسر عبد اللہ سرور (انجینئرنگ یونیورسٹی)، پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ، شیخ الحدیث مولانا عبد الرشید مجاہد آبادی، مولانا عبد الرزاق یزدانی ناظم جامعہ ابن تیمیہ لاہور، شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ، مولانا ابوبکر صدیق، قاری احمد میاں تھانوی، مکتبہ دارالسلام لاہور کے حافظ عبد العظیم، پروفیسر نجیب الرحمن کیلانی، جامعہ کے سابق طالبعلم اور ادارہ بناء المساجد والمشاریع الخیریہ، ریاض کے لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قائم دفتر کے ناظم مولانا زبیر عقیل اور دیگر بہت سے علماء کے علاوہ معزز شخصیات جناب فاروق حمید مرزا، جناب توقیر شریفی، جناب شیخ قمرالحق اور جناب انجینئر محمد ارشد صاحب بھی رونق افروز تھے۔

اجلاس کی صدارت عالی مرتبت ڈاکٹر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم آلِ الشیخ (وزیر عدل سعودی عرب) نے فرمائی۔ عصر کے بعد پروگرام کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ افتتاحی تلاوت کلام مجید کے بعد تقریب بخاری کا آغاز ہوا۔ کلیۃ الشریعہ کی آخری کلاس کے ایک طالب علم نے صحیح بخاری کی آخری حدیث پڑھی اور شیخ الحدیث مولانا عبداللہ امجد چھتوی نے اس حدیث پر نہایت جامع اور علمی درس اِرشاد فرمایا۔ نمازِ مغرب کے بعد جمعیت التربیہ الاسلامیہ بحرین کے چیئرمین شیخ عادل بن عبدالرحمٰن جاسم المعاودہ کے بصیرت افروز اور جوش وولولہ سے بھرپور خطاب سے پروگرام دوبارہ شروع ہوا۔ شیخ معاودہ نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے مشائخ اور اساتذہ کا احترام کریں، ادب کا تو یہ تقاضا ہے کہ اساتذہ کے سامنے زبان کھولنے سے پہلے ان سے اجازت لی جائے اور طلباء کو چاہئے کہ وہ اپنے عمل میں اخلاص پیدا کریں۔ کتنے ہی علماء ہیں جن کی مثال اس گدھے کی ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔ کتنے ہی بہترین قرآن پڑھنے والے ہیں لیکن ان کا عمل ائمہ سلف کے خلاف ہے!!

انہوں نے فرمایا کہ عبادت صرف ظاہری صورت کا نام نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ ہماری پوری زندگی اسلام کی آئینہ دار بن جائے۔ جو پڑھیں، اسے اپنے آپ میں ڈھونڈیں اور اس کے مطابق اپنے نفس کی اصلاح کریں۔ انہوں نے تقریبِ بخاری کے حوالے سے بات کرتے ہوئے فرمایا: دیکھئے، آج پوری امت بخاری شریف کو حسن قبول کا درجہ دے کر اس کی احادیث کی صحت پر متفق ہوچکی ہے۔ امام بخاریؒ نے بہت چھوٹی عمر میں اپنی تعلیم کا آغاز کیا اور اپنے استاد اسحٰق بن راہویہ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے صحیح احادیث پر مشتمل ایک عظیم کتاب تالیف فرمائی۔

انہوں نے فرمایا کہ آج ہم نے صحیح بخاری کو پڑھا تو ہے لیکن اسے اپنی ذات میں سمونے کی کوشش نہیں کی۔ یہی ہماری ذلت کی وجہ ہے اور یہود جن کی تعداد ۵۰ لاکھ سے زیادہ نہیں وہ ہمیں پیٹ رہا ہے۔ وہی یہود جو حضرت موسیٰؑ کے ہمراہ جہاد کو چھوڑنے کی وجہ سے چالیس سال تک جنگلوں میں بھٹکتے رہے، آج ہم بھی جھوٹی مسرتوں کے صحراء میں گھوم رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہمیں یاد رہنا چاہئے کہ جب تک تم جہاد کی طرف نہیں لوٹو گے عزت تمہارا مقدر نہیں بن سکتی، جہاد جہاں میدان جنگ میں اللہ کے لئے قتال کا نام ہے، وہاں حصولِ تعلیم اور معاملات زندگی میں بھی جہاد پایا جاتا ہے۔ ہم کھانے میں برکت تلاش کرتے ہیں، لیکن یہ بھی سوچنا ہے کہ یہ دین کیسے برکت والا ہوگا؟ دین اس وقت تک برکت والا نہیں ہوسکتا جب تک ہم فرقہ پرستی کو چھوڑ کر اس دین کے لوازمات ومقتضیات پر عمل پیرا نہیں ہوجاتے۔

کلیۃ القرآن کے استاذ قاری ظہیر احمد سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ عرب مہمانوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوانہی کی زبان میں دعوتِ خطاب دینے کے لئے جناب زبیر عقیل سٹیج پر آئے اور انہوں نے سعودی عرب کی وبنگ علمی شخصیت، جامعہ کی مجلس تاسیسی (مجلس التحقیق الاسلامی) کے رکن ڈاکٹر شیخ عبداللہ الجلالی کو سعودی حکومت، مہمان خصوصی وزیر عدل وانصاف اور ملت اسلامیہ کے جلیل القدر مہمان علما کی خدمات کا عربی میں تعارف کرانے کے لئے انہیں دعوتِ خطاب دی۔ شیخ عبداللہ بن حمد الجلالی نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے اور مدیر جامعہ لاہور الاسلامیہ حافظ عبدالرحمن مدنی کی طرف سے، وزیر عدل ڈاکٹر شیخ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم آل الشیخ اور سعودی حکومت کے مؤسسین کو جنہوں نے خطہ حجاز میں امن وامان کی فضا پیدا کی اور قوانین اسلام کا نفاذ کیا، اور جملہ مہمان علما کو جامعہ میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اسی طرح بالخصوص سعودی عرب کی نامور علمی اور سماجی شخصیت شیخ صالح بن غانم السد لان کو بھی اس جامعہ میں رونق افروز ہونے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

بعد ازاں مدیر الجامعہ مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے معزز مہمانوں اور تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تقریب میں شرکت پر جامعہ کے اساتذہ اور ذمہ داران ومعاونین کی طرف سے خلوص دل سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ جامعہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ جس کی بنیاد ۱۹۷۹ء میں رکھی گئی، صرف ایک علمی ادارہ نہیں بلکہ عنقریب یہ کلمہ حق کی سربلندی کے لئے ایک علمی اور اسلامی تحریک کا کردار ادا کرے گا (ان شاء اللہ)۔ یہ ادارہ مذہبی تعصبات سے ہٹ کر قرآن وحدیث کے علوم اور ائمہ فقہا کے افکار سے استفادہ کرنے کے ذریعے (کتاب وسنت کو ہی شریعت سمجھنے کے منہج پر) علم کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ جامعہ ہذا میں دینی اور عصری نصاب تعلیم کا امتزاج کرکے ایک ایسا مثالی نظام ونصاب تشکیل دیا گیا ہے جو عالم عرب کی مشہور یونیورسٹیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ جامعہ کے قیام کا مقصد قرآن وحدیث کے علوم کی اشاعت، ائمہ فقہا کے فقہ واصول کا تعارف، مسلمان نوجوانوں کو اسلامی تہذیب سے آراستہ کرنا، زندگی کے تمام شعبوں میں ماہر علماء اور مفکرین تیار کرنا جو علیٰ وجہ البصیرت دعوت وتحقیق کا کام کرسکیں، بالخصوص اسلامی قانون کے ماہر جج اور وکلا تیار کرنا تاکہ وہ عدالتوں میں اسلامی شریعت کے نفاذ کی کوششوں میں شریک ہوسکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جامعہ میں درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں :

۱۔ **المعهد العالی للشریعة والقضاء:** جس کا مقصد اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے مناسب افراد تیار کرنا اور ایسے ماہر شریعت وقانون جج تیار کرنا جو شریعت اسلامیہ کے مطابق فیصلے کرسکیں۔

۲۔ **کلیة الشریعة:** یہ اپنی نوعیت کا پاکستان میں پہلا کالج ہے جس میں فقہی بصیرت کے ساتھ ساتھ اُمت کے تمام فقہی ذخیرے سے طلبا کو آگاہ کرایا جاتا ہے اور اعتدال وتوازن سے اس سے استفادہ

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔اس کا دورانیہ تعلیم چار سال ہے۔

۳۔ **كلية القرآن الكريم والعلوم الاسلامية:** ۱۹۹۱ء میں اس کلیہ کا اجرا ہوا۔ جس میں وفاق المدارس السّلفیہ کے شرعی اور عربی نصاب تعلیم میں کچھ ترامیم کرکے مدینہ یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کی روشنی میں تجوید اور قراءت سبعہ وعشرہ کا اضافہ کیا گیا تاکہ اس کلیہ کا فارغ التحصیل ماہر قاری ہونے کے ساتھ ساتھ مستند عالم دین بھی ہو۔ پورے پاکستان میں دینی علوم کے ساتھ تجوید و قراءت کی اس قدر اعلیٰ تعلیم کا حامل یہ واحد ادارہ ہے۔

۴۔ **كلية العلوم الاجتماعية:** دورِ حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے شرعی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے آراستہ افراد تیار کرنے کے لئے یہ کلیہ ۱۹۸۹ء میں قائم کیا گیا جس میں طلباء کو مروّجہ دنیاوی علوم کی مڈل سے بی اے تک شام کے اوقات میں باضابطہ اور معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اسی کلیہ کے تحت عربی واسلامی کمپیوٹر کی وسیع ٹریننگ کے انتظامات بھی موجود ہیں اور جامعہ کے تمام طلبہ کو لازمی بنیادوں پر کمپیوٹر کی تعلیم وتربیت مفت دی جاتی ہے جس میں اسلامی افکار اور لٹریچر کے لئے انٹرنیٹ اور کمپیوٹر سے خصوصی استفادہ کی تربیت بھی شامل ہے۔

۵۔ **المدرسة الرحمانية** اس کے دو مستقل شعبے ہیں:

(الف) جو کلیۃ الشریعہ اور کلیۃ القرآن سے ملحق ثانوی درجہ کی تعلیم کے لئے مختص ہے۔ ثانوی (ہائر سیکنڈری) درجہ کے اس مدرسہ کی سند کا سعودی عرب کی تمام یونیورسٹیوں سے معادلہ Equalation موجود ہے۔ مدرسہ سے چار سال کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو ان یونیورسٹیوں میں براہِ راست تمام متعلقہ ڈگری کورسز میں داخلہ (سکالرشپ) دیا جاتا ہے۔

(ب) مدرسۃ الازہر اور مدرسۃ الزہراء جس میں طلباء اور طالبات کو قرآنِ کریم تجوید کے ساتھ حفظ کرایا جاتا ہے۔ اس شعبہ کی ۱۰ سے زائد کلاسیں ہیں جس میں ماہر اساتذہ فن کی تحقیق وجستجو سے بہترین نتائج حاصل کئے جارہے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں جامعہ کو درپیش مشکلات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں جن میں نمایاں ترین یہ ہے کہ ان تمام اداروں کے لئے مناسب حال وسیع عمارتیں موجود نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں مختلف شعبوں کے مطابق ماہر اساتذہ کی قلت کا سامنا ہے جس کی وجہ سے طلباء کی شدید خواہش کے باوجود جامعہ ان کو داخلہ دینے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

آخر میں انہوں نے معزز مہمانوں اور حاضرین مجلس کا دوبارہ شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی تشریف آوری سے ہماری تقریب کو رونق بخشی۔

اس کے بعد خادم الحرمین الشریفین کی حکومت کے وزیر عدل ڈاکٹر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم آلِ الشیخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ میں آج اپنے اہل علم بھائیوں کے درمیان موجود ہوں۔ آج مجھے وہ دن یاد آرہے ہیں جب میں بھی جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض میں طالب علم تھا۔ میں یہاں سعودی حکومت کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے آیا ہوں جو اسلام کا منبع اور قلعہ ہے۔ جس نے دورحاضر میں اسلام کے جھنڈے بلند رکھے ہوئے ہیں اور جہاں اسلامی نظام بالفعل نافذ ہے۔ اور خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آلِ سعود اور ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز آلِ سعود کی حکومت حرمین وشریفین کی آرائش کے علاوہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی خدمت کا علم اٹھائے ہوئے ہے۔ میں صرف ایک بات کرتا ہوں وہ یہ کہ دنیا وآخرت میں اونچا مقام حاصل کرنے کے لئے اخلاص اور نیت کی سچائی کی ضرورت ہے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے بارے میں آپ نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے جامعات ہی پاکستانی عوام میں اسلامی علوم کی نشرواشاعت اور سعودی عرب سے تعلق مضبوط کرنے کی کامیاب کوششیں کررہے ہیں۔ ایسے جامعات عالم اسلام کا طرہ امتیاز ہیں جو کسی قسم کی حکومتی امداد وتعاون کے بغیر صرف مسلمان اہل خیر کے سرپرستی سے اسلام کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ مولانا مدنی کو میں طویل عرصے سے جانتا ہوں اور میں نے انہیں مخلص اور نیکی کے لئے محنت ومشقت کرنے والا پایا ہے، اس جامعہ کے طلبہ بھی سعودی یونیورسٹیوں میں امتیازی حیثیت سے تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ میں اس جامعہ کے نیک مقاصد میں شمولیت کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا کرتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا کہ شیخ عبداللہ بن حمد الجلالی نے میرے بارے میں جن نیک جذبات کا اظہار کیا ہے، اس پر میں ان کا شکرگزار ہوں اور یہ ان کے حسن نیت کی دلیل ہے۔

اس کے بعد جامعہ کے مختلف شعبوں سے فارغ ہونے والے طلباء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ تقسیم کا آغاز وزیرعدل کے دستِ مبارک سے ہوا اور تکمیل شیخ ڈاکٹر عبداللہ المطلق کے ہاتھوں ہوئی۔ جس کے اَعداد وشمار کچھ یوں ہیں:

کلیۃ الشریعہ سے فارغ ہونے والے	۶۵	طلباء نے اسناد حاصل کیں۔
کلیۃ القرآن سے فارغ ہونے والے	۶۰	طلباء نے اسناد حاصل کیں۔
شعبہ کمپیوٹر سے فارغ ہونے والے	۳۲	طلباء نے اسناد حاصل کیں۔
شعبہ حفظ سے فارغ ہونے والے	۷۸	طلباء نے اسناد حاصل کیں۔

اس کے بعد شیخ ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان کو دعوت دی گئی جنہوں نے طلباء کو نصیحتیں کرتے ہوئے فرمایا: اے حاضرین مجلس اور فارغ التحصیل ہونے والے طلبا! میں آپ کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور جامعہ نے جو علمی امانت آپ کے کندھوں پر رکھی ہے، اس کو کامل طریقے سے ادا کرنے کی وصیت کرتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ۔ اپنے اساتذہ سے تعلق رکھنے، ان کی فضیلت کا اعتراف کرنے اور انہیں دعاؤں میں یاد رکھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میں حاملین علم کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس دین کی طرف دعوت دینے کے لئے دنیا بھر میں پھیل جائیں۔

اس کے بعد انہوں نے چند دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے کہ اللہ اسلام اور اپنے موحد بندوں کی نصرت فرمائے، شرک ومشرکوں کو ذلیل کرے اور مسلمان حکمرانوں کو توفیق دے کہ قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو ترقی اور اس کے منتظمین کو ثابت قدمی عطا فرمائے۔ آمین

نمازِ عشاء کے بعد پروگرام کے تیسرے سیشن کا آغاز قاری احمد میاں تھانوی کی تلاوت سے ہوا، آپ نے حقیقتِ قراءاتِ سبعہ وعشرہ پر مفصل اور مدلل خطاب فرمایا۔ انہوں نے مختلف مثالوں سے یہ بات ثابت کی کہ دراصل قراءاتِ سبعہ وعشرہ ہی قرآن ہے اور قراءتِ حفص کو صحیح اور باقی قراءتوں کو غیر صحیح کہنا درحقیقت پورے قرآن کو غیر صحیح کہنے کے مترادف ہے۔

اس کے بعد جامعہ ہذا کے استاذِ محترم قاری ظہیر احمد نے فن قراءت کی اصطلاح 'تکبیراتِ بزی' کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے احادیث سے یہ ثابت کیا کہ سورۃ الضحیٰ سے لے کر آخر قرآن تک ہر سورۃ کے اختتام پر تکبیرات پڑھنا (جن کو تکبیراتِ بزیؒ کا نام دیا گیا ہے) نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے اور اس پر کبار علماء وقراء کا عمل بھی ہے لہٰذا تکبیرات کا پڑھنا مسنون ہے۔

وقفہ طعام کے بعد تقریبِ اختتامِ قراءاتِ سبعہ کا آغاز ہوا۔ قاری عزیر صاحب نے سبعہ سے فارغ ہونے والے طلباء کا آخری سبق سنا۔ مدارسِ دینیہ میں ختم بخاری شریف کی دیرینہ روایت کی پیروی میں ختم قراءات سبعہ وعشرہ کے انعقاد کی یہ اوّلین کوشش تھی جس کو جاری کرنے کے سعادت اللہ تعالیٰ نے جامعہ ہذا کے کلیہ القرآن کو عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تجوید وقراءات سے بے اعتنائی کے اس دور میں اللہ تعالیٰ جامعہ کی ان کوششوں کو ثمر آور بنائے اور انہیں دوام بخشے۔ آمین!

بعد ازاں قراءِ کرام کی تلاوتوں کا دور شروع ہوا جو اپنی مسحور کن آوازوں سے سامعین کے دلوں کو گرما رہے تھے۔ قاری عبدالسلام (بورے والہ) قاری فیصل محمود (قصور) قاری عارف بشیر (لاہور) قاری قمر الاسلام (گوجرانوالہ) حافظ حمزہ مدنی (لاہور) قاری ظہیر الدین (فیصل آباد) قاری عبدالماجد (لاہور) قاری محمود الحسن بڈھیمالوی اور سب سے آخر میں کلیۃ القرآن کے پرنسپل قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب نے تلاوتِ کلام پاک کے متنوع انداز پیش کئے۔ آخر میں یہ مبارک پروگرام وکیل الجامعہ مولانا حافظ عبدالسلام صاحب (فتح پوری) کی پرسوز دعا سے ایک بجے نصف شب اختتام پذیر ہوا۔

یہ تینوں پروگرام شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی اور مولانا محمد رمضان سلفی مدیر مجلس التحقیق الاسلامی کی سرپرستی میں کلیہ الشریعۃ کے محترم پرنسپل جناب مولانا محمد شفیق مدنی، کلیۃ القرآن الکریم کے پرنسپل قاری محمد ابراہیم میر محمدی، عصری تعلیم کے انچارج حافظ حمزہ مدنی، مولانا اقبال نوید، (ناظم) علامہ محمد یوسف کی شبانہ روز کاوشوں اور طلبا جامعہ کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'جامعہ لاہور الاسلامیہ' کے سالانہ امتحان ۲۰۰۰ء کے نتائج

مؤرخہ ۲۳ر نومبر ۲۰۰۰ء بروز جمعرات جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور کے کلیات (کلیۃ الشریعہ' ورکلیۃ القرآن) کے سالانہ امتحان کے نتائج کا اعلان کیا گیا جس میں کلیۃ الشریعہ کے پرنسپل مولانا محمد شفیق مدنی، کلیۃ القرآن الکریم کے پرنسپل قاری محمد ابراہیم میر محمدی، وکیل الجامعہ مولانا عبد السلام فتح پوری، مولانا رحمت اللہ، مولانا احسان اللہ فاروقی، قاری ظہیر احمد، قاری محمد فیاض، مولانا عبد الغفار عاصم، حافظ حمزہ مدنی اور دیگر اساتذہ نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت جامعہ کے شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ مدنی نے فرمائی جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حمزہ مدنی نے انجام دیئے۔

شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ آپ نے علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اَسلاف کی دینی اور علمی ایمان افروز کاوشوں کا تذکرہ کیا اور طلبا کو تلقین کی کہ وہ اپنے اَسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تعلیمی میدان میں اَنتھک محنت کریں۔ انہوں نے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبا کو مبارکباد دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ اس طرح انہوں نے ناکام ہونے طلبا کو محنت و توجہ سے پڑھنے کی تلقین کی۔ ان کے بعد جامعہ کے سابق استاد مولانا عتیق اللہ نے خطاب کرتے ہوئے طلباء کو ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی ترغیب دی اور اس کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز قرار دیا۔

اس کے بعد کلیۃ الشریعہ کے پرنسپل مولانا محمد شفیق مدنی نے سالانہ امتحان کے نتائج کا اعلان کیا اور اول دوم سوم آنے والے طلبا کو کتب اور نقدی کی صورت میں انعام دیئے گئے۔ طلبا نے یہ انعامات وکیل الجامعہ مولانا عبد السلام فتح پوری کے دستِ مبارک سے حاصل کیے۔ اس موقع پر جامعہ بھر میں ۱۰۰ فیصد نمبر حاصل کرکے اوّل آنے والے طالب علم قاری عبد الرؤف صغیر کے لیے مولانا محمد شفیق مدنی نے ۱۰۰۰ روپے نقدی اور کتب کے خصوصی انعام کا اعلان کیا۔ یہ انعام شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی نے اپنے دستِ مبارک سے دیا۔ اس طالب علم کو کلیۃ القرآن الکریم کی طرف سے بھی خصوصی انعام دیا گیا۔ پروگرام کا اختتام مولانا عبد السلام کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔ جس کے بعد طلبہ سالانہ چھٹیوں پر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ یاد رہے کہ جامعہ میں اگلا تعلیمی سال عید الفطر کے ۱۰ روز بعد شروع ہوگا جس کے لئے داخلے شروع ہیں...... امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کے نام یہ ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلاس نام	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن
ثالثہ کلیہ		
عبدالرحمٰن عابد	79.25%	اوّل
محمد یٰسین بن محمد	70.85%	دوم
قاری محمد اشرف	66.22%	سوم
ثانیہ کلیہ		
قاری محمد مصطفیٰ	93.55%	اول
قاری محمد حسین	83.55%	دوم
قاری محمد عبداللہ	83.11%	سوم
اولیٰ کلیہ		
حافظ خضر حیات	95.37%	اول
محمد طیب سیف	94.05%	دوم
قاری عبدالرؤف خان	91.66%	سوم
رابعہ ثانوی		
قاری محمد رضوان	94.77%	اول
قاری محمد احمد صدیق	94.55%	دوم
محمد سیف اللہ	94.12%	سوم
ثالثہ ثانوی		
قاری عبدالرؤف صغیر	100 %	اول
حافظ محمد عمران	95.22%	دوم
قاری عاصم فاروق	87.12%	سوم
ثانیہ ثانوی		
قاری فہد اللہ	97%	اول
قاری عبدالشکور	91.03%	دوم
قاری محمد احمد	91%	سوم
اولیٰ ثانوی		
قاری فرمان الٰہی	98.80%	اول
طاہر اسلام	98.66%	دوم
مزمل محمدی	97.33%	سوم

☆ **رابعہ کلیہ** نے وفاق المدارس السّلفیہ کا امتحان دیا جس کے نتائج عیدالفطر کے بعد موصول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رپورٹ صدف ریاض

'اسلامک انسٹیٹیوٹ' کی سرگرمیاں

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ (ویمن ونگ) کا شعبۂ تدریس 'اسلامک انسٹیٹیوٹ'...... ایک عہد ساز ادارہ، عصر حاضر کی جدید اسلامی درسگاہ اور خواتین کی شخصیت کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کا مثالی مرکز ہے۔ خواتین وطالبات کی ۱۲ ربرسوں پر محیط منتشر تعلیمی کوششوں کو منظم کرنے کے لیے اس مستقل ادارے کا قیام جون ۱۹۹۷ء کو عمل میں لایا گیا۔

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کی جنرل سیکرٹری محترمہ رضیہ مدنی اسلامک انسٹیٹیوٹ کی پرنسپل کے فرائض بھی انجام دے رہی ہیں۔ گذشتہ تین سال سے یہ اِدارہ اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں ہے۔ اس کی دینی مصروفیات وسرگرمیوں میں روز افزوں اضافہ اس بات کا آئینہ دار ہے کہ یہ ادارہ خواتین ملت کے لیے ایک آئیڈیل اور راہ نما کردار ادا کر رہا اور ان کی دینی خواہشات کی تکمیل کا باعث بن رہا ہے۔

ویسے تو اِسلامک انسٹیٹیوٹ کا ہر دن اور ہر ماہ ہی مصروف ہوتا ہے لیکن رمضان المبارک میں انتظامیہ اور طالبات کا جوش وخروش دیدنی ہوتا ہے۔ ماہِ رمضان میں اسلامک انسٹیٹیوٹ کی گوناگوں مصروفیات میں سے اہم درج ذیل ہیں:

۱۱ نومبر ۲۰۰۰ء کو اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبات کے لئے قائم کردہ 'اسلامک کلب' کی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں انسٹیٹیوٹ کی سابقہ وموجودہ طالبات نے شرکت کی۔ محترمہ رضیہ مدنی نے رمضان المبارک کا پروگرام طالبات کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس کو بھرپور کامیاب بنانے کی دعوت دی، طالبات کی تو گویا دلی مراد بر آئی۔

(۱) پانچ روزہ فہم دین ورکشاپ

پانچ روزہ فہم دین کورس برائے رمضان المبارک کہنے کو ایک مختصر کورس ہے مگر اتنا جامع کہ گذشتہ سالوں میں شہر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی ہزاروں طالبات اس سے مستفید ہوچکی ہیں جنہیں بعد ازاں سند سے بھی نوازا گیا۔

پانچ روزہ فہم دین کورس کے لیے ۵۰ طالبات نے ۶۵ مقامات پر کورسز کا اہتمام کروانے کا بیڑا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھایا جو اواخر رمضان تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

پچھلے سال اسی پانچ روزہ ورکشاپ کو ۳۸ طالبات نے ۵۵ سکولوں میں منعقد کروایا تھا۔ ان کورسز میں اول دوم سوم آنے والی طالبات کو اس سکول کے نمائندہ سمیت انسٹیٹیوٹ میں آنے کی دعوت دی گئی۔ جہاں کورسز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ انہوں نے اس مختصر کورس کے ذریعے احسن انداز میں اسلام کے متعلق بہت کچھ سیکھا۔ انہوں نے کورس کرانے والی طالبات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اندازِ تعلیم بہت دلچسپ اور ہمدردانہ تھا۔ سکولوں سے آنے والی نمائندہ خواتین اساتذہ نے اسلامک انسٹیٹیوٹ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ان کے سکول میں ایسے مثالی ورکشاپ قائم کیے اور انہیں بھی اہم معلومات اور دینی تربیت فراہم کی۔ انہوں نے آئندہ بھی انسٹیٹیوٹ سے یہ کورس کرانے کی خواہش کا اظہار کیا......

یاد رہے کہ شرکت کرنے والی خواتین باقاعدہ داخلہ فارم جمع کروا کر ورکشاپ میں بیٹھ سکتی ہیں، اس کورس کے لئے باقاعدہ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے بڑی تعداد میں نصابی کتب شائع کرائی جاتیں ہیں۔ کورس کے اختتام پر انکے امتحانات ہوتے ہیں اور کامیاب طالبات کو باقاعدہ سرٹیفکیٹ دیئے جاتے ہیں۔

گذشتہ سال اس ورکشاپ میں رجسٹرڈ شریک خواتین کی تعداد ۲۵۱۲ تھی، جس میں اس سال مزید اضافہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

(۲) نمازِ تراویح برائے خواتین کے پروگرام

رمضانُ المبارک کی برکات وفیوض سے بہرہ ور ہونے کے لیے مسلمان ہر ممکن کوشش کرتا ہے نمازِ تراویح رمضان المبارک کی معروف واہم ترین عبادت ہے جس کے اہتمام کے لیے لوگ اپنی تمام مصروفیات ترک کردیتے ہیں۔ اسلامک انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام گذشتہ سال چھ مقامات پر نمازِ تراویح کا اہتمام کیا گیا تھا لیکن اس سال طالبات کا جوش و ولولہ قابل ستائش ہے جس کی بدولت رمضان المبارک کے تمام دنوں میں ۲۵ مختلف مقامات پر نمازِ تراویح کے انعقاد کو یقینی بنایا گیا ہے۔

ماہِ شعبان میں اسلامک انسٹیٹیوٹ کی حافظات کلاس کے تمام اَسباق روک کر انہیں نمازِ تراویح کے لیے اسباق کا اِعادہ کروایا گیا۔ یاد رہے کہ وہ حافظات جو نصف سے زائد قرآن حفظ کرچکی ہوں انسٹیٹیوٹ کے قواعد کے تحت ان کے لئے نماز تراویح میں حفظ شدہ قرآن سنانا لازمی ہے۔ چنانچہ جو طالبات ۱۵ سے ۳۰ پارے مکمل حفظ کرچکی تھیں، ان کی نماز تراویح پر تقرری کی گئی اور ان کو نمازِ تراویح کی امامت کی تربیت دے کر پابند کیا گیا کہ ۱۵ پارے حفظ کرنے والی طالبہ ہر روز تین چوتھائی پارہ اور مکمل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حفظ کرنے والی طالبہ سوا پارہ تلاوت کرے گی۔ ہر تراویح سنٹر میں ایک سامعہ کا انتظام بھی کیا گیا اور بعد نماز، تفسیر قرآن کا اہتمام کیا گیا جس میں درسِ قرآن کے علاوہ دعائیں بھی یاد کروائی جائیں گی۔

یہ ایک ایسا احسن قدم ہے جو عام دنوں میں مصروفیاتِ زندگی کی شکار خواتین کو اس ماہ کی برکت سے فیض یاب ہونے کا موقع فراہم کرے گا۔ نمازِ تراویح کے ضمن میں سب سے بڑی مشکل ٹرانسپورٹ تھی کہ ۲۵ سے زائد سنٹرز میں حافظہ، سامعہ اور بعد ازاں خلاصۂ قرآن بیان کرنے والی طالبات کو بروقت پہنچایا اور تراویح کے اختتام پر گھروں کو واپس کیسے پہنچایا جائے؟ الحمدللہ یہ بڑا کام انتظامیہ، طالبات اور ان کے سرپرستوں کے تعاون سے نمٹایا گیا۔ ہر تراویح مرکز کو باقاعدہ ہدایات دی گئیں اور وہاں دینی لٹریچر، ہدایات اور بینرز مہیا کئے گئے۔ روزانہ ہر مرکز کی رپورٹ لینے کے انتظام کے لئے ایک موبائل ٹیم تشکیل دی گئی، جبکہ منتظمہ اسلامک انسٹیٹیوٹ حافظہ ہاجرہ مدنی ٹیلی فون کے ذریعے روزانہ ہر مرکز کے بارے میں رپورٹ وصول کررہی ہیں۔ چونکہ اسلامک انسٹیٹیوٹ یہ چاہتا ہے کہ ملک بھر میں خواتین کے لئے تبلیغ وتربیت کے پروگرام جاری کئے جائیں، لہٰذا ان کی رہنمائی کیلئے ہدایات بھی یہاں درج کی جاتی ہیں:

انچارج مرکز تراویح کے لئے ہدایات

۱۔ تراویح کے درمیان میں تفسیر کا اہتمام کریں، اس کے لیے ہر ۴ تراویح کے بعد جتنا پارہ پڑھ لیا گیا ہے، اس کے موضوعات کا مختصر تعارف کروائیں جس کا دورانیہ ۱۰ منٹ سے زیادہ نہ ہو۔

۲۔ نماز میں سامعات کو خصوصی ہدایات دیں کہ وہ حافظات کی غلطیاں نکالنے کے سلسلے میں زیادہ اصرار نہ کریں۔ زیادہ غلطیوں والی حافظہ کی مرکز میں رپورٹ کریں۔

۳۔ اگر کسی دن سامعہ نہ آسکے تو انچارج خود دورانِ تراویح قرآن ہاتھ میں لے کر سنیں۔ زیادہ چھوٹی غلطیاں نکال کر حافظہ کو مت ٹوکیں، البتہ جس جگہ پر وہ رک گئی ہے تو اگلی پوری آیت پڑھ دیں۔

۴۔ باجماعت نماز کے قواعد واصول لوگوں پر پہلے دن سے واضح کردیں۔

۵۔ تراویح کا وقت ۷ بجے رکھیں اور کوشش کریں کہ لوگ 8:30 تک فارغ ہو جائیں۔

۶۔ تفسیر کے نکات پہلے لکھ کر گھر سے روانہ ہوں جو مختصر اور جامع ہونے چاہئیں۔

۷۔ حافظہ طالبہ کے ساتھ پہلے دن سے ہی کسی معاون طالبہ کا انتظام رکھیں تاکہ وہ اس سے دور کرسکے۔

۸۔ پہلے دن اسلامک انسٹیٹیوٹ کا تعارف کروائیں، تراویح اور دورۂ تفسیر سنٹرز کی لسٹ ساتھ رکھیں۔

۹۔ دورۂ تفسیر جہاں کرایا جارہا ہو وہاں اسلامک انسٹیٹیوٹ کا دیا ہوا بینر باہر مکان پر لگا دیا جائے تاکہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اطلاع مل جائے۔

۱۰۔ آخری دن کسی اہم خاتون کو بلوا کر اختتامی دعا کروائیں۔

۱۱۔ روزانہ خواتین کو کوئی نہ کوئی نیک عمل بتا کر انہیں اسے کرنے کی ترغیب دیں، خاص طور پر رمضان المبارک کے خصوصی عشروں کی دعائیں یاد کروائیں۔

مراکز تراویح

مقامات	فون	انچارج کا نام	تراویح پڑھانے والی حافظہ
□ گلبرگ			
572-A گلبرگ III	5755796	شاہدہ یوسف	حافظہ عزا امان
ہاؤس نمبر A/1 III526	5173688	مریم مدنی	حافظہ مریم مدنی
104 بے، فردوس مارکیٹ III	5885460	والدہ عمارہ	حافظہ عمارہ ظفر
□ ٹاؤن شپ			
بلاک 7 مین مارکیٹ نزد گورنمنٹ بوائز سکول	5843751	نرگس رضوان	حافظہ حنا الطاف
پرانی آبادی کوٹ لکھپت، لاہور	5856120	سلمیٰ	حافظہ نصرت پروین
مدرسہ علی بن ابی طالب، لیاقت آباد	5881097	عندلیب شاہانہ	حافظہ ارمغانہ بٹ
90 سبزی منڈی کوٹ لکھپت	5884648	سفینہ پروین	حافظہ زارا شہزادی
کوٹ لکھپت نزد قلعہ والی مسجد محراب والی گلی	5883055	طاہرہ بشیر	حافظہ سمیرا یاسمین
17 فروٹ مارکیٹ کوٹ لکھپت	5837337	ثمینہ پروین	حافظہ سعدیہ مدنی
سیکٹر II لاہور نزد الکریم مارکیٹ	5113464	صبیحہ	حافظہ مریم محمود
مکان نمبر 515 سیکٹر A-2 بلاک 3	5150521	حافظہ عفیفہ الطاف	حافظہ ثمرین رانا
پرانی آبادی، لیاقت آباد	5858048	نجمہ نواز	
□ علامہ اقبال ٹاؤن			
368 کریم بلاک	5415030	روبینہ شاہد	حافظہ صبا لیاقت
137 سکندر بلاک	7841908	مسز عبداللطیف	حافظہ سمیہ
62 گلشن علامہ اقبال ٹاؤن	443343	والدہ فرخ فیاض	حافظہ فرخ فیاض
289 ہنزہ بلاک	5415665	عفت یوسف	حافظہ فرح صلاح الدین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

□ ماڈل ٹاؤن

Q بلاک، ایڈن ولاز	0300-448879	نادیہ عباس	حافظ فاطمہ مدنی
244 آر بلاک	5851324	بشریٰ تصور	

□ پنجاب یونیورسٹی کیمپس

باغ گل بیگم گلی A-19 مکان A-1 فتح شیر روڈ	7568301	زینب گل	حافظ مریم راشد
شاہ دی کھوئی فتح سنگھ نزد اسلامک سنٹر	5868768	ثمینہ جمیل	حافظ زرینہ جمیل

متفرق مقامات

91 بابر بلاک گارڈن ٹاؤن	5837339		مسز رضیہ مدنی
A-18 بابر بلاک گارڈن ٹاؤن	5864988	سطوت برلاس	حافظ خدیجہ مدنی
دار السلام 29B/4 واپڈا ٹاؤن	5183183	نبیلہ فیض	حافظ سلمی ثنا
اچھرہ، لاہور	7595964	مہوش	حافظ مہوش لئیق
307۔ای بلاک گلشن راوی	7467261	شمائلہ حفیظ	حافظ عطیہ شریف
C-92 کینال بنک ایکسٹینشن	6822589	مسز منصور ہمایوں	حافظ صومیہ خالد
69 برج کالونی کینٹ نزد شیر پاؤ پل	6664928	فوزیہ حبیب	حافظ ہاجرہ مدنی

(۲) دورۂ جات تفسیر القرآن الکریم

جب دورۂ تفسیر القرآن کے انعقاد کا اعلان ہوا تو طالبات وخواتین پھر اس جوش وجذبے سے لبیک کہہ اٹھیں۔ کسی نے مدرّس کی خدمات پیش کیں تو کسی نے اپنے گھر یا مدرسے کو بطورِ سنٹر پیش کیا۔ ان تمام کاوشوں کے نتیجے میں بفضلہ تعالیٰ لاہور میں ۱۰ مختلف مقامات پر دورۂ تفسیر القرآن کا اہتمام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مرکز 'پرنس میرج ہال' بالمقابل قذافی سٹیڈیم لاہور ہے جہاں حافظہ ومعلّمہ عطیہ انعام الٰہی صاحبہ دورہ قرآن کروانے میں تندہی سے مصروف ہیں۔

اس دورے میں رمضان المبارک میں پورے قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر مکمل کی جائے گی۔ تفسیر کے لئے مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ کی حال ہی میں منظر عام پر آنے والی تفسیر 'تیسیر القرآن' اور تفہیم القرآن کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ جبکہ روزانہ ایک پارہ صبح ۱۰ تا ۱۲ بجے کی تفسیر وترجمہ کی جاتی ہے۔ جس کا طریقہ یوں ہے کہ امام حرم مکی ڈاکٹر شیخ عبدالرحمٰن السدیس اور شیخ سعود الشریم کی آواز میں پہلے ہر رکوع کی تلاوت ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے سنائی جاتی ہے، بعد ازاں دورہ کرانے والی خاتون اس رکوع کا رواں ترجمہ اور تفسیر کرتی ہیں۔ ۲ گھنٹے میں بمشکل ایک پارہ ختم کیا جاتا ہے۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔دورہ تفسیر کرانے کے لئے اسلامک انسٹیٹیوٹ کی ۱۳ سال سے جاری خدمات سے فیض یافتہ، کلاسز میں نمایاں پوزیشن لینے والی خواتین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

دورۂ تفسیر قرآن کے لئے ہدایات

۱۔ طریقہ: تلاوت قرآنِ کریم کی کیسٹ سے ہو۔کسی معروف قاری کی تیز تلاوت کا انتخاب کریں کیسٹ سے ایک رکوع 'حدر' میں پڑھا جائے، اس کے بعد اس رکوع کا ترجمہ تیسیر القرآن (مفصل) سے کریں اور تیسیر القرآن کے ہی حاشیہ جات سے مختصر تشریح اور اہم نکات بتائیں۔

۲۔ ایک طریقہ یہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ پاؤ بھر پارہ کی کیسٹ سنائی جانے کے بعد شرکا سے ایک ایک رکوع کا ترجمہ پڑھوا لیا جائے۔تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ انداز لوگوں کے لیے زیادہ دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔تشریح دورۂ تفسیر کرانے والی خاتون ہی کرائیں گی۔

۳۔ دورۂ تفسیر رمضان کی ۲۷ رتاریخ کو ختم کردیا جائے۔

۴۔ دورۂ تفسیر جہاں کرایا جارہا ہو وہاں اسلامک انسٹیٹیوٹ کا دیا ہوا بینر باہر مکان پر لگا دیا جائے تاکہ لوگوں کو اطلاع مل جائے۔

۵۔ دورۂ قرآن کے آغاز کے دن سے اہتمام سے انسٹیٹیوٹ کا تعارف ابتدا میں کورس سمیت کروایا جائے۔اسی طرح روزانہ شروع میں مختصر تعارف اور آخری دن بڑے اہتمام کے ساتھ انسٹیٹیوٹ کا تعارف کروایا جائے۔طالبات کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

۶۔ ہر دورۂ تفسیر کے مرکز پر قرآنِ مجید، تدریس القرآن، تیسیر القرآن اور انسٹیٹیوٹ کے مجلّہ **المسلمات** اور ماہنامہ محدث کی فروخت کا انتظام ہو۔

مراکز دورۂ تفسیر

مقامات	فون	دورہ کرانے والی معلّمہ
پرنس ہال فیروز پور روڈ	5857837	عطیہ انعام الٰہی
210 کوثر، بلاک اعوان ٹاؤن	5412893	صائمہ شاہد
St:5 A/2 15 گلبرگ III	5759541	مسز شاہین خورشید
289 ہنزہ بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن	5415665	نفت یوسف
183 بدر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن	444183	ریحانہ مظفر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 یونین پارک سمن آباد	7574448	شاہدہ ناز
64 کشمیر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن	5415587	عائشہ رشید
نیو اسلامیہ پارک بلال سٹریٹ	7592750	نورین مبشر
171 پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن	7833207	رافعہ مبشرہ
گلی 19-A مکان A-1 فتح شیر روڈ، لاہور	756830	والدہ زینب گل

اس کے علاوہ علامہ اقبال ٹاؤن ، ماڈل ٹاؤن ، گلبرگ ، سمن آباد ، ڈیفنس ، گلشن راوی غرض کہ ہر معروف علاقے میں دورۂ تفسیر القرآن کا اہتمام کیا گیا جن سے مستفید ہونے کے لیے تراویح پروگرام و دورۂ تفسیر القرآن کی انچارج محترمہ ہاجرہ مدنی سے رابطہ کر کے مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں ۔

جب اَفراد مل کر کسی اَمر کی انجام دہی کا ذمہ اٹھائیں تو منزل ضرور ملتی ہے اور جب مقصد دین کی سرفرازی ہو تو پھر اللہ کی مدد بھی شامل حال ہوجاتی ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمارے اساتذہ، ہماری طالبات اور دیگر مددگاروں کے درجات بلند کرے جن کی جانفشانی، قربانی اور توجہ کے باعث آج رمضان المبارک کا مہینہ لاتعداد کو فیض پہنچا رہا ہے (آمین)

اہل خیر کی توجہ کے لئے!

جامعہ لاہور الاسلامیہ دینی مدرسہ سے بڑھ کر علم وتحقیق کی ایک تحریک ہے جس کی کارکردگی آپ مختلف اوقات میں محدث میں پڑھتے رہتے ہیں۔ جامعہ ہذا میں مدینہ منورہ یونیورسٹی کا نصاب معمولی ردّ وبدل کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے اور اس کی سند کو عرب یونیورسٹیوں میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور قبول کیا جاتا ہے۔ ہر سال جامعہ سے متعدد طلبہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ان یونیورسٹیوں میں سکالرشپ حاصل کرتے ہیں۔ جامعہ میں فی الوقت ۶۰۰ سے زائد رہائشی طلبہ تعلیم حاصل کررہے ہیں جن سے تعلیم، رہائش اور طعام کے ضمن میں ایک پائی بھی وصول نہیں کی جاتی۔

جامعہ کے تمام اخراجات اہل خیر کے صدقات وزکوٰۃ سے پورے ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک نیکیوں میں سبقت کا مہینہ ہے، جس میں ایک نیکی کا اجر ستر گنا تک ہوجاتا ہے۔ آپ بھی اپنی زکوٰۃ وصدقات کو جامعہ میں جمع کرائیے۔ آپ کا یہ صدقہ ،صدقہ جاریہ بن کر پھلتا پھولتا رہے گا۔ ان شاء اللہ

رمضان المبارک میں جامعہ کے سالانہ بجٹ کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ گذشتہ سال میں جامعہ کا سالانہ خرچ ۶۰ لاکھ کے لگ بھگ رہا، آپ بھی نیکی کے اس کام میں اپنا حصہ ڈالئے، اللہ آپ کی زکوۃ اور صدقہ کو قبول فرمائے...... آمین!

رابطہ کیلئے: محمد اقبال نوید، فون نمبر 5866396 / 5866476

یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ، ماڈل ٹاؤن کراسنگ، لاہور اکاؤنٹ 524 (صدقات وخیرات) اکاؤنٹ 1045 (زکوۃ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اداریات

محمد شفیق کوکب

اشاریہ ماہنامہ محدث لاہور

جنوری ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۰۰ء ...... جلد ۳۲، عدد ۱ تا ۱۲

فکر ونظر

ابوالکلام آزادؒ، مولانا	دسمبر	رمضان المبارک اور تین قسم کے لوگ	۲ تا ۱۳
ثریا علوی، پروفیسر	جولائی	بیجنگ پلس فائیو کانفرنس	۲ تا ۱۲
ڈاکٹر ظفر علی راجا	فروری	سود کی عدالتی ممانعت کے بعد......!	۲ تا ۹
صلاح الدین یوسف حافظ	اپریل	محرم الحرام...... غلطی ہائے مضامین مت پوچھ	۲ تا ۷
عطاء اللہ صدیقی، محمد	اگست	بچوں کے حقوق	۲ تا ۱۰
عطاء اللہ صدیقی، محمد	جون	تحفظ ناموسِ رسالتؐ کے بعد!	۲ تا ۴
عطاء اللہ صدیقی، محمد	مئی	انسانی حقوق کے نام پر اتاترک ازم کا نفاذ	۲ تا ۶
عطاء اللہ صدیقی، محمد	نومبر	اکیسویں صدی میں امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنج	۲ تا ۸
عطاء اللہ صدیقی، محمد	اکتوبر	۱۰۰ بچوں کے قاتل کی سزا (قانون وشریعت کی نظر میں)	۲ تا ۱۶
عطاء اللہ صدیقی، محمد	ستمبر	پاکستان این جی اوز کی آئین سے محبت......!!	۲ تا ۶
عطاء اللہ صدیقی، محمد	مارچ	ویلنٹائن ڈے (یومِ محبت) منانا ضروری ہے؟	۲ تا ۵

کتاب وحکمت

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی	جنوری	تفسیر تیسیر الرحمٰن البیان القرآن، سورہ فاتحہ	۸ تا ۲۳
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ	نومبر	درجات الیقین	۹ تا ۱۵
مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری	نومبر	قرآنِ مجید اور عذابِ قبر	۱۲ تا ۱۹
مولانا عبدالرحمٰن کیلانی	اگست	قرآن نافہمی کا اسباب اور ان کا حل	۱۱ تا ۲۵

حدیث وسنت

ڈاکٹر خالد ظفر اللہ	مئی	صحیح بخاری کے تحریری ماخذ	۷ تا ۱۰
سعید مجتبیٰ سعیدی، پروفیسر	اگست	مؤمن نرم ونازک کھیتی کی مانند ہے...... شرحِ حدیث	۲۶ تا ۳۸
شیخ ناصر الدین البانی	اکتوبر	نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ (آدابِ نماز)	۲۲ تا ۳۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ نبویؐ

صالح طاہر، ڈاکٹر محمد	دسمبر	عدل وانصاف کے پیکر...... نبی اکرم ﷺ	۴۶ تا ۵۵
عبدالرحمٰن عزیز، مولانا	جون	سیرت نبویؐ...... ماہ وسال کے آئینے میں	۷ تا ۱۵
عبدالرحمٰن کیلانی، مولانا	جون	نبی کریمؐ پر قاتلانہ حملے کی سازش	۱۶ تا ۲۷
عطاء اللہ صدیقی، محمد	جون	اُمّ الحقوق...... رسالت کے حقوق	۲۸ تا ۴۳
محمد بشیر متین، پروفیسر	جون	محاسن محمدیؐ (شعروادب)	۴۴

فقہ واجتہاد

غازی عزیر	جنوری	۲۰۰۰ء کی تکمیل پر جشن منانے کی شرعی حیثیت	۲۹ تا ۳۶
علامہ یوسف قرضاوی	اگست	جدید مسائل کے حل کے لئے اجتہاد	۴۰ تا ۵۶

دارالافتاء

حافظ ثناء اللہ مدنی	جنوری	نماز اور خواتین کے مسائل، گھوڑے کی حلت	۲۴ تا ۲۸
حافظ ثناء اللہ مدنی	فروری	محرمات سے زنا، حلالہ کی شرعی حیثیت	۵ تا ۷
حافظ ثناء اللہ مدنی	مارچ	خاوند کی اجازت کے بغیر وقف، بعد رکوع ہاتھ باندھنا	۶ تا ۱۰
حافظ ثناء اللہ مدنی	اپریل	جی پی فنڈ پر دو فتوؤں کا تعاقب، وراثت سے محرومی	۸ تا ۱۲
حافظ ثناء اللہ مدنی	مئی	شوہر کے مرتد ہونے پر تجدید نکاح، وقف کی فروخت	۱۱ تا ۱۲
حافظ ثناء اللہ مدنی	جون	دوسری شادی کیلئے اجازت، طلاق کے الفاظ	۳ تا ۶
حافظ ثناء اللہ مدنی	اگست	غسل کے بغیر نماز، شادی سے قبل لڑکی دیکھنا	۳۹
حافظ ثناء اللہ مدنی	ستمبر	پرانے قرآنی اوراق تلفی، کیا قرآن اللہ کی مخلوق ہے؟	۷ تا ۱۰
حافظ ثناء اللہ مدنی	نومبر	رضاعی والدین کو امی/ابو کہنا، غیر حاضر رہنے والا شوہر	۲۰ تا ۲۳
حافظ ثناء اللہ مدنی	دسمبر	نمازِ جنازہ کے فوراً بعد دعا، نکاح میں زبان سے قبول	۴۱ تا ۴۵
نجیب الرحمٰن کیلانی، پروفیسر	اکتوبر	کتابیہ عورت سے نکاح	۱۷ تا ۲۱

تحقیق وتنقید

ابن تیمیہ، شیخ الاسلام	اپریل	یوم عاشورہ کی شرعی حیثیت [مترجم: عبدالجبار سلفی]	۳۲ تا ۴۶
حافظ عبداللہ روپڑی	ستمبر	داڑھی اور جدید ذہن کے شبہات	۲۶ تا ۴۷
عبدالجبار سلفی، مولانا	جولائی	حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر تھا تارح؟	۱۷ تا ۲۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ دامانوی، ڈاکٹر	ستمبر	رضاعت پانچ بار دودھ پینے سے ہے!	۴۸ تا ۷۴
محمد رمضان سلفی، مولانا	اکتوبر	مقلدوں کی حالتِ زار اور ان سے گذارشات	۴۰ تا ۶۵
محمد رمضان سلفی، مولانا	جولائی	فرقہ طلوعِ اسلام کی ضد	۱۳ تا ۱۶
محمد منیر قمر، مولانا	نومبر	سپیکری درود، اور کبار بریلوی علماء کے فتاویٰ	۲۴ تا ۲۶

تعلیم و تعلّم

حسن مدنی، حافظ	مئی	فقط قرآن تجدید وقرأت کا جدید تعلیمی منہج	۳۰ تا ۴۵
ڈاکٹر ممتاز احمد	ستمبر	بنگلہ دیش میں دینی مدارس، نئے رجحانات	۷۵ تا ۷۸

مقالات

اسحٰق زاہد، حافظ محمد	فروری	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۱)	۲۴ تا ۴۰
اسحٰق زاہد، حافظ محمد	مارچ	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۲)	۱۱ تا ۲۲
اسحٰق زاہد، حافظ محمد	اپریل	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۳)	۱۳ تا ۳۱
اسحٰق زاہد، حافظ محمد	مئی	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۴)	۱۳ تا ۱۹
اسحٰق زاہد، حافظ محمد	جون	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۵)	۶۳ تا ۷۱
اسحٰق زاہد، حافظ محمد	جولائی	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۶)	۲۱ تا ۳۱
اسحٰق زاہد، حافظ محمد	اگست	جادوگروں کا قلع قمع کرنے والی تلوار (۷)	۵۸ تا ۶۵
حافظ محمد ایوب، پروفیسر	مئی	عفوودرگزر کی ضرورت واہمیت	۴۶ تا ۵۹
حفیظ الرحمٰن لکھوی، مولانا	دسمبر	رمضان المبارک کے اَحکام ومسائل	۱۴ تا ۳۴
شفیق الرحمٰن کیلانی، ڈاکٹر	اپریل	جانور ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ	۴۷ تا ۵۷
عبداللہ جبرین، شیخ	نومبر	خواتین سے ہونیوالی ۵۰ خلاف ورزیاں	۳۴ تا ۴۴
عبدالجبار شاکر، پروفیسر	فروری	اسلام کا قانونِ وراثت، ارتقاء اور فلسفہ	۸ تا ۱۶
عبدالجبار سلفی، مولانا	مئی	وسیلہ کیا ہے اور جائز وسیلے کون سے؟	۲۰ تا ۲۹
عبدالرشید عراقی، مولانا	فروری	ردّ قادیانیت میں اہلحدیث کی تصنیفی خدمات (iii)	۴۱ تا ۵۲
عبدالرؤف، پروفیسر	جون	اسلام کا طرزِ حکومت (اصولی مباحث)	۴۵ تا ۶۲
عبدالرؤف، پروفیسر	جولائی	محدث میں اپنے شائع شدہ مضمون پر وضاحت	۷۹ تا ۸۰
عبدالعزیز حنیف، مولانا	نومبر	فحاشی ...... ایک معاشرتی برائی	۶۱ تا ۶۵
عبدالمالک سلفی	جولائی	بری موت کے اسباب اور اس سے بچاؤ	۳۲ تا ۴۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد اسمٰعیل السلفی، مولانا	دسمبر	عید الفطر ..... فلسفہ اور احکام	۳۵ تا ۴۰
محمد جابر حسین	نومبر	ٹیلی فون پر گفتگو کے آداب	۴۵ تا ۶۰
یونس، پروفیسر	فروری	قرآن اور ماحولیاتی آلودگی	۱۷ تا ۲۳

عالم اسلام

یا بتول، پروفیسر	جنوری	دنیا کی یلغار اور دو قومی نظریہ کا فروغ	۳۷ تا ۴۵
افظ حسن مدنی	اکتوبر	رابطہ عالم اسلامی کی چوتھی عالمی کانفرنس (مکہ)	۶۹ تا ۸۰
فظ حسن مدنی	جنوری	عالم عرب میں انقلابات کی صدی .....!	۵۷ تا ۵۹
فیق تارڑ، محمد	دسمبر	اُمتِ مسلمہ ..... مسائل اور لائحہ عمل	۵۱ تا ۶۳
طاء اللہ صدیقی، محمد	جنوری	مصطفیٰ کمال اتاترک ..... تصویر کا دوسرا رخ	۴۶ تا ۵۶
اسلم رانا	دسمبر	پاکستان میں عیسائی اقلیتیں ..... ایک نظر میں!	۸۵ تا ۱۰۰

اسلام اور مغرب

فر اللہ خان	نومبر	اسلام اور مغرب	۲۸ تا ۳۳
طاء اللہ صدیقی، محمد	اپریل	تحریکِ نسواں ..... نظریات و اثرات	۵۸ تا ۶۴
طاء اللہ صدیقی، محمد	جولائی	سیکولرازم کا سرطان I	۴۷ تا ۶۷
طاء اللہ صدیقی، محمد	اگست	سیکولرازم کا سرطان II	۶۶ تا ۸۰
علی الصابونی	ستمبر	نبی اکرمؐ کے متعدد نکاحوں کی حکمتیں I	۱۱ تا ۲۵
اسلم صدیق، مترجم	اکتوبر	نبی اکرمؐ کے متعدد نکاحوں کی حکمتیں II	۶۶ تا ۷۸

تذکرۃ المشاہیر

نعمانی، مولانا	نومبر	مجددِ اسلام علامہ ابن تیمیہ حرانی	۶۶ تا ۷۶
الرشید تونسوی	فروری	قاضی مدینہ منورہ شیخ محمد عطیہ سالم	۵۳ تا ۵۶
الرشید عراقی	جولائی	حافظ عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری	۶۸ تا ۷۸
صدیقی، محمد	فروری	سید ابوالحسن ندوی کی رحلت .....!	۵۷ تا ۶۴

عبدالقادر روپڑی اور روپڑی اکابرین

ثناء اللہ مدنی	مارچ	میرے عظیم محسن ..... حافظ عبدالقادر روپڑیؒ	۳۰ تا ۵۳
الدین یوسف حافظ	مارچ	روپڑی خاندان کا علمی و دینی خدمات کا تذکرہ	۲۳ تا ۲۹
جبار سلفی، مولانا	مارچ	وفات پر سعودی شخصیات کے تعزیتی مکاتیب	۶۷ تا ۷۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالجبار شاکر، پروفیسر	جنوری	حافظ عبدالقادر روپڑی کا سانحۂ ارتحال	۲ تا ۷
عبدالرشید عراقی، مولانا	جنوری	آہ ...... حافظ عبدالقادر روپڑیؒ	۶۰ تا ۶۳
عبدالوکیل علوی، مولانا	مارچ	عبدالقادر روپڑیؒ ...... ایک ممتاز عالم	۵۴ تا ۶۱
مزمل احسن شیخ، پروفیسر	مارچ	قادر کی قدرت نمونہ ...... عبدالقادر روپڑیؒ	۶۲ تا ۶۶

رپورتاژ

رپورتاژ	جنوری	ریاض میں مسئلہ سود پر مدیر اعلیٰ کی پریس کانفرنس	۶۴
صدف ریاض	دسمبر	اسلامک انسٹیٹیوٹ کی سرگرمیاں [رمضان المبارک]	۱۰۹ تا ۱۱۵
عطاء اللہ صدیقی، محمد	دسمبر	بین الاقوامی اسلامی کانفرنس ۲۰۰۰ء، مختصر روداد	۶۴ تا ۸۲
ادارۂ محدث	دسمبر	اسلامی کانفرنس ۲۰۰۰ء کی قراردادیں [انگریزی]	۸۳ تا ۸۴
محمد اسلم صدیق	دسمبر	جامعہ لاہور الاسلامیہ میں ختم بخاری، محفل قراءات	۱۰۱ تا ۱۰۸

متفرقات

تبصرۂ کتب	مئی	رسول کائناتؐ، احسن الوصول، اعراب القرآن	۶۰ تا ۶۴
حافظ حسن مدنی	جون	اسلام اور انٹرنیٹ (ای میل، فوائد)	۷۲ تا ۸۰
شفیق کوکب، محمد	دسمبر	اِشاریہ مضامین ماہنامہ محدث، سال ۲۰۰۰ء	۱۱۶ تا ۱۲۰
شہباز انور خان	مارچ	مدیر اعلیٰ کا روزنامہ انصاف کو ملکی حالات پر انٹرویو	۷۴ تا ۸۰
عبدالجبار سلفی، مولانا	ستمبر	حکمت واعتدال [حضرت معاذؓ کو نصیحت نبویؐ]	۷۹ تا ۸۰
محمد فیاض، حافظ	نومبر	لاؤس میں اسلام اور اس کی تبلیغ	۷۷ تا ۸۰

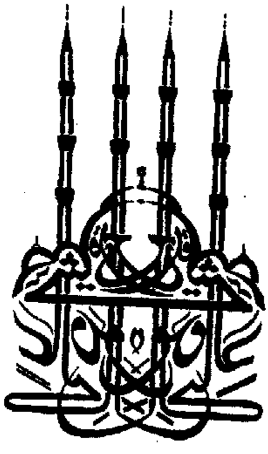

والله على كل شيء قدير

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

CPL No. 177
Vol. 32

Ph: 5866476
5866396

Monthly **MUHADDIS** Lahore

- عناد اور تعصب قوم کے لیے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں...... لیکن تعصبات سے بالاتر رہ کر اِفہام و تفہیم اُمت کے لیے رحمت کا باعث ہے۔
- علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں...... لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔
- غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے...... لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیتِ دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔
- تبلیغِ دین اور اشاعتِ اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالحِ دینیہ کے خلاف ہے لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین و مسائلِ اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔
- آئین و سیاست سے بیگانہ ہو کر عبادت کے لیے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے...... لیکن

  ع جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

- جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے...... لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

۵ ۵ ۵

...... اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ محدث

کا مطالعہ فرمایئے، آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے، اِن شاءاللہ!
کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

فی شمارہ : ۲۰ روپے زرِ سالانہ : ۲۰۰ روپے

ISLAMIC RESEARCH COUNCIL: 99-J, Model Town, Lahore 54700

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ